
MIRZA LAW HOUSE


MIRZA LAW HOUSE

به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان



بمطبع منشی نولکشور بزیور طبع مزین مطبوع جهان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین ونصرالانصار والمہاجرین علی اعداء الدین وفضلنا علی امم السابقین بان امنا بخاتم النبیین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد سید المرسلین وشفیع المذنبین والہ الذین ہم سفینۃ النجاۃ عن تلاطم امواج الابتلاء فی الدنیا والدین واصحابہ الذین بذلوا جہدہم فی ترویج احکام الشرع المبین اما بعد مخفی نرہے کہ یہ فاقد الادراک والتمیز اضعف عباد رب المشرقین سید مہدی حسین النقوی المداری السید نوری ابن منشی محمد حسین صانہ اللہ عن کل شین خدمت ارباب صدق وصفا مین التماس کرتا ہی کہ اس خاکسار کو بسا اوقات یہ امر جاگزین خاطر تھا کہ کوئی ایسی کتاب خاص زبان عربی کی دیکھنا چاہیے جس سے فی الجملہ استعداد اور مناسبت ترجمہ وعلم لغات ومحاورات عرب حاصل ہو بالفعل کہ حسن اتفاق سے کتاب فتوح الشام عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمہ مع فتوح المصر مطبوعہ کلکتہ جناب عم معظم قبلہ گاہی منشی سید عنایت حسین صاحب ظلہ العالی تک پہونچی اس حقیر نے جناب ممدوح کی خدمت مین گذارش کیا کہ اگر ترجمہ اسکا عربی سے بزبان اردو ہوجاوے تو ہر کم سواد قلیل الاستعداد اوسکے مضامین کثیر المنفعت سے حظ وافر اوٹھاوے نظر بران جناب موصوف نے باوجود ضیق فرصت بوجہ مشاغل دنیاوی ترجمہ فتوح الشام کا بزبان اردو تحریر فرمایا اور ترجمہ فتوح مصر کا اس حقیر کی تحریر پر محول فرمایا چنانچہ حقیر نے امتثالاً للامر ترجمہ فتوح مصر کا بطرز وروش ترجمہ فتوح الشام کے لکھکر جناب موصوف کی خدمت مین گذرانا اور جناب معظم الیہ نے اوسکو پسند فرمایا اب ناظرین انصاف پسند کی خدمات کی مین عرض یہ ہی کہ اگر کسی مقام مین کوئی سقم اور غلطی پاوین تو عیب جوئی سے اغماض فرماوین کہ احقر واقع مین کم استعداد ہے اور غرض خاص اس ترجمے سے نفع عام پیش نہاد ہی والان اشرع فی البیان راجیا برحمۃ اللہ المنان وعلیہ التکلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے یحیی بن شاکر المدنی سے **بیان** کیا ہے کہ جب فتح کیا اللہ خالب نے بزرگ نے سواحل شام کو عمرو بن العاص اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھہ پر لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس مضمون سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّہْمِیِّ اِلٰی اَمِیْنِ الْاُمَّۃِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَاُصَلِّیْ عَنْ نَبِیِّہٖ وَالَّذِیْ اُخْبِرُ بِہِ الْاَمِیْرَ اَنَّ اللّٰہَ جَلَّ وَعَلَا فَتَحَ عَلَیْنَا مَا کَانَ بَقِیَ مِنَ السَّاحِلِ وَفَتَحْنَا قَیْسَارِیَّۃَ صُلْحًا وَہَرَبَ مِنْہَا قُسْطَنْطِیْنُ بْنُ الْمَلِکِ الْہِرَقْلِ بِاَمْوَالِہٖ وَذَخَائِرِہٖ وَحَرِیْمِہٖ وَرَکِبَ الْمَرَاکِبَ وَسَارَ فِی الْبَحْرِ وَنَحْنُ بِقَیْسَارِیَّۃَ مُنْتَظِرًا اَمْرَکَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور روانہ کیا خط کو راوی نے **بیان** کیا ہے کہ لکھا یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے بھی ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر خبر فتح صور کی انکو اور بندیان ہونا کو ہاتھہ پر اور لکھا اوس خط مین حال یوقنا کا اور رہائی دینا اللہ تعالی کا اونکو قید سے یا بسیل بن منجائیل کے ہاتھہ پر اور مسلمان ہونا باسیل کا اور روانہ کیا اوس خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس پہونچے وہ دونون خط اونکے پاس اوس حالت مین کہ کوچ کیا تہا اونہون نے حلب سے بارادہ طبریہ کے اور ملے اونکو خط راہ مین جبکہ اوترے تھے وہ زراعہ مین پس جب پڑہا اونہون نے خطونکو روشن ہوگیا چہرہ اونکا بسبب خوشی کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھہ تہلیل اور تکبیر کے اور اوسی وقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دراں حالیکہ بشارت دیتے تھے اونکو اوس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتھہ پر اور لکھا اوسمین حال یوقنا کا اور روانہ کیا خط کو ساتھ عرفجہ بن مازن کے پس سوار ہوئے عرفجہ اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور چلتے رہے رات دن تا اینکہ پہونچے مدینہ مین عرفجہ نے **بیان** کیا ہے کہ داخل ہوا مین مدینہ منورہ مین اور میرے پاس ایک کپڑا ریشمی رومی تہا کہ فخر کرتا تہا مین اوسکے سبب سے اور میرے سر پر ایک چادر ریشمی بہت اچھی سونیکے تار ونکی بنی ہوئی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے تھے مدینہ منورہ سے بارادہ خود کے

پس جب بغور دیکھا مینے اونکو پہچانا مینے اونکو اور اپنی اونٹنی کو چارہ انکو بٹہا کر باندہ کر دیا مینے اوسکو اور جلدی سامنے آیا مین اونکے اور سلام کیا مینے اونکو
پس جواب سلام کا دیا اونہون نے مجکو اور دیکھا میریطرف پس نہین پہچانا مجکو اور کہا کہ کون شخص ہے مینے کہا کہ مین عرفجہ بن مازن ہون پس کہا
اونہون نے کہ ای بیٹے مازن کے آیا نہین تھی تمکو اچھی پیروی ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بتحقیق یہ کپڑا ریشمی حرام ہے
ہم مردونپر کس واسطیکہ اس کپڑیکی صلاحیت اور زیبائش سوای عورتونکی اور کسیکو نہین ہے اور یہ جو تمہاری پاس ہے اسکو تصدق کرو وے تم
فقرای مدینہ طیبہ پر آگاہ ہو قسم ہے کہ داخل ہوا تہا مین ایکروز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین اوس حالت مین کہ آپ
آرام فرماتے تھی ایسے تخت پر جو بنا گیا تہا خرمے کے پوست سے اور نہین تھی درمیان بدن مبارک اور اوس تخت کے کوئی چیز اور نشان
بن گیا تہا بسبب اوسکی آپکی جلد نرم و نازک مین پس رویا مین یہ حال دیکھکر تب آپ نے فرمایا کہ ای عمرؓ کس چیزنے رولایا تمکو مینے کہا کہ قسم
ہے خدا کی یا رسول اللہ بیشک مین جانتا ہون اس امر کو کہ آپ بزرگ ہین نزدیک اللہ کے کسری اور قیصر سے اور وہ دونون عیش
کرتے ہین مملکت دنیا مین اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حالت مین ہین پس فرمایا آپنے کہ ای عمر آیا نہین راضی ہو تم اس امر سے کہ
دنیا اون لوگون کے واسطے ہو اور آخرت ہمارے ہے **عرفجہ نے بیان کیا ہے** کہ دیا مینے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس اونہون نے کہولکر پڑہا اوسکو
پس جب پڑہ چکے خط چمکنے لگا چہرہ اونکا اور بہت خوش ہو کر حمد اور شکر اللہ کا بجالائے پہر گیا مین اپنی خالہ کی گہر مین جنکا نام عفیرہ بنت ابی ایوب
الانصاری تہا پس شب گذرانی مینے وہان اور جب صبح ہوئی برا جانا مینے اس امر کو کہ جاؤن مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پاس اس حالت سے
یعنی وہ کپڑا ریشمی پہنے ہوئے پس بدلا مینے وہ کپڑا اور عمامہ اپنی خالہ کو اور حکم کیا مینے اونکو کہ اسکو بیچ کر تصدق کر دین فقرای مدینہ طیبہ پر اور
نکلا مین بارادہ جانیکے حضرت عمرؓ کی پاس مین پس جب آیا مین اونکی پاس سلام کیا مینے اونپر پس جواب سلام کا دیا اونہون نے مجکو اور دیکھکر
ہنسے اور کہا کہ ای بیٹے مازن کے وہ ریشمی کپڑا کیا کیا تمنے مینے کہا کہ یا امیر المومنینؓ دیدیا مینے اپنی خالہ کو اور حکم کیا مینے واسطے بیچنے اور
تصدق کرنے اوسکے فقرا اور مساکین مدینہ طیبہ پر پس پڑہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ
عَلِيْمٌ بعد اسکے حکم کیا مجکو بیٹھنے کا پس بیٹھ گیا مین اور منگایا اونہون نے قلم اور دوات اور کاغذ اور لکھا ایکخط بنام ابو عبیدہؓ کی اس مضمون سے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ
اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَقَدْ فَرِحْتُ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّا وَعَدَنَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُنُوْزِ قَيْصَرَ سَيُفْتَحُ عَلَيْنَا كُنُوْزُ كِسْرٰى اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ بَادِيَةَ
الْاَعْرَابِ قَدِ اسْتَنَدُوْا اِلَى الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا وَتَمَسَّكُوْا بِذَيْلِ غُرُوْرِهَا وَنَسُوا الْجَنَّةَ وَقُصُوْرَهَا وَرَفَلُوْا
فِيْ ثِيَابِ الدِّيْبَاجِ وَاَكَلُوا الْحَلْوَا وَخُبْزَ الْحِنْطَةِ وَاَلْهَاهُمْ ذٰلِكَ عَنِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى تَهَاوَنُوْا بِالصَّلٰوةِ وَنَسُوا
الْمُفْتَرَضَاتِ فَجَرِّدْ لَهُمْ عِتَاقَ الْهِمَمِ وَاَغْلِظْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ لَهُمْ حَامِدًا فَيَطْمَعُوْا فِيْكَ وَمَنْ اَخَلَّ بِشَيْءٍ
مِمَّا افْتَرَضَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَقِمْ فِيْهِ حُدُوْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمْ اَنَّكَ رَاعٍ وَكُلُّ رَاعٍ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ
وَكُوْنُوْا مِنَ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ اِذْ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ وَقَدْ قَالَ فِيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَاَعْطِ الْاَمَانَةَ حَقَّهَا وَمَنْ تَرَكَ صَلٰوةً فَاضْرِبْهُ عَلَيْهَا وَلَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا وَنُحَدِّثُهٗ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَكَاَنَّهٗ لَمْ يَعْرِفْنَا وَلَمْ نَعْرِفْهُ اِشْتِغَالًا بِعَظَمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّ بُيُوْتِيْ فِي الْاَرْضِ الْمَسَاجِدُ وَاِنَّ زُوَّارِيْ عُمَّارُهَا فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ زَارَنِيْ فَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُكْرِمَ زَائِرَهٗ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِفْتَرَضَ جَمِيْعَ الْمُفْتَرَضَاتِ عَلَيَّ فِي الْاَرْضِ اِلَّا الصَّلٰوةَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِفْتَرَضَهَا عَلَيَّ فِي السَّمَاءِ وَاِذَا قَرَاْتَ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَمِرْ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَنْ يَتَوَجَّهَ اِلٰى مِصْرَ بِعَسْكَرِهٖ وَابْعَثْ مَعَهٗ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ الْعَامِرِيَّ وَمَشَائِخَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعْتَضِدُ بِهِمْ عِنْدَ مَشْوَرَتِهٖ وَابْعَثْ مَنْ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ اِلٰى اَرْضِ رَبِيْعَةَ وَدِيَارِ الْحَارِثِ بْنِ صَالِحٍ وَاللّٰهَ اَسْاَلُ اَنْ يَكُوْنَ لَكُمْ عَوْنًا وَمُعِيْنًا وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ

راوی نے بیان کیا ہی کہ لپیٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو اور مہر کر کے عرفجہ بن مازن کے حوالے کیا اور حکم کیا اونکو روانگی کا بعد اسکے کہ حکم کیا اونکو واسطے دینے زادراہ کا بیت المال سے عرفجہ نے بیان کہ لیا مینے خط کو اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا مین تمار کی راہ سے پس ملی مجکو نزدیک ابار لخم کے ایک قوم اہل وادی القری سے پس پوچھا مینے اون سے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا اونہون نے کہا کہ ٹھہری ہین وہ غیاغب مین بارادہ روانگی طبریہ کے پس چلا اور گذرا مین ابار لخم سے بطلب غویر اور جولان گے اور قصد کیا مینے طبریہ کا پس ملاقی ہوا مین بعد چند دنکے ابو عبیدہ بن الجراح سے اور مین اونکے سامنے اکر سلام کیا مینے اونکو پس جواب سلام کا دیا اونہون نے مجکو پہر دیا مینے اونکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کہولکر پڑہا اوسکو باواز خفی اور جب پڑہ چکے سب مسلمانونکو جمع کیا اور پڑہا اونکے سامنے خط کو باواز بلند پس جب فارغ ہوئی اوسکے پڑہنے سے کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے جب مجکو یہہ معلوم ہوگا کہ چہوڑا ہے کسی شخص نے نماز کو یا چہوڑا ہے اوسنے اوس چیز کو جسکو فرض کیا ہے اللہ تعالی نے اوسپر تو درّے لگاؤن گا مین اوسکے پس جب ہوا دوسرا دن پہونچنے خط سے آئے خالد بن الولید مع اپنے لشکر کی طرابلس سے پس اونکو بہی پڑہکر سنادیا ابو عبیدہ بن الجراح نے امیر المومنین کا پہر روانہ کیا اوس خط کو پاس عمرو بن العاص کی اور وہ اوس دن قیساریہ مین تہی پس جب پہونچا اونکو خط کہولکر پڑہا اونہون نے اوسکو اور جب مطلع ہوئی وہ اوس امر سے جو اوسمین لکہا تہا حکم روانگی کا بجانب مصر کے احتیاط کی اونہون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوئی واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہی کہ جب پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا عمرو بن العاص کی پاس بحکم روانگی مصر کے احتیاط کی اونہون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوکر چلے وہ مع اپنے لشکر کے اور ہمراہ اونکے یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعہ العامری اور ایک جماعت صحابہ کبار کے تہی اور عبد اللہ بن عمر بہی بجمعیت چار ہزار سوار کے اپنے صحابہ اور بنی عم

سے اونکے ہمراہ تھے **راوی نے بیان** کیا ہے کہ عبد اللہ یوقنا اور اونکے ساتھیون نے نہین کوچ کیا ساتھ عمرو بن العاص
کی طرف شہر بنا ہونکے بلکہ انہو دائین جانب چھوڑ دیا اونہون نے جنگل اور قلعجات رفح اور عریش اور عداد اور بکارہ اور فرمہ کو
جو مصر کی راہ مین تہو اور روانہ ہوئے وہ پچھم کو گویا وہ حجاز کا ارادہ کرتے تھے اور عنقریب ذکر کرین گی ہم کیفیت فتح ہونے ان قلعجات
کی اگر چاہا اللہ تعالی نی پس جب وہ نکل گئے یوقنا تا اینکہ پہونچے وہ اوس موضع مین جسکو مار غویر اور عقبہ ایلا کہتے تھے میل کیا اونہون نے
بطلب مین مصر کے اور تھی زمین مصر کی حدود نوبہ سے ساحل بحر اسکندریہ اور عقبہ کبیرہ اور کنابیس اور ویرزجاج تک اور
یہ تمام مواضع بادشاہت قبط مین تھے اور اوس زمانے مین بادشاہ قبطیون کا مقوقس بن راعیل تھا اور یہ بادشاہ صاحب
عقل اور بزرگی اور تدبیر اور شاگرد حکیم تاذمون کا تھا اور حکیم تاذمون وہ شخص ہی جسنے بنایا تھا ایک جہا بنجہ اس ضرورت سے کہ
غالب ہو گئے تھے سانپ مصر کے زمین مین اور خراب کر دیا تھا اوسکو پس بنایا اس حکیم نے ایک جہا بنجہ کہ جب حرکت دیتا تھا
اوسکو تو سنی جاتی آواز اوسکی بفاصلہ ایک پرتاب تیر کے پس نکلتے تھے سانپ سوراخون سے اور جو بھاگ جاتا تھا وہ بچ جاتا
تھا اور جو ٹھہر جاتا تھا مر جاتا تھا اور مقوقس اپنے زمانے کا بڑا عالم تھا اور اوسکی سلطنت مین قبطی لوگ عیش پسندیدہ اور مراتب بلند مین
تھی اور مقوقس متوقع ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہتا تھا اور اوسکے عہد مین شہر مصر مین ایک حکیم تھا جسکا نام
عطماوس تھا اور اوسنے بنایا تھا چرخ اور چکی ہوا کی بہت مدت مین اور پہونچگیا تھا وہ حکمت کے بھید و نیر اور جانتا تھا وہ
خواص سونے اور چاندی کی اور آگاہ تھا اون حرکات سی جو جنبش دیتے ہین ہوا کے چلنے کو اور جانتا تھا اقسام ہوا کو اور آگاہ ہوا تھا
اون علوم کے پڑھنے سے جو کتب گذشتہ مین تھے اس امر پر کہ اللہ غالب و بزرگ مبعوث کریگا ایک نبی عربی کو زمین تہامہ سے
جو بلاوین گے لوگون کو بجانب اقرار وحدانیت اللہ تعالی اور اوسکی عبادت کی اور ظاہر کرین گی کلمہ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو اور پھیل جائینگا دین اونکا روے زمین پر اور بلند ہو گا کلمہ اونکا اور مالک ہو جائین گے اصحاب اونکے شہرون کی
پچھم سے پورب تک اور بنایا تھا حکیم عطماوس نے بزور اپنی حکمت کی زمانہ راعیل بن قطماوس بن مقوقس مین ایک بڑا حظیرہ اوسنے
کے ستونون پر موضع عین شمس مین اور بنائی تہین اوس حظیرے پر کئی تصویرین خولدار اور رکھی تھی منہہ اون تصویرون کی بجانب
کے اور لکھی تھی اوسنے زبان اور خط قبطی مین یہ عبارت اِذَا دَارَتْ هٰذِهِ الْاَشْخَاصُ وُجُوْهُهَا مِمَّا يَلِيْ الْحِجَازِ فَقَدْ
قَرُبَ مُلْكُ الْعَرَبِ **راوی نے بیان** کیا ہے کہ اوسی حال مین کہ مقوقس بعض ایام مین سوار ہوا تھا بارادہ شکار کی اور یہ سوار
ہونا اوسکا زمانہ ہجرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا پس جب پہونچا مقوقس موضع عین شمس تک بلند ہوئی آواز اون
اون تصویرونسے و پھیر گئے منہہ اونکے بجانب حجاز کے پس یقین کیا بادشاہ نے اپنی عزت و ملک کی زوال کا پس پھرا وہ اپنی سے اور باز رہا
شکار سے اور داخل ہوا اپنے محل مین اور تخت پر جلوس کرکے جمع کیا قسون اور راہبون اور اکابر قبط کو اور کہا اون سے کہ اے لوگ دین
نصرانیہ کے آگاہ ہو تم کہ زمانہ تمہارا گذر گیا اور بادشاہت تمہاری جاتی رہی اور یہ زمانہ اون نبی کا ہی جو مبعوث ہون گے
آخر زمانے مین اور اونکے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور وہ مبعوث ہونگے ساتھ تلوار اور ڈرانے کی اور منصور ایک شخص اونکے اصحاب سے مالک

ہوجائیگا شہرون کا اور ذلیل کریگا بندون کو اور معمور کریگا بادشاہون کو اور مالک ہوجائیگا تیرے پای تخت تک پس فکر کرو تم اپنے کام مین اور صلح رکہو آپسمین اور مہربانی کرو اپنی رعیت پر اور ظلم نہ کرو تم اپنے احکام مین پیروی ظلم سے پس تحقیق ظلم گران اور ناگوار ہے مظلوم پر اور حرا گاہ اوسکی زبان کاری ہے اور رد تم حق اپنے ذمہ کا اور نہ دست درازی کرے قوی تمہارا تمہارے ضعیف پر اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہے کسی کے پاس قبل تمہارے تاکہ ہمیشگی کرے وہ تمہارے ساتھ اور جسطرح کہ تمنے ملکیت دنیا حاصل کیا ہے اون لوگون سے جو تمہارے قبل تہے اسی طرح ملکیت اوسکی حاصل کرینگے اور قوم جو تمہارے بعد ہونگے پس نیک و درست رکہو تم اپنی نیتون کو اون امور مین جو تمہارے اور تمہاری پیدا کرنیوالے کے بیچ مین ہین پس اگر تم ایسا کروگے تو امید کہونگا مین تمہارے واسطے فتح کی تمہارے دشمنون اور اون لوگون پر جو تمسے لڑنیکا ارادہ کرینگے اور تابع ہوگے تم خواہش نفسانی کے تو ظاہر ہوگی تمہارے لیے ہلاکی تمہاری **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے حمید بن طویل سے اور اونہون نے ابن اسحاق راوی غزوات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **روایت** کی ہے کہ جب ہجرت فرمائی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مکہ معظمہ سے بجانب مدینہ طیبہ کے اور بیعت کی آپسے قبیلہ اوس اور خزرج نے لکہا آپ نے خطوط تمام بادشاہان زمین کے اور لکہا اپنے مقبول اون خطوط کے ایک خط بنام مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کو اور کاتب اوس خط کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تہے اور وہ خط اس عبارت سے تہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی صَاحِبِ مِصْرَ وَالْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلًا وَاَنْزَلَ عَلَیَّ قُرْاٰنًا مُّبِیْنًا وَاَمَرَنِیْ بِالْاِعْذَارِ وَالْاِنْذَارِ وَمُقَاتَلَۃِ الْکُفَّارِ حَتّٰی یَدْخُلَ النَّاسُ فِیْ دِیْنِیْ وَیَدْخُلُوْا فِیْ مِلَّتِیْ وَقَدْ دَعَوْتُکَ اِلَی الْاِقْرَارِ بِوَحْدَانِیَّۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنْ فَعَلْتَ سَعِدْتَ وَاِنْ اَبَیْتَ شَقِیْتَ وَالسَّلَامُ پہر لپیٹا اپنے خط کو اور ثبت کیا اوسپر مہر اپنی پہر پہن لیا اوسکو اپنی انگشت مبارک مین اور تہی وہ مہر چاندی کی اور اوسپر تین سطرین تہین پہلی سطر مین لفظ مُحَمَّدٌ اور دوسری سطر مین لفظ رَسُوْلُ اور تیسری سطر مین لفظ اللّٰہِ تہی پس نہین کندہ ہوسکتی ہے یہ عبارت کسی شخص کی انگوٹھی پر **ثمرہ** بن عوف نے بیان کیا ہے کہ پوچہا مینے حمید بن طویل سے کہ آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مین نگ تہا یا نہین اونہون نے کہا مجکو نہین معلوم اور پوچہا ایک شخص نے جابر بن عبد اللہ الانصاری سے کہ کس ہاتہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی پہنتے تہے اونہون نے کہا کہ داہنے ہاتہ مین **ابن عباس** نے **بیان** کیا ہے کہ دیکہا مینے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوے داہنے ہاتہ مین اور فرماتے تہے کہ داہنا ہاتہ زیادہ مستحق ہے واسطے زینت کے بائین ہاتہ سے اور پہن لیا آپ نے انگوٹھی داہنے ہاتہ مین پہر پہیر لیا اوسکو آپنے بائین ہاتہ مین **انس** بن مالک رضی اللہ عنہ نے **بیان** کیا ہے کہ پہنتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی کو بائین ہاتہ مین اور **جعفر** بن محمد نے اپنے باپ سے **روایت** کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم پہنتے تہے انگوٹھی کو بائین ہاتہ مین **راوی** نے **بیان** کیا جب چہاپا آپ نے خط کو اپنی مہر سے

فرمایا کہ ای لوگو کون شخص تم مین کا جائیگا یہ خط لیکر بجانب حاکم مصر کے اور مزدوری اوسکی اللہ تعالی کے ذمہ ہوگی پس جلد اوٹھ
کھڑے ہوے آپ کے حضور مین حاطب بن ابی شلبتہ القریشی اور کہا اونہون نے کہ مین جاونگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پس فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ تم مین حاطب رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے کہ لیا مینے خط کو اور روانہ ہوا مین بجانب اپنے
گہر کے اور کسا مینے اپنی سواری کو اور رخصت کیا مینے اپنے اہل و عیال کو اور سوار ہو کر اپنی اونٹنی پر چلا مین مصر کی راہ پر پس
جب دور ہوا مین مدینہ منورہ سے تین دن کی راہ پر پہونچا مین ایک چشمہ پانی پر قوم بدر سے پس چاہا مینے در لانا اپنی اونٹنی کا
پانی مین کہ ناگہان دکہائی دیے مجکو تین شخص دو شتر سوار اور ایک تیسرا جو ابلق گہوڑے پر سوار تہا پس جب دیکہا مینے اونکو
ٹہر گیا مین واسطے اونکے دریافت حال کے کہ اوسی وقت وہ اسپ سوار نزدیک ہوا مجہسے اور کہا کہ ای شخص تو کہان سے
آتا ہے اور کہان کا ارادہ رکہتا ہے پس کہا مینے کہ ای شخص نہ سوال کر تو مجہسے اوس چیز سے جس سے پڑے تو رنج مین اور مین ایک مرد
مسافر اور چلنے والا ارادہ کا ہون پس کہا سوار نے کہ تو خوف نکر ہمنے تیری طرف کا قصد نہین کیا ہے بلکہ ہم ایک قوم ہین کہ جاتی ہین
پاس محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ کے واسطے لینے اپنے عوض کے اور حلف کی ہے ہمنے آپسمین اس بات کی کہ داخل ہو وین ہم شہر یثرب مین وقت
غفلت کی اور ناگہان در آوین ہم اونپر پس شاید کہ پاوین ہم اونہین غفلت مین اور مار ڈالین ہم اونکو پس کہا مینے اپنے دل مین کہ
قسم ہے خدا کی کہ اگر قدرت دیتا مجکو خدا تعالی ان لوگون پر تو جہاد کرتا مین اونمین اگرچہ بکر ہوتا کس واسطیکہ سنا تہا مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے الحرب خدعۃ پس مین اوس سوار سے باتین کر رہا تہا کہ ناگاہ دو
شتر سوار میری طرف متوجہ ہوے اور سختی اور ترش روئی سے کہا مجہسے کہ افسوس ہے تمپر شاید تم اصحاب محمد سے ہو مینے
کہا کہ قریب تہا کہ بہٹک جاتے تم دونون راہ راست سے حالانکہ مین ایک مرد ہون مثل تمہارے اور چاہتا ہون مین بہی اوس
چیز کو کہ جسکو تم طلب کرتے ہو اور مین قصد یثرب کا رکہتا ہون اور بتحقیق خواہش کی ہے مینے تم دونون کی صحبت کی تا کہ ساتہ
رہون مین تمہارے لیکن مینے ابہی اس راہ مین سنا ہے معتمد شخص سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہیجا ہے ایک
ایلچی کو اپنے صحابہ سے بجانب حاکم مصر کی مع اپنے خط کے اور مین راہ اوسکی دیکہتا ہون شاید کہ دیکہہ پاون مین اوسکو اور میری
گمان مین وہ شخص اس جنگل مین پوشیدہ ہے حاطب نے بیان کیا ہے کہ اشارہ کیا مینے بجانب ایک جنگل کے
جو مجہسے نزدیک تہا جسکو وادی الادراک کہتے تہے اور اکثر مین اوسمین ٹہرتا تہا پس کیا مینے کہ بہیجو تم میرے ساتہ کسیکو
جو بڑا مضبوط دل تم مین کا اور بڑا تیز ہو نیزہ بازی مین تا کہ کہولین اور ڈہونڈہین ہم اس جنگل مین پس جا پڑین ہم اوسپر تو
مار ڈالین اوسکو پس کہا اسپ سوار نے مجہسے کہ مین تمہارے ساتہ چلونگا میرا گہوڑا واہ میرے اور چہوڑا اپنے دونون ساتہیونکو
بحالت سواری کے اپنی اونٹنیون پر اور آیا مین اور وہ سوار اوس جنگل مین اور چہپ گئے ہم اوسمین پس جب دور لے گیا مین
اوسکو اور اوسکے دونون ساتہیون سے سامنے آیا مین اوسکے اور کہا مینے اوس سے کہ تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا کہ میرا نام سلاب بن
عاصم الہمدانی ہے پس کہا مینے اوس سے کہ آگاہ ہو تو اس امر سے کہ نہین قدرت رکہتا ہے داخل ہونیکی شہر یثرب مین مگر وہ شخص جو بڑا

ذکر جانے خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتہ حاطب کے پاس مقوقس کی اور راہ مین ملنا تین کافرون کا اور مار ڈالنا

حاطب کا اون تینون کو [illegible]

مضبوط اور قوی دل ہی سلاب نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہوئی کہا اوس سبب سے کہ وہان سردار روئے زمین اور جوانمردان عرب کے ہین مثل عمرو اور علی اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہی اوسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہی مینے کہا کہ دکھا تو مجکو پس کھینچ لیا اوسنے تلوار کو میان سے اور حوالے کیا مجکو پس لیا مینے تلوار کو اوسکے ہاتھ سے اور جنبش دی مینے اوسکو اور کہا مینے کہ ای سلاب تلوار اوسکی پھر پڑھا مینے اس شعر کو ع سُیُوفٌ حِدَادٌ یَا لُوَیَّ بْنَ غَالِبٍ ٭ حِدَادٌ وَلٰکِنْ اَیْنَ بِالسَّیْفِ ضَارِبٌ ٭ اوسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین مینے کہا کہ ای بیٹے عاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی ہی اور نہین پائی ہے عرب نے کسی تلوار کو زیادہ مثل اس تلوار کی لیکن واجب ہی مجہپر بزرگی تیری اور مین چاہتا ہون تجہسے نزدیکی کو بسبب ایک کسی حیلے کے کہ آگاہ کرون مین تجکو اس تاکہ قتل کری تو بسبب اوسکی اپنے دشمن کو اوسنے کہا قسم ہی تمکو ذمہ داری عرب کی کہ ایسا ہی کرو تم مین نے کہا جسوقت ہووی تو لڑائی کی جگہ مین اور لڑی تو اپنے دشمن سی اور تو چاہتا ہی اوسکے قتل کو پس جنبش دی تو اس تلوار کو تاکہ چمکنی لگی باڑہ اوسکی اور مار تو اوسکی کنارے سے اپنے دشمن کو کہ وہ جلد کارگر ہوگی واسطے مارنے اور کاٹنے کے الغرض دشمن ای یہ پکارا حاطب نے اوسکو اور کہا کہ ای سلاب دیکہتا ہی تو اوس سوار کو جو آتا ہی ہماری طرف جنگل کی طرفسے کہ میری گمان مین وہ ہماری دشمنو نسے ہی پس متوجہ ہوا سلاب درانحالیکہ بتامل نظر دیکہتا تہا بجانب جنگل کے پس مارا حاطب نے تلوار کو اوسکی گردن پر اور اوسی وقت سر اوسکا اوڑ گیا اوسکے بدن سے اور مردہ ہوکر گر پڑا وہ دشمن خدا زمین پر حاطب کہتے ہین کہ دوڑا مین بجانب اوسکی گہوڑے کے اور لیکر باندہ دیا مینے اوسکو ایک درخت مین تاکہ نہ بہاگ جاوے وہ اوسکی ساتہیونکے پاس پہر چہوڑا مینے اوسکو بندہا ہوا اور جلد آیا مین بجانب اون دونون ساتہیون سلاب کے اور وہ دونون دیکہتے تہے پس جب دیکہا اونہون نے مجکو آیا میرے نزدیک ایک شخص اون دونکا اور کہا کہ کیا حال ہی تمہارے پیچھے اور سلاب کہان ہی پس کہا مینے اون دونو نسے کہ بشارت ہو تمکو بسبب عوض لینے اور دور ہو جانے ننگ و عار کے آگاہ ہو تم دونون کہ بتحقیق پایا ہی مینے دو شخصون کو اصحاب کو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور دونون سوتے ہین اور بیجا ہے مجکو تمہارے ساتھی یعنی سلاب نے تمہارے پاس تاکہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے ساتھ کہ قوت اور قدرت حاصل کرین ہم اونپر اور ٹھہرے ایک شخص تم دونونکا یہان کسواسطے کہ یہ جنگل اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے خالی نہین ہی پس کہا اون دونون نے کہ کیا اچھی رای ہی یہ اور چلا دوسرا شخص ہمراہ میرے اور جلدی کی مینے اوسکے ساتھ چلنے مین اور پہر گیا مین راہ مقتول یعنی سلاب سے اور لیا مینے اوسکی ساتھ جنگل کی راہ کو پہر سامنے آیا مین اوسکے اور کہا مینے اوس سے کہ ترا نام کیا ہی اوسنے کہا کہ عبد اللات مینے اوس سے کہا کہ ہو جا تو پا پیادہ اور احتیاط کر خوف سے پس جسوقت ناگہان در آوین ہم اون دونون شخصو نپر پس تو ہوشیار رہ کہتا اپنے دلمین پہر مین اپنے داہنے بائین دیکہنے لگا پس کہا اوسنے کہ کیا ہوا ہی تمکو مینے کہا کہ مین ایک غبار دیکہتا ہون اور بیشک اوسمین وہ قوم ہین جنہون نے میل کیا ہی بجانب دین محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پس بتامل نظر دیکہنے لگا وہ بجانب غبار کی مثل بیخود اور حیران کی پس ماری مینے اوسکو ایک ضرب تلوار کی بحالت غفلت کی اور ڈالدیا مینے سر اوسکا جدا کرکے اوسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مردہ ہوکر اور پہر آیا مین تیسرے شخص کیطرف پس جب دیکہا اوسنے اکیلا مجکو یقین کیا اوسنے ساتہ جدائی کے اور سامنے آیا میری پس مار کوٹ کی اوسنے مجہپر اور مینے اوسپر اور صدمہ پہونچایا اوسنے مجکو اور مینے اوسکو مگر یہ کہ خدای تعالی نے اعانت کی میری اور غالب کر دیا مجکو اوسپر پس مار ڈالا مینے

اوسکو اور لیا مین نے دونون اونٹون اور گھوڑے کو اور چھوڑا مینے کل اسباب کو نزدیک ایک شخص کے عبد الشمس سے اور وہ میرا
بڑا دوست تھا زمانہ جاہلیت مین اور سوار ہوا مین اپنے اونٹ پر اور متوجہ ہوا مین بجانب مصر کے اور شب و روز چلا جاتا تھا مین
تا اینکہ پہونچا مین مصر مین پس جب دیکھا قبطیون نے مجکو متوجہ ہوے بجانب میرے اور کہا مجھسے کہ کہان سے آیا ہے مینے کہا
کہ مین بطور ایلچی کے آیا ہون تمہارے حاکم کے پاس اونہون نے کہا کہ تو کسکا ایلچی ہے مینے کہا کہ مین ایلچی محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہون پس جب سنی اونہون نے یہ بات مجھسے گھیر لیا مجکو ہر طرف سے اور چلے مجکو ساتھ لیکر تا اینکہ لائے وہ مجکو
بادشاہ کے محل تک اور مجکو دروازے پر ٹھیر اکر اجازت طلب کی اون لوگون نے مقوقس سے پس حکم کیا اوسنے میرے حاضر لانیکا
پس جب گیا مین سامنے اوسکے تو دیکھا مین نے اوسکو بیٹھے ہوے اپنے تخت پر جو مرصع بجواہر تھا اور یاقوت کے نگینے اوسکی دیوارون
مین چمکتے تھے اور حجاب اوسکے سامنے کھڑے تھے پس ٹھہرا مین سامنے اوسکے متوجہ ہوا مین بجانب اوسکے ساتھ دعای اسلام کے
پس کہا ایک حاجب نے اوسکے حجاب سے کہ ای برادر عربی کہان ہے خط تمہارے سردار کا پس دیا مینے خط اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے
ہاتھ مین اور لیا اوسکو بادشاہ نے مجھسے ساتھ توجہ کے اور بوسہ دیکر رکھا اوسکو اپنی آنکھون پر اور کہا کہ فراخی اور مبارکی ہو
خط نبی عربی کو پھر دیا اوسنے وہ خط اپنے وزیر کو جسکا نام باکلبن تھا اور کہا اوس سے کہ پڑھکر سنا تو مجکو پس پڑھا وزیر نے خط
کو آخر تک پس کہا بادشاہ نے اپنے غلام سے کہ لاؤ اوس جامہ دان کو جو مینے تجکو سپرد کیا ہے پس لے آیا اوسکو غلام اور رکھا اوسکو
سامنے بادشاہ کے پس کھولا اوسکو بادشاہ نے اور نکالا اوسمین ایک جامہ نگارین کو جسمین تصویر اور تعریف آدم اور تمام
انبیا علیہم السلام کی تھی اور سب کے آخیر مین تعریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تھی پس کہا بادشاہ نے اپنے وزیر سے
کہ کہہ تو اس عربی سے کہ بیان کرے وہ ہمسے تعریف اپنے نبی کی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس طور سے کہ گویا مین اون کو
دیکھتا ہون پس کہا وزیر نے حاطب رض سے کہ ای برادر عربی بادشاہ تمسے کہتا ہے کہ تعریف کرو تم مجھسے اپنے سردار کی حاطب رض
نے کہا کہ کس شخص کی طاقت ہے تعریف کرنے ایک عضو کی اعضای مبارک ہمارے سردار رسول صلی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پس
کہا وزیر نے کہ ضرور ہے تمکو جواب دینا سوال کا حاطب رض نے بیان کیا ہے کہ کھڑا ہوا مین قدمون کے بل اور بیان کیا مین نے
إِنَّ صَاحِبِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ بَعِيْدُ الْهَامَةِ
بَيْنَ كَتِفَيْهِ شَامَةٌ وَهِيَ عَلَامَةٌ كَالْقَمَرِ إِذَا بَزَغَ صَاحِبُ خُشُوْعٍ وَّدِيَانَةٍ وَّعِفَّةٍ وَّصِيَانَةٍ
صَادِقُ اللَّهْجَةِ وَاضِحُ الْبَهْجَةِ أَشَمُّ الْعِرْنِيْنِ وَاضِحُ الْجَبِيْنِ سَهْلُ الْخَدَّيْنِ رَقِيْقُ الشَّفَتَيْنِ بَرَّاقُ
الثَّنَايَا بِعَيْنَيْهِ دَعَجٌ وَّبِحَاجِبَيْهِ زَجَجٌ وَّبِأَسْنَانِهٖ فَلَجٌ وَّأَنْفُ غَيْرُ ذِيْ عِوَجٍ وَّصَدْرُ غَيْرُ حَرَجٍ
وَبَطْنٌ كَطَيِّ الثَّوْبِ لِلْمُدْبِجِ وَلِسَانٌ فَصِيْحٌ وَنَسَبٌ صَحِيْحٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ قَدْ رِحُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنی بادشاہ نے تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کہا اوسنے کہ سچے ہو تم
ای عربی اوس امر مین جسکو تمنے بیان کیا ایسی ہی تعریف اور حلیہ اونکا ہمارے پاس ہے راوی کہتا ہی کہ اوسی

حالت مین کہ حاطب تہے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اون سے کہ بچہایا گیا دسترخوان اور لایا گیا کہانا حاطب رض
کہتے ہین کہ حکم کیا مجکو بادشاہ نے آگے آنیکا واسطے کہانا کہانے کے پس باز رہا مین اوس سے تب ہنسا بادشاہ
اور کہا اوسنے کہ اے برادر عربی مین جانتا ہون اوس چیز کو جو تمپر حلال اور جو حرام ہے اور حکم کیا ہے مینے کہ لایا
جاوے تمہارے سامنے گوشت چڑیا کا پس کہا مینے کہ اے بادشاہ ہم ان چاندی اور سونے کے برتنون مین
نہین کہاتے مین کس واسطے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وعدہ کیا ہے ہمسے ان برتنون مین بہشت مین کہانے کا
پس اوسی وقت حکم کیا بادشاہ نے کہنے کہانیکا میرے واسطے مٹی کے برتنون مین تب آگے بڑہا اور کہانے لگا مین
پس پوچہا مجہسے بادشاہ نے کہ اے برادر عربی کون کہانا دوست رکہتے ہین سردار تمہارے مینے کہا کہ دوست رکہتے
مین آپ کدو کو پس جب آتے تہے ہم کہانے پر اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تہا تو ہم اوسکو آپ کے نزدیک کردیتے
تہے اور ایکبار تشریف لے گئے تہے آپ ایک گہر مین اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپ کے ایک برا کاسہ جسمین ترید تہا
اور اوسکے اوپر کدو رکہا تہا پس آپ نے اوسکے ساتہ کہایا کدو پس ہمیشہ دوست رکہتا ہون مین کدو کو اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اوسکو دوست رکہتے تہے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی کس چیز مین آپ پانی پیتے ہین مینے کہا کہ پانی پیتے ہین
آپ ایک پیالے مین جو لکڑی کا ہے اوسنے کہا کہ آیا قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو مینے کہا کہ ہان اور فرماتے تہے آپ
لَوْ دُعِیْتُ اِلیٰ کُرَاعٍ لَاَ جَبْتُہٗ وَلَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُہٗ بادشاہ نے کہا کہ قبول کرتے ہین آپ صدقے کو مینے
کہا نہین بلکہ قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو اور سنا ہے مینے آپ کو کہ فرماتے تہے لَوْ سَکَنَ النَّاسُ لَتَھَادُوْا مِنْ غَیْرِ
جُوْعٍ اور بہ تحقیق دیکہا ہے مینے آپکو جسوقت کہ آتا ہے آپکے پاس ہدیہ اقسام کہانیکے تو نہین کہاتے ہین آپ اوسکو
جبتک کہ آپ کے اصحاب رض نہین کہاتے ہین مقوقس نے کہا کہ آیا سرمہ لگاتے ہین آپ مینے کہا ہان سرمہ لگاتے ہین آپ
داہنی انکہہ مین تین بار اور بائین انکہہ مین دو بار اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص چاہے سرمہ لگانا زیادہ لگاوے اس سے یا کم
اور سرمہ آپکا سنگ اثمد کا ہے اور دیکہتے ہین آپ آئینے کو اور برابر کرتے ہین اور لٹکاتے ہین موہای مبارک کو کنگہی سے اور نہین
جدا ہوتی ہین آپ سے یہ چند چیزین آئینہ اور سرمہ دان اور کنگہی اور مسواک سفر مین نہ حضر مین اور دیکہا مینے آپ کو کہ زینت
اور آراستگی کرتے ہین آپ واسطے ملاقات اپنے ساتہیون کے سوائے زینت اور آراستگی کے واسطے اپنی اہل کے
اور کہا ایکدن آپ سے آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اوس حالت مین کہ دیکہا تہا آپ نے بیچ ایک گاہی
کے جسمین پانی تہا اور برابر کرتا آپ نے بالون کو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مان اور باپ آپ پر تصدق
ہون پانی مین دیکہکر برابر کرتے ہین آپ بالون کو حالانکہ آپ بہترین مخلوقات خدا کے اور اوسکے رسول ہین آپ نے
فرمایا کہ اے عائشہ رض بہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہے اپنے بندے کے واسطے جسوقت نکلے اپنی بہائیونکی طرف اس امر کو
کہ زینت کرے وہ واسطے اون لوگون کی مقوقس نے کہا کہ جسوقت سوار ہوتے ہین آپ ساتہ کسی لشکر کے تو کون چیز

اوٹھائی جاتی ہے آپ کے سر پر مینے کہا کہ سیاہ و سفید نشان جسمین یہ لکھا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ
مقوقس نے کہا کہ آپ کے پاس کوئی تخت ہے جسپر آپ جلوس فرماتے ہین یا قبہ جسمین بیٹھا کرتے ہین آپ مینے کہا
ہان ایک تخت ہے کہ پایے اوسکے لوہے کے ہین اور دیکھا ہے مینے آپ کے پاس ایک قبہ مدور خرما کا جسمین قریب
چالیس آدمی کے بیٹھ سکتے ہین مقوقس نے کہا کہ گھوڑون مین سے کس قسم کے گھوڑے کو آپ دوست رکھتے ہین مینے کہا کہ
دوست رکھتے ہین آپ اوس گھوڑے کو جسکے اوپر کے لب مین سفیدی ہو اور ہاتھ پیر اوسکے سفید ہون اور ایال اور
دم اوسکی سرخ اور آگے دوڑنیوالا ہو چھوڑا ہی مینے آپ کے پاس ایک گھوڑا جسکا نام مرعرع ہے پس جب سنا مقوقس نے کلام
حاطب کا منتخب کیا اوسنے اپنے گھوڑون سے ایک گھوڑا جو بہت اچھا اور مشہور تھا اور اسکے گھوڑون میں جسکا نام مامون تھا
اور زین پوش اور لگام سے درست کرکے آپ کیواسطے نامزد کیا اور ایک حمار جسکا نام عفیر تھا اور ایک استر موسومہ بہ دلدل
اور ایک لڑکی سیاہ رنگ کی جسکا نام بربرہ تھا اور ایک لڑکی خوبصورت سفید رنگ کی قبط کی لڑکیون سے جسکا نام ماریہ تھا
اور ایک غلام موسوم بہ محبوب اور مشک اور عود اور چیزین خوشبو کی اور عمامے قبطی سفید باریک کتان کے جو مصر میں
بنے جاتے تھے اور حکم کیا اپنے وزیر کو لکھنے جواب خط آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس عبارت سے۔
بِسْمِكَ اللّٰهُمَّ مِنَ الْمُقَوْقِسِ اِلٰى مُحَمَّدٍ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِيْ كِتَابُكَ وَقَرَأْتُهٗ وَفَهِمْتُ
مَا فِيْهِ وَاَنْتَ تَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَرْسَلَكَ رَسُوْلًا وَفَضَّلَكَ تَفْضِيْلًا وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ قُرْاٰنًا
مُّبِيْنًا وَقَدْ كَشَفْنَا يَا مُحَمَّدُ فِيْ عِلْمِنَا عَنْ خَبَرِكَ فَوَجَدْنَاكَ اَقْرَبَ دَاعٍ اِلَى اللّٰهِ وَاَصْدَقَ مَنْ
تَكَلَّمَ بِالصِّدْقِ وَلَوْلَا اَنِّيْ مَلَكْتُ مُلْكًا عَظِيْمًا لَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ سَارَ اِلَيْكَ لِعِلْمِيْ اَنَّكَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ
وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ حاطب نے بیان
کیا ہے کہ دیا بادشاہ نے خط مجکو مع ہدیے کے اور بوسہ دیا درمیان میری دونون آنکھون کو اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی تمکو اے
حاطب اسی طرح بوسہ دیا تم درمیان دونون آنکھون محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میریطرف سے بعد اوسکے حکم کیا اوسنے ایک
گروہ کو اپنے ہمراہیون سے چلنے کا ساتھ میرے پس روانہ ہوا مین اور رات دن چلتا تھا مین اور قبطی لوگ میری ساتھ تھے
تا اینکہ داخل ہوا مین عرب کے شہر مین اور پایا مینے ایک قافلے کو شام سے آتے ہوے بار اوی مدینہ طیبہ کے پس پھیر دیا
مین نے ہمراہیان بادشاہ کو اور روانہ ہوا مین ساتھ قافلے کے تا اینکہ پہونچا مین مدینہ منورہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس متوجہ ہوا مین بجانب مسجد شریف کے اور بیٹھا کر اپنی اونٹنی کو باندھ دیا مینے
اور ہدیے کو مسجد کے دروازے پر رکھکر اندر مسجد کے داخل ہوا اور آیا مین رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اور سلام کیا مین نے آپ کو اور اون لوگون کو جو سلسنے آپ کے تھے
اصحاب سے اور ٹھہرا مین دونون قدمون کے بل اور پڑھنا شروع کیا مینے ان اشعار کو اشعار

أنعم صباحا يا وسيلة أمتي

ساتھ ناز و نعمت و بہتری کے صبح کرین آپ ہر روز اے وسیلہ امت کے ۱۲

ترجو النجاة غداة يوم الموقف

امید رکھتی ہے امت نجات کی کل دن قیامت کو ۱۲

إني مضيت إلى الذي أرسلتني

بتحقیق کیا مین اوسکی طرف جسکو بھیجا تھا آپ نے مجکو ۱۲

أطوي المهامة كالمجد المعتسف

لپیٹنے والا تھا مین بیابان کو مثل کوشش کرنیوالے سخت کے ۱۲

حتى رأيت بمصر صاحب مصرها

تا اینکہ دیکھا مین نے مصر مین وہان کے سردار کو

فبدا إلي مقال قول المنصف

پس آغاز کلام کیا اوسنے میرے ساتھ مثل کلام شخص انصاف کنندہ کے ۱۲

فقرا كتابك حين فك ختامه

پس پڑھا اوسنے آپ کے خط کو جب کہ توڑا اور جدا کیا اوسنے اوسکی مہر کو ۱۲

فاظل يرعد كاهتزاز المرهف

پس ہوگیا وہ درانحالیکہ کنپتا تھا مثل جنبش تلوار تنگ اور باریک کے ۱۲

قال البطارقة الذين تجمعوا

کہا اون افسرون نے جو یکجا تھے

ماذا يريعك من كتاب مشرف

کس چیز نے تازہ کیا مجکو اس خط بزرگ سے

قال اسكنوا يا ويلكم وتيقنوا

کہا اوسنے کہ چپ رہو تم برا ہو تمہارا اور سچ جانو تم ۱۲

هذا الكتاب لأمر مصحف

کہ یہ خط ہے روشن جمع خطا اور کتابون سے

قالوا وهمت فقال لست بواهم

کہا اونہون نے کہ غلط سمجھا ہے تو پس کہا کہ دستی کہ نہین ہون مین غلط سمجھنے والا ۱۲

لكن قرأت بيان خط الأحرف

لیکن پڑھا اور پایا مین نے صفا خط لکھے ہوئے کو ۱۲

في كل سطر من كتاب محمد

بیچ ہر سطر کے نامہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

خط يلوح لناظر متوقف

خط روشن اور چمکنے والا ہے واسطے دیکھنے والے امید

هذا الكتاب كتابه لك جامعا

یہ خط خط اوسکا ہے آپکے نام درانحالیکہ جامع ہے آپکو

يا خير مبعوث بفضلك تكتفي

اے بہتر بھیجے گئے ساتھ تیری بزرگی کے اکتفا کرتے ہین ہم ۱۲

پھر دیا مینے خط مقوقس کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس دیا آپ نے وہ خط امام برحق علی کرم اللہ وجہہ کو اور فرمایا کہ یا علی پڑھو تم اسکو پس جب پڑھ چکی حضرت علی رضہ فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ قبطیون کو اونکی دنیا مین پس بہ تحقیق پہچانا اون لوگون نے امر راست کو اور ظاہر کیا خطاب کو پھر حکم کیا آپ نے لانے ہدیے کا پس لایا گیا سامنے آپ کے وہ ہدیہ سب تب آپ نے فرمایا کہ ہدیہ خاص ہے میرے واسطے پس خاص کیا آپ نے ماریہ قبطیہ کو اپنے واسطے اور مقرر کیا مہر اونکا آزادی اور پیدا ہوا اونسے ایک بیٹا جسکا نام مبارک ابراہیم تھا علیہ السلام الی یوم القیام اور زندہ تھے وہ دو سال تک خواہ کم اس سے پھر وفات پائی پس جب وفات پائی اونہون نے گہن لگا سورج مین پس کہا مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ یہ گہن لگنا آفتاب کا نہین ہے مگر بسبب وفات آپکے بیٹے ابراہیم کے آپ نے فرمایا کہ نہین گہن لگتا ہے چاند اور سورج مین بسبب وفات کسی شخص کے اسواسطے کہ یہ نشانیان ہین اللہ تعالی کی نشانیون سے پس جب گہن لگے اونمین رجوع کرو تم بجانب نماز کے پھر لیا آپ نے اوس سیاہ رنگ لڑکی اور غلام اور استر اور گھوڑے اور حمار کو اور باقی ہدیہ کو برابر تقسیم کردیا آپ نے اپنے اصحاب کرام کو صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ اونکی بیان کیا ہے کہ جب جدا ہوے عمرو بن العاص ساحل شام سے تو چلے وہ بارادے مصر کے پس پہونچے وہ ایک موضع مین جسکو رفح کہتے تھے جدا ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے اہل عرب سے اور کہا اونہون نے عمرو بن العاص سے کہ تم ارادہ اس امر کا کرتے ہو کہ ناگہان اوترو تم زمین مصر مین مع اپنے لشکر کے شاید کہ لیلو تم اوسکو ہجوم اور سختی سے اور مالک ہو جاؤ اوسکے بر سبیل غفلت کے اور مین یہ چاہتا ہون کہ تمسے علیحدہ اور اکیلا ہو کر تمہارے پیشتر جاؤن شاید کہ پہونچ جاؤن مین اپنے مقصد کو جسکا ارادہ کیا ہے مینے اور ملکیت حاصل کرون مین

اوسکی تمہاری واسطے ساتھ فریب کے عمرو بن العاص نے کہا کہ روانہ ہو اور جاؤ تم توفیق دی اللہ تعالی تمکو اور اعانت اور حفاظت
کرے تمہاری پس چلو مع اپنے لشکر کے رفح سے وقت شب کے اور نہین متعرض ہوئی وہ عریش اور واردہ اور بلقارہ سے اور یہ تینون
مقام شہر پناہ مضبوط اور آباد تھے اور رہنیوالی یہانکی ایک قوم عرب تنصرہ سے تھی جو خراجگذار مقوقس بن اصیل کے تھے اور جلد ذکر
کرینگے ہم کیفیت فتح ان قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالی نے راوی نے بیان کیا ہے کہ یوقنا و زرات چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے
وہ قرمہ مین اور وہان ایک حاکم مقوقس کیطرف سے تھا جسکا نام ہیندان تھا اور قرمہ کنارے دریائے تنیس کے بسمت شرق اوسکے واقع
تھا پس جب آگاہ ہوا وہ سیر یوقنا مع اپنے لشکر کے دیکھا اونہون نے بڑے خیمون کو کھڑے ہوئے پس جب قریب ہوا یوقنا مع اپنے لشکر کے واقع
ہوا شور اور سوار ہوا حاکم وہان کا مع لشکر بادشاہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ اخبار ملک شام کے اور وہ کام جو اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان کرتے تھے ہر روز اونکو وہان پہونچتے تھے پس جب مالک ہوئی اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواحل شام
اور قیساریہ کے اور بھاگا وہان سے قسطنطین بن ہرقل پہونچی یہ خبر بھی اہل مصر کو اور بہت غمگین ہوئی وہ لوگ اس باعث سے اور سبب اس
رنج کا یہ تھا کہ قسطنطین بن ہرقل نے نکاح کیا تھا مقوقس کی بیٹی ارمانوسہ کے ساتھ اور مقوقس نے ارمانوسہ کو مع مال و اسباب اور
لونڈیون کے آراستہ کر کے روانہ کیا تھا بجانب بلبیس کے تا کہ وہ اپنے شوہر قسطنطین کے پاس جاوے پس جب پہونچے وہ فاقوس تک خبر پہونچی
اوسکو اس امر کی کہ عرب گذر آ گئے ہین شام کے سواحل پر اور مالک ہو گئی ہین وہان کے شہرون اور قلعجات کی اور بادشاہ وہانکا قسطنطین
پسر ہرقل مع لونڈیون اور اہل و عیال اور خزانے اپنے کشتیون مین سوار ہو کر بارادہ قسطنطنیہ کے روانہ ہوا ہے پس جب پہونچی اوسکو یہ خبر پھری وہ بجانب
بلبیس کے اور بھیجا اوسنے ایک اپنے حاجب کو جسکا نام تمیلاتوس تھا مع دو ہزار سوار کے واسطے نگاہبانی قرمہ کے اور حکم کیا اوسکو وہانکی حفاظت کا
اہل عرب کے خوف سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے ایک مرد قبطی سے جو داخل اسلام اور رہنیوالا بادشاہ کی لشکر کا تھا روایت
کی ہے کہ پوچھا مین نے اوس سے کہ کیا حال تھا تمہارا جسوقت پہونچی تھی تمکو یہ خبر کہ عرب مالک ہو گئے شام اور شہرون اور قلعون کو اور مار ڈالا اونہون نے
وہان کے جوانمردان اور بطارقہ کو اور بھگایا اور شکست دی وہان کی بادشاہونکو اوسنے کہا کہ جب پہونچی یہ خبر مقوقس کو بھیجا اوسنے اپنے قاصدونکو
بطرف اون شہرون کے جو قریب مین شام سے پاس عالمونکو واسطے اس امر کے کہ نہ اوترنے اور داخل ہونے دین وہ کسی آدمی اور نہ کسی
کو سکنائے بلاد شام سے زمین مصر اور شہرہاے ملک مقوقس مین اور یہ سب باتین اس خوف سے تھین کہ بیان کرینگے وہ لوگ معاملات عرب
کو ساتھ لشکر شام کے اور کیفیات اونکی جنگ اور قتال کی پس داخل ہوگا خوف عرب کا قبطیونکے دلون مین اور سست اور ڈھیلے ہو جاینگے
وہ سبب خوف کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب متوجہ ہوئی یوقنا بجانب زمین مصر کے اور پہونچے وہ عریش تک آئی لوگ وہان کے
اور کہا کہ اے بطریق آگاہ کرو تم ہمکو اپنے حال سے کہ کیا باعث ہے تمہارے آنیکا یوقنا نے کہا کہ ہم قوم روم اور لشکر ہرقل بادشاہ سے ہین
اور عرب لوگ مالک ہو گئے ہین ہمارے شہرون کو اور پراگندہ کر دیا ہے اونہون نے تمام بادشاہون کو اور نکال دیا اونکو اونکے شہرون
اور قلعون سے اور سکونت اختیار کی ہے اونکے ملکون مین اور ہم ایک قوم ہین کہ آئے ہین بارادہ مصر کے اور رہینگے ہم ہمراہ اور تحت رکاب
بادشاہ کی اور زندگی بسر کرینگے ہم اوسکی نعمتون سے اور لوگون نے پوچھا کہ قسطنطین بن ہرقل حاکم قیساریہ نے کیا کام کیا یوقنا نے کہا کہ اوسکی حال

پہونچنے سے تمہارا کیا مطلب ہے اونہون نے کہا کہ کس چیز نے باز رکہا ہے اوسکو اپنی زوجہ ارمانوسہ بیٹی مقوقس بادشاہ سے حالانکہ مقوقس
اوسکے باپ نے اوسکو مع مال اور اسباب اور نوکرون اور لونڈیون وغیرہ کے آراستہ کیا ہے تاکہ بہیجے اوسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا نے
کہا کہ اسکا علم مجکو نہین ہے **راوی کہتا ہے** کہ جب سنا یوقنا نے اس بات کو کشادہ ہوگیا دل اونکا اور مضبوط ہوگیا ارادہ اونکا
بسبب اوس چیز کے جو سنی اونہون نے اور تجویز کیا ایک فریب کو اپنے دلمین اور روانہ ہوے وہ اوس حالت مین کہ کہل گئے تہے اونکے واسطے
دروازے مکر اور فریب کے پس جب پہونچتے تہے وہ کسی قلعہ پر اپنی راہ مین اور لوگ وہانکے پوچہتے تہے حال اونکا اور سبب اونکے آنیکا تو کہتے تہے وہ اونسے
حال اپنا اور جواب دیتے تہے واسطے بمقتضاے حیلے کے اور تہے یوقنا مرد عاقل پہچاننے والے ہر چیز کے واقف تہے لڑائیکے کامون اور اوسکے مواقعات سے
صاحب تدبیر اور مکار اور فریبی تہے پس جب ارمن قلعجات کو طے کرکے قریہ مین پہونچے تو دیکہا وہان خیمونکو نصب کیے ہوئے پس واقع ہوا شور
بسبب اونکے آنیکے اور والی قریہ کا مع اپنے حجاب اور کل لشکر کے جو وہان تہا سوار ہوکر آیا پاس یوقنا کی اور پوچہا حال اونکا یوقنا نے
حاجب سے کہا کہ اے سردار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ قسطنطین نے بہیجا ہے مجکو واسطے لیجانی ملکہ ارمانوسہ کے تاکہ اوسکو لیکر روانہ ہون مین
کشتیون مین اور جالیون مین بادشاہ سے قسطنطنیہ مین پس جب سنا حاجب نے کلام اونکا اور دیکہا بجانب حشمت اور دبدبے اور کثرت اونکے لشکر کی سچا
جانا اونکو اور ڈر آیا اور چلا گیا اوپر مکر اور فریب یوقنا کا اور کہا اوسنے کہ ملکہ ارمانوسہ کو اوسکے باپ نے آراستہ کرکے مع مال اور اسباب وغیرہ کے
بہیجنا چاہا تہا لیکن نہین باز رکہا اوسکو روانگی سے مگر خوف اہل عرب نے اور معلوم ہوا ہے اوسکو بہی کوچ کرنا اپنے شوہر کا قیساریہ سے بجانب
قسطنطنیہ کے آیا تمکو اوسکی روانگی کا علم ہے یوقنا نے کہا کہ مین روانہ ہوا تہا اوسکے پاس سے اور اوسیحال مین کہ وہ نیت روانگی اور سواری کی رکہتا تہا اور
حکم کیا تہا اوسنے مجکو لے آنے اپنی زوجہ کا تاکہ اوسکو لیکر روانہ ہون مین براہ دریا کی اور جالیون اوس تک قسطنطنیہ مین پس جب سنا حاجب نے کلام یوقنا
کا کہا اونسے کہ ٹہرو تم یہان مع اپنی لشکر کے تا اینکہ جاؤن مین ملکہ ارمانوسہ کے پاس اور آگاہ کرون اوسکو تمہارے حال سے پہر تاکید کی اوسنے
وہانکے حاکم کو دربارہ یوقنا کے اور مضبوط کیا تاکید کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا ملکہ کے پاس اور زمین مین جہکا واسطے اوسکی تعظیم کے
بعدہ بیان کیا اوسنے حال یوقنا اور اونکی گفتگو کا ملکہ نے کہا کہ لاؤ تو اوسکو میرے پاس پس سوار ہوا مثیلاطوس اور یوقنا کے پاس آکر حکم کیا
اونکو سوار ہوکر چلنے کا پاس ملکہ کے پس سوار ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے اور پہونچے وہ ارمانوسہ کے لشکر مین اور
تہا وہ بڑا لشکر زیادہ دس ہزار سوار سے پس پاپیادہ ہوگئے یوقنا اور ساتہی اونکے اور جاکر ٹہرے خیمے کے دروازے پر
تا اینکہ اجازت طلب کی اونکے واسطے حاجب نے پس حکم کیا ملکہ نے اونکے آنیکا پس جب گئے یوقنا سامنے اوسکے جہکے زمین مین واسطے ا
تعظیم کے پس حکم کیا ملکہ نے اونکے واسطے ایک کرسی لانیکا پس لائی گئی کرسی لوہے کی اور حکم کیا اونکو بیٹہنے کا پس بیٹہے وہ اور
ٹہرے حجاب سامنے ملکہ کے اور نوکر چاکر داہنے بائین تب کلام کیا ملکہ نے بلا واسطہ کسی مترجم کے اور تہی زبان قبط
کی غیر مشابہ زبان روم سے ولیکن بادشاہ لوگ یاد کرتے تہے اکثر زبانون کو واسطے استعمال وقت حاجت کے پس کہا ملکہ نے رومی
زبان مین کہ کتنے مدت ہوئی تمکو بادشاہ سے جدا ہوے اونہون نے کہا کہ ایک مہینا گذرا ملکہ نے کہا کہ بادشاہ کشتیون مین سوار
ہوا تہا یا نہین یوقنا نے کہا نہین بلکہ جدا ہوا ہون اوس سے اوسوقت کہ بہیجا اوسنے مجکو ملکہ کی خدمت مین پس چلا مین اور وہ ارادہ

سوار ہونیکا دریامین رکہتا تہا پس جب پہونچا مین مقام غزہ مین تو معلوم ہوا مجکو یہ امر کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوکر روانہ ہوا بارادہ قسطنطنیہ کے اور اوسنے بیان کی تہی مجہسے تخلیے مین یہ بات کہ نہین طاقت ہی مجکو عرب سے لڑنے کی اور باپ میرا بہاگ گیا انطاکیہ سے بخوف عرب کے اور جانو تم اے یوقنا کہ باپ میرا لڑا عرب سے مع اپنے لشکر کے اور مدد طلب کی اوسنے اون لوگون پر ہر پندرہ صلیب پہننے والے شہر ہاے نصرانیہ سے اور بہیجا اوسنے باہان ارمنی کو تہینہ لاکہہ سوار سے سوا عرب تنعصرہ کے بجانب یرموک کی پس شکست دی عرب نے میرے باپ کے لشکر کو اور قتل کیا اون لوگونے میرے باپ کے سرداورن اور باہان کو اور مینے قصد کیا ہے اس امر کا کہ اپنے اہل وعیال اور خزانہ اور نوکر چاکر لیکر جالیون مین اپنے باپ کے اور رہون مین قسطنطنیہ مین پناہ سے اپنی جان اور اہل وعیال اور مال پر اور بعد اس گفتگو کے بہیجا ہے مجکو بادشاہ قسطنطنیہ نے تیرے پاس کہ تجکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جالیون مین اوس سے **راوی نے بیان** کیا ہے کہ جب سنا ارمانوسہ نے کلام یوقنا کا سر جہکا لیا اوسنے پہر سر اوٹھا کر کہا کہ مجکو کسی کام کرنے کی طاقت بغیر حکم بادشاہ کے نہین ہے اور بہت جلد لکہا آگاہ کرتی ہون مین اوسکو اس حال سے پہر حکم کیا ارمانوسہ نے یوقنا کے پلٹ جانیکا پس زمین چوم کر بابر آئے یوقنا اوسکے سامنے سے پس پایا اونہون نے اپنے لوگون کو کہ کہڑے کیا تہا اونہون نے اپنے اور یوقنا کی خیمون کو پس اوترے یوقنا اپنے خیمے مین اور آئین اونکے لیے ضیافتین ملکہ کیطرف سے اور دانہ چارہ اونکے گہوڑون کے لیے **ابن اسحاق** رضہ نے **روایت** کی ہے کہ پہونچی ہے مجکو یہ روایت کہ جب آئی تاریکی رات کی اوسی دن پہونچے جاسوس ارمانوسہ کے اوسکے پاس اور بیان کیا اوس سے کیفیت فتح قیساریہ اور بلاد شام اور روانگی عمرو بن العاص رضہ بجانب مصر اور گفتگو یوقنا کی اور جدا ہونا اونکا عمرو بن العاص رضہ کے پاس سے بہ قصد فریب کی اور ڈرایا جاسوسون نے ارمانوسہ کو یوقنا سے اور کہا کہ یوقنا حاکم حلب کا ہے اور وہ داخل ہوا ہے عرب کے دین مین اور وہ ایسا شخص ہے کہ فتح کیا ہے اوسنے طرابلس اور صور کو مکر سے پس جب سنی ارمانوسہ نے یہ بات اپنے جاسوسون سے ڈر آیا خوف اوسکے دلمین اور یقین کیا اوسنے اس امر کا کہ کہنا اونکا صحیح ہے اور بیشک یوقنا ارادہ فریب کا رکہتے ہین پس بلایا اوسنے اپنے حاجب کو اور بیان کی اوس سے تمام گفتگو جاسوسونکی اور حکم کیا اوسکو آراستگی لشکر اور پہننے ہتہیارون اور ہوشیار رہنے کا اور کہا اپنے غلامون اور نوکرون چاکرون سے کہ جسوقت آوے یہ رومی اور مصاحب اوسکے پس قبضہ کرلو تم اون سب پر اور جب مالک اور قابض ہو جاینگے ہم اونپر تو ذلیل اور خوار ہوجاینگے ساتہی اونکے پس جب درست کیا ملکہ نے اس ترتیب کو بہیجا اوسنے اپنے ایک خادم کو یوقنا کے پاس خادم نے آکر کہا کہ اے بطریق کبیر ملکہ ارمانوسہ بلاتی ہے تمکو کہ بات چیت کرے تمسے اوس مقدمے مین جو کہلا بہیجیگی اپنے باپ کے پاس یوقنا نے کہا کہ پہر جا تو اوسکے پاس اور کہہ اوس سے کہ بخوشی منظور ہے ابہی مین سوار ہوتا ہون مع اپنے مصاحبونکے اور چلتا ہون اوسکے پاس پہر جمع کیا یوقنا نے اپنے اکابر اصحاب کو اور کہا اون سے کہ اے اولاد میرے چچا کی آگاہ ہو تم اس امر سے کہ اس قوم کی ملکہ نے بہیجا ہے میرے پاس ایک شخص کو اور بلایا ہے مجکو اور نہین بہیجا اوسنے میرے پاس اسوقت مگر یہ کہ جان لیا ہے اوسنے ہماری کام اور ارادے کو اور جان لو تم اس امر کو کہ اگر

پڑجائینگے ہم اونکے ہاتھون مین تو پکڑکر مار ڈالینگے وہ ہمکو اور کرینگے ہمکو ضرب المثل اون مسلمانون کے واسطے
جو بعد ہمارے آوینگے پس مروتم حالت بزرگی مین اور نہ پڑو تم اپنے ہاتھون سے قتل مین اور مرین ہم مدد دہی اس دین
مین کیونکہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگے اور نہین قریب ہے یہ بات کہ امید بہتری کی رکھین ہم اس دنیا سے فریب دہندہ سے جسکا
حال یہ ہے کہ نہین صاف اور خالص کیا اوسنے اپنی دوستی کو ساتھ کسی کے مگر یہ کہ بدل ڈالا اوسکو ساتھ کدورت اور رنج کے
اور بتحقیق دیکھا ہے اون چیزون کو جسپر تھے تم امر اور نہی سے پہر جاتی رہی وہ بات تمسے پس بناو تم اب آخرت کی گہر کو جہاد
قوم پر شاید کہ راضی کرو تم سبب اپنے جہاد کے نیکے اپنے پروردگار کو اور مٹا ڈالو تم اون چیزون کو جو گذر گئی ہین تمہارے کفر سے
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا قوم نے اپنے سردار یوقنا سے وعظ کو کہل گئین آنکہین اونکی اور قوی ہو گیا ایمان
اونکا اور عزم مصمم کیا اونہون نے اپنے دشمنون سے جہاد کرنے پر اور لیا اونہون نے ہتہیارون اور سامان لڑائی کو اور
بہروسا کیا اونہون نے سب کامون مین اپنے پروردگار پر راوی کہتا ہے کہ جب پہر گیا خادم ملکہ ارمانوسہ کا اور آگاہ
کیا اوسکو یوقنا کے جواب سے انتظار کی اوسنے اونکی اور اونکے ساتہیونکے آنیکی اور آمادہ ہوئی اونکے پکڑ لینے پر لیکن یوقنا اوسکے
پاس نہین آئے پس جب دیر ہوئی اونکے آنے مین بہیجا اوسنے ایک اور خادم کو دوسرے بار جو برانگیختہ کرتا تہا اونکو آنے پر پاس ملکہ کے
پس کہا یوقنا نے کہ پہر جا تو اور کہہ ملکہ سے کہ نہین جاری ہے عادت بادشاہون کی اس بات مین کہ برانگیختہ کرین اور بلاوین
وہ ایلچیون کو مگر واسطے کسی نئے کام کے اور دن کو تو مین اوسکے پاس تہا پس کیا چاہتی ہے وہ مجہسے آدہی رات
کو پس پہر گیا خادم بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اوسکو یوقنا کی گفتگو سے پس اوسی وقت ظاہر ہوئی اوسکو سچائی اپنے
جاسوسون کی اور ثابت ہوئی اوسکو یہ بات کہ نہین آئے ہین یوقنا مگر بارادہ بلا ڈالنے کے اوسپر اور گرفتار
کرنے اور قابض ہو جانیکے اوسکے باپ اور اوسکے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اوسی وقت مع اپنے لشکر کے اور
گہیر لیا یوقنا اور اونکے ساتہیون کو تا اینکہ دور ہوئی تاریکی رات کی اور روشن ہوا دن پس اوسی وقت آیا
ایک حاجب ملکہ کا پاس یوقنا کے اور کہا کہ اے بطریق کبیر کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اور تمہاری قوم کو چہوڑ دینے دین
مسیح اور اوس چیز پر جسپر تمہارے باپ دادا تھے اور چہوڑ دیا تم نے مسیح اور اونکی ماں کو اور آئے تم
اوس حالت مین کہ حیلہ اور فریب کرتے ہو ہم پر مگر یہہ کہ مسیح بر ہم ہوئے تمپر اور مسلط کیا ہمکو تمپر
پس باقی رکہین گے ہم تم مین سے کسیکو یوقنا نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہین نہین طاقت اور
قدرت رکہتے ہین وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالیٰ کے اس واسطے کہ وہ بندہ محکوم اور مکلف ہین اور بہ تحقیق
گویا کیا تہا اون کو اللہ نے اس کلام سے گہوارے مین اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ
نَبِیًّا وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ص وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ
مَا دُمْتُ حَیًّا ۝ وَّ بَرًّا بِوَالِدَتِیْ ز وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ

وَيَوْمَ أَمُوْتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ٥ اور جسکو حکم کیا جاتا ہے نماز اور زکوۃ کا اور مرجاتا ہے وہ خدا نہین ہے اور نہین ہے
وہ مگر بندہ مکلف واسطے عبادت کے مثل ایک شخص کے ہم مین سے اور بیشک اللہ تعالی نہین مشابہ ہے کسی
مخلوق سے اسواسطے کہ وہ ایسا خالق ہے کہ پیدا کیا ہے اوسنے تمام دنیا کو اور شیطان نے بہکایا ہے تمکو اور بولس
نے گمراہ کیا ہے اور باز رکھا ہے تمکو راہ حق سے بسبب کہنے کے مسیح پر بغیر حق کو اور ہم بھی مثل تمھارے تھے کہ بوسہ
دیتے تھے ہم صلیبون کو اور بزرگ جانتے تھے ہم تصویرون اور قربانی کرنے کو اور مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے تھے
اور گرداننے تھے ہم ساتھ اللہ کے دوسرا خدا تاآینکہ ظاہر اور معلوم ہوا ہمکو حق اور جانا ہمنے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا وہی دین ہے جسپر قبل اسکے انبیا علیہم السلام تھے پس ہدایت کی ہمکو اللہ تعالی نے بجانب اس دین حق کے اور آگاہ
ہوئے ہم اس بات سے کہ عیسی مسیح بیٹے مریم کے اور روح اللہ کے اور کلمے اوسکے اور نبی اوسکے اور رسول اوسکے
بجانب خلق کے ہین اور اسی طرح پر قول اللہ تعالی کا اوسکی کتاب مین جسکو اوتارا ہے اوسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر بطور خبر کے واقع ہے مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ
صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ اور ہم بھی کہتے تھے کہ ابراہیم اور اسحاق یہ دونون نصرانی تھے پس جھٹلایا ہمکو
اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ مین اس عبارت سے اور بزرگ ہے کہنے والا اوسکا مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا
وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور بھی فرمایا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب
بزرگ مین واسطے ثبوت دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ
فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور اب ہم آئے ہین تاکہ جہاد کرین تمپر یا یہ کہ کہو تم لوگ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُولُ اللهِ راوی کہتا ہے کہ جب سنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اوسنے اپنی قوم سے کہ لو تم ان شخصونکو
جو آئے ہین بارادے تمھارے قتل اور مالک ہوجانے تمھارے شہرون اور لوٹنے تمھارے مال اور لونڈی
غلام بنانے تمھاری عورتون اور لڑکون کے پس حملہ کیا قبطیون نے یوقنا اور اونکے ساتھیون پر اور شور
کرکے گھیر لیا اونکو پس لڑے یوقنا اور ساتھی اونکے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ کے اور لڑے وہ سخت لڑائی لیکن قبطی دس ہزار تھے اور یوقنا اور ساتھی
اونکے چار ہزار سوار تھے اور مبتلا ہوے یوقنا ایسی آزمایش مین جسکی اون کو طاقت نہ تھی اور ایک
جماعت اونکے ساتھیون سے شہید ہوئی اور بہت لوگ زخمی ہوے لیکن قبطی بہت مارے گئے اور صبر کیا
یوقنا نے مثل صبر کرنی بزرگ لوگون کے اور اسی طرح وہ سخت لڑائی لڑرہے تھے کہ دور ہوئی روشنی دن
کی اور آئی تاریکی رات کی پس متفرق ہوگئے دونون لشکر اور پھر گئی ملکہ ارمانوسہ بجانب اپنے خیمے کے
دران حالیکہ خوفناک ہوگئی تھی وہ بسبب دیکھنے ثابت قدمی یوقنا اور شدت اور سختی اونکے ساتھیون کی لڑائی مین

واقدی رح نے بسلسلۂ راویون کے عبد اللہ بن حفص سے روایت کی ہے کہ جب خبر پہونچی تھی جاسوسون
ز ملکہ کو حال یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص سے بجانب مصر کے تو لکھا تھا ملکہ نے اوسی وقت ایک خط بنام اپنے باپ مقوقس
کے اور لکھا تھا اوسمین قصہ یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص کا مع لشکر کے بجانب مصر کے اور قصد اپنا اونکی لڑائی کا
اور طلب کی تھی کمک اور لکھا تھا کہ مین منتظر جواب اور کمک کی ہون اور بھیجا تھا خط اور کہا تھا قاصد سے کہ جلد جانا اور جواب
لیکر جلد آنا پس روانہ ہوا وہ قاصد اور جب پہونچا وہ بادشاہ کے پاس براہ اطاعت کی سلام کر کر دیا وہ خط بادشاہ کو
اور بادشاہ نے کھول کر پڑھا اوسکو پس جب پڑھ چکا اور مطلع ہوا وہ اوسکے مضمون پر بلایا اوسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا
اون سے کہ کام تمام ہو گیا اس اس طرح پر پس تمہارا مشورہ کیا ہے اور انہون نے کہا کہ ای بادشاہ کمک کر اور بھیج تو ملکہ کے
پاس ایک لشکر کو مدد اوسکے روانہ کر خطوط کو اطراف بلاد مین اپنے ایلچیون کے ہاتھ اور طلب کر اون سے کمک کو پس وہ روانہ
کرین گے لشکر کو کہ اون مین سے حاکم بجاوۃ اور حاکم برابرہ کے ہین اور بھیج تو کسیکو بجانب اپنے نائب کے جو اسکندریہ
مین ہے تا کہ روانہ کرے وہ تیرے واسطے اون لوگون کو جو اوسکے پاس ہین لشکر سے اور اسی طرح پر بجانب
اپنے نائب کے جو صعید الاعلی پر ہے کہ مدد کرے وہ تیری پس جسوقت یہ لشکر جمع ہو جاوے تو پیش آ اور جا پڑ تو
ان عرب پر ساتھ اوس لشکر کے اور نہ چھوڑ اونکو اونکے حال پر تا کہ سختی کرین وہ تجھپر اور طمع کرین تیرے ملک مین جسطرح
کہ سختی کی اونہون نے تیرے غیر پر اور مالک ہو گئے اونکے شہرونکے اور بہگا دیا وہان کے بادشاہونکو مقوقس نے کہا کہ ای
لوگ دین نصرانیہ اور نبی مار معمودیہ کے جانو تم اس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہے بطرف سیاست کے اور جو شخص غالب ہو گیا
اپنی عقل پر غالب ہو گیا وہ اپنی تجویز کام مین اور جو شخص غالب ہوا اپنی تجویز پر بیدار ہو گیا وہ مکروہات زمانے سے اور
نہین ہوتا ہے غلبہ بسبب کثرت کے بلکہ بسبب خوبی اور حسن تدبیر کے ہوتا ہے اور قسم ہے خدا کی کہ ہرقل بادشاہ
روم کا بہت بڑا تھا مجھسے لشکر مین اور وسیع تھا شہرون مین اور بزرگ تھا سامان مین اور جمع کیا تھا اوسنے
بادشاہان روم کو یونان سے بلاد جیوہ اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اوسنے ہم لوگون اور غیر ہم لوگونسے
پس نہین نفع کیا اوسکو اوسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہو سکا وہ اس امر پر کہ پھیر دے قضا و قدر کو
اور جانو تم سب اس بات کہ عقل جڑ اور بنیاد آدمی کی ہے جو مامور بہ اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہے بسبب عقل کے
تمام مخلوقات زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہوگا اپنی عقل پر مالک ہوگا وہ اپنے کام کا اور جو شخص نہ پہونچیگا
اپنے کام کو تو اپنی جہل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ نہین پہونچتا ہے کوئی شخص حکمت کو مگر بسبب
عقل کے اور حکیم ہاسیوس نے کہا ہے کہ حکمت کی سیڑہی بزرگ ہے اور خواہشمند اوسکا ہوشیار اور چھوڑنیوالا اوسکا
خوار ہے کسواسطے کہ حکمت بزرگی جانون اور قوت لونگی ہے اور جانو تم اس بات کو کہ مین نہین کلام کرتا ہون ساتھ کسی
خواہش نفسانی کی لیکن مجکو لائق ہے کہ سچ کہون مین اور صدق کے ساتھ بات کرون مین اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے نبی نے بھیجا تھا میرے پاس نامہ اپنا درانحالیکہ بلاتے تھے وہ مجکو بجانب اپنے دین کے پس طلب اوس
کی مینے اونکے قول کی سچائی پر بسبب اونکے خط کے اور اوس چیز کے جو ظاہر ہوئی لوگون کو اون کے معجزات سے اور تحقیق سنی ہے مینے
یہ بات کہ جب وہ مبعوث ہوے تھے تو نہین سنا تھا کسی شخص نے ذکر اونکا مگر یہ کہ ذکر کیا تھا وہ اون سے اور قبول کیا تھا اونکی دعوت
کو اور معلوم ہوئی ہے مجکو اونکے بعض معجزات سے یہ بات کہ ماہتاب دو ٹکڑے ہوا تھا اونکے واسطے اور قبول کیا تھا اوسنے اونکے
بلانے کو اور سلام کیا تھا اونپر اور ایک معجزہ اونکا یہ ہے کہ گوشت دست زہردار بکری نے بات کی اور کہا اون سے کہ یا رسول اللہ مجکو آپ نہ کھائین
کہ مین زہردار ہون اور منجملہ اونکے معجزات کے یہ ہے کہ کلام کیا ہر اون سے سوسمار نے اور پتھر نے اور سجدہ کیا اوسکا درخت نے
اور گواہی دی اونکے رسالت کی اور گئے تھے وہ آسمان پر اور آئے اور داخل ہوے تھے پانی کی موج پر اور پہلے اونہین کی قوم نے
اون سے دشمنی کی تھی اور اونکے یگانے اون سے لڑے تھے اور انکار کی تھی اونکے کلام اور احکام دین کی اور وہی لوگ ہین
جنہون نے فتح کیا ہے ملک شام کو پس جب جانا لوگون نے کہ وہ آئے ہین ساتہ حق کے اور کلام اونکا سچا ہے ایمان اونکا لائے
وہ لوگ اور مدد دی اونکو اور جہاد کیا سامنے اونکے اور اب یہ وہی لوگ ہین کہ نکال دیا ہے رومیون کو اونکے ملک سے اور مالک ہو گئے
ہین اونکے شہرون اور قلعون کے اور بیشک آئے ہین وہ ہماری طرف بارادے کرنے اوس کام کے جو کیا ہے اونہون نے
ہمارے غیر کے ساتھہ اور اب تم انکار کرتے ہو اور نہین جانتے ہو اونکے کام کو تو نہین ہین وہ لوگ مگر یہ کہ حکم کرتے ہین
اچھے کامون کا اور منع کرتے ہین برے کامون سے اور قائم رکہتے ہین اون احکام خدا کو جنکا حکم اون کو ہے اور نہین ہے
اونکی کتاب مین کوئی حکم یا کوئی چیز مگر یہ کہ انجیل مین بہی مثل اوسکی ہے اور بیشک گمراہ کیا ہے تمکو بولس نے اور بہکایا
ہے تمکو بسبب کہنے اپنے کے کلام ناراست کو اور فریفتہ کیا ہے تمکو اور بدل ڈالا ہے اوسنے تمھاری شریعت کو ساتہ
ایسے نام کے جو نہین لائق ہے اور رکیسو کیا ہے تمکو راہ سے اور حلال کیا ہے تمپر اون سب چیزون کو جو حرام کیا اللہ تعالی
نے تمپر تمھاری اوس کتاب مین جسکو اوتارا تھا تمھارے نبی پر اور یہ بات عین محال اور اندھے پن کی خواہش ہے کہ تابع ہو تم بولس
کے کہنے کے اور چھوڑ دو تم اوس چیز کو جو کہا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین جسکو اوتارا تھا اوسنے تمھارے نبی پر اور کیونکر
لائق ہے عیسی بن مریم کو یہ کہ حکم کرین وہ تمکو خلاف اوس چیز کے جسپر اونکو اللہ تعالی نے تمھاری طرف بہیجا اور نہین تھا لائق ہی یہ امر
کہ بولس تم سے یہ کہے کہ مسیح نے مجھسے خواب مین کہا ہے کہ حلال کیا ہے اونہون نے تمھارے لیے گوشت سور کا اور وہ حکم کرتے
ہین تمکو گناہ ظاہری اور باطنی کرنے کا پس اطاعت کی تمنے اوسکی اور سچا جانا تمنے قول اوسکا حاشا کہ مسیح اس طرح کرتے ہون
یا بات بہی کہی ہو بولس سے اور تمام نبی اوسی طریقے پر تھے جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین اور
نہین تھا کوئی حکما سابقین سے مگر یہ کہ کلام کرتا تھا وہ ساتہ وحدانیت اللہ غالب اور بزرگ کے اور تحقیق کہا ہے
حکیم دموپانے اور وہ ایسا شخص تھا کہ بنایا تھا اوسنے دیر تراحیم کو اور گردانا تھا اوسکو مثل واسطے امتون آئندہ
کے اوس وقت سے آخر زمانے تک اور بنایا تھا اوسنے تصویرین حکما کی اور ایک تصویر بنائی تھی جسکے سر پر

چار سطرین وہان یونانی مین لکہی تہین پہلی سطر یہ تہی مَنْ خَافَ الْوَعِيْدَ سَلِمَ عَمَّا يُرِيْدُ اور دوسری سطر یہ تہی مَنْ خَافَ هَمًّا بِيَدِ اللهِ صَارَ مَا فِيْ يَدَيْهِ اور تیسری سطر یہ تہی اِنْ كُنْتَ تَطْلُبُ الْجَزِيْلَ فَلَا تَنْسَ حُدُوْدَ الْقَلِيْلِ اور چوتہی سطر یہ تہی بَادِرْ قَبْلَ نُزُوْلِ مَا تُحَاذِرُ پس جن لوگون کا ایسا کلام ہو وہ کیونکر خلاف اسکے کرینگے اور یہ کلام ایک فریضہ ہے فرائض مذہب محمدیہ سے پس جہکا لیا قوم نے اپنے سرونکو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس پر برہم ہو کر بسبب کہنے مقوقس کے ایسے کلام کو راوی نے بیان کیا ہے کہ مین یہ کلام کیا تہا مقوقس نے تا اینکہ عہد لے لیا تہا اوسنے اپنے نوکرون اور حجاب سے اور ٹہرا لیا تہا اوسنے ایکہزار ہتہیار بند غلامون کو اپنے سر پر اسواسطے کہ پہونچی تہی اوسکو خبر ماجراے ہرقل کی وقت وعظ اور نصیحت کرنے اوسکے اپنے بطارقہ کو اور یہ کہ ہرقل سے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تہا اون لوگون نے پس اسی سبب سے عہد لے لیا تہا مقوقس نے اپنے ساتہیون سے تا اینکہ ایسی گفتگو کی تہی اوسنے پہر متوجہ ہوا مقوقس بجانب اپنی وزیر کے اور کہا اوس سے کہ لکہد ے تو میری بیٹی کو ایک خط اس مضمون سے کہ مہربانی کرے قوم کے ساتہ اور اون کو امان دیوے اور روانہ کرے اونکو میری طرف کو تاکہ آرام پاوین دل اونکے اور خلعت دون مین اونکو اور ہو رہین گے وہ لوگ ساتہ ہمارے اور لڑین گے ہمارے دشمنون سے اور اوس سے جو ہمارے ملک کا قصد کرے گا اور نہین تہا قصد بادشاہ کا اس مضمون سے مگر رہائی یوقنا اور اونکے ساتہیون کی قبطیون کے ہاتہ سے اس واسطے کہ بادشاہ جانتا تہا کہ مسلمان لوگ حق پر ہین پس لکہا وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ کیا اوسکو اور قاصد سے کہا کہ جلد جا تو پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تہا تا اینکہ پہونچا وہ ملکہ ارمانوسہ کے پاس اور بحالت مین کہ دن گذر گیا تہا اور لوگ لڑائی سے باز رہے تہے اور قبطی لوگ اپنے خیمون مین پہر گئے تہے اور یوقنا بہی مع اپنے ساتہیون کے اپنے خیمون مین آئے تہے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ ارمانوسہ کے پاس براہ اطاعت سلام کیا اوسنے اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاجب کو اور پڑہا اوسنے ملکہ کے سامنے پس جب سنا ملکہ نے مضمون خط کا لے لیا خط اوسکے ہاتہ سے اور لپیٹ کر پہیر دیا اپنے خادم کو اور حکم کیا اوسکو لیجانے خط کا پاس یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لیکر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط اونکو اور کہول کر پڑہا اوسکو یوقنا نے پس جب آگاہ ہوے وہ اوسکے مضمون سے متوجہ ہوے بجانب خادم کے اور کہا اوس سے کہ پہر جا تو بجانب ملکہ کے اور کہہ اوس سے کہ بہت بہتر ہے مگر مشورہ کر لین ہم اپنے دلون سے خط کے مطلب مین پس جب لوٹ گیا قاصد متوجہ ہوے یوقنا بجانب اپنی قوم کے اور کہا اون سے کہ قسم ہے اللہ کی بیشک دور کیا اللہ تعالے نے پردۂ غفلت اس بادشاہ کے دل سے اور ظاہر ہوئی اوسکو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تہی ہمپر حق سے پس کیا راے تم لوگون کی ہے اون لوگون نے کہا کہ ہم سواے تمہارے قول اور کسیکی بات نہین سنتے ہین یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہمکو منظور ہے یوقنا نے کہا کہ مہلت دو تم مجکو تاکہ راے زنی کرون مین پس چہوڑا اونہون نے یوقنا کو بموجب اونکے ارادے کے پس جب رات ہوئی

اور خوش ہو گیا تہا دل اونکا اور بیدڑ ہو گئے تہے ساتہی اونکے اپنی جانون پر بسبب پہر جانے قبطیون کے اونکی لڑائی سے
تو کہڑے ہوے یوقنا واسطے ادائے اوس نماز کے جو فوت ہو گئی تہی اون سے پس اوسی حال مین کہ وہ نماز پڑہتے تہے کہ دفعۃً
آیا اونکے پاس ایک شخص اور جب آگاہ ہوے یوقنا اوس شخص سے اور دیکہا اوسکو کہڑے ہوے اپنے پاس مختصر کیا اونہون نے
اپنی نماز کو پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے سلام کیا اونکو اوس شخص نے پس جواب سلام کا دیا یوقنا نے اور پہچانا اونکو تو وہ
عمرو رضی بن امیۃ الضمیری تہے اور دیکہا تہا اونکو یوقنا نے انطاکیہ کی لڑائی مین اوس وقت کہ آگئے تہے وہ بطور ایلچی کے ابو عبیدہ بن
الجراح کے پاس سے پس جب پہچانا اونکو یوقنا نے خوش ہوے اور کہا کہ تمہارے پیچہے کیا چیز ہے اے مرد بزرگ اونہون نے کہا کہ اے
یوقنا سردار عمرو رضی بن العاص نے بہیجا ہے مجکو تمہارے پاس کہ دریافت کرون مین خبر تمہاری اور لوٹ جاون مین اونکے پاس یوقنا
نے کہا کہان چہوڑا ہے تمنے اونکو اونہون نے کہا کہ نزدیک ہین وہ تم سے اور تمہارے اونکے بیچ مین تین کوس یا کم اس سے
فاصلہ ہے پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتہ ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ اے عمرو رضی پہر جاؤ تم بجانب سردار کے
اور کہو اون سے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کو پس پہرے عمرو بن امیۃ الضمیری بجانب سردار عمرو رضی ابن العاص کے حالت جلدی کی
مین اور آگاہ کیا اونکو یوقنا کے قصے سے پس چہوڑا عمرو رضی بن العاص نے کل اسباب اور باربرداری اور غنائم وغیرہ کو اونکے
ساتہ تہی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگہبان چہوڑا اون سب پر ربیعۃ العامری کو بجمعیت ایکہزار سوار کے اور خود روانہ ہوے
مع اپنے لشکر کے رات کو پس تہے وہ قریب طلوع فجر کے نزدیک یوقنا اور اونکے ساتہیونکو اور آفتاب نہین طلوع ہونے پایا تہا
کہ گہیر لیا اونہون نے قبطیون کو اور بلند کیا اونہون نے اپنی آوازون کو ساتہ تکبیر اور تہلیل کے اور آپڑے قوم پر اور گرد
ہو گئے قبطیون کو اور رکہا اون مین تلوار کو پس نہین بلند ہوا تہا آفتاب تا اینکہ مار ڈالا اونہون نے قبطیون سے پس
کچہہ زیادہ ایکہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور پیٹہہ پہیر باقی لوگون نے بحالت بہاگنے کے باداہ مصر کے
اور مالک ہو گئے مسلمان خیمون وغیرہ کے اور قابض ہو گئے بادشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر اور لیلیا تمام مال اور لونڈی اور
اسباب اوسکا پہر آئے عمرو رضی بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کر کے مبارکباد دی اونکو بسبب اونکی سلامتی کے پس ٹہرے
وہان سب مسلمان اوس حال مین کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تہی اونہون نے اور آملے عمرو رضی بن ربیعۃ العامری بہی مع
ہودج سواری زنان اور اموال غنائم کے **راوی نے بیان کیا ہے** کہ جب مالک ہو گئے مسلمان ملکہ ارمانوسہ اور
اوسکے مال اسباب ور لونڈی اور غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیمون مین حکم کیا عمرو رضی بن العاص نے اکابر صحابہ کو اپنے پاس
جمع ہونیکا پس جب آکر بیٹہے وہ لوگ سامنے اونکے لہا اونہون نے کہ اے اصحاب رض رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جانو
تم اس بات کو کہ بیشک اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے کہ **هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ** اور کیا بدلا ہے نیکی کا مگر نیکی
راوی کہتا ہے کہ وہ اکابر اصحاب رض جو جمع ہوے تہے عمرو بن العاص کے پاس یہ تہے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن
سعید الطائی اور قعقاع بن عمرو التمیمی اور خالد بن سعید السہمی اور عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

پس کہا اون لوگون نے کہ اس کہنے سے تمھارا کیا مطلب ہے عمروؓ بن العاص نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ کشایش اور خوشی
وہی تھی اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کو کہ لکھا تھا اسنے خط ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور بھیجا تھا آپ کیواسطے تحفجات اور ہم زیادہ حق
ہین معاوضہ کے اپنے نبی کیطرف سے اور میری نزدیک یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ بھیجون مین بادشاہ کے پاس اوسکی بیٹی کو مع تمام مال
اور اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہمنے لیلیا ہے اور ہم ایسی قوم ہین کہ تبعیت کرتی ہین سنت اپنے نبی کی جبکہ فرماتے تھے آپ ارحموا
عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر پس اچھی اور بہتر جانی سب لوگون نے رای عمروؓ بن العاص کی اور کہا کہ بہتر ہے جو حکم تمھارا ہو پس روانہ کیا
عمروؓ بن العاص نے ملکہ ارمانوسہ کو بجانب اوسکی باپ مقوقس کے بحالت تعظیم کے مع مال اور اسباب کے ہمراہ قیسؓ بن سعید کے
راوی کہتا ہے کہ یہ حال تو سردار عمروؓ بن العاص کا تھا لیکن قبطی لوگ پس جب بھاگ کر پہونچے وہ مصر مین اور آئے
بادشاہ کے پاس بڑے لوگ قوم کے اور بیان کیا حال تمام ہونے لشکر اور مقتولین اور اسیرین اور قید ہو جانے اوسکی بیٹی کا
تنگی مین پڑا سینہ اوسکا بسبب اس سانحے کے اور متفکر ہوا وہ اپنے کام مین کہ کیا تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کو
اوسکی نیت نتھی پس وہ اسی حال مین تھا کہ آیا اوسکے پاس خوشخبری دینے والا ساتھ آنے اوسکی بیٹی کے مع مال و اسباب
وغیرہ کے پس خوش ہوا وہ اور دور ہو گیا کسی قدر ملال اور رنج اوسکا اور جانا اوسنے اس بات کو کہ قوم مسلمان فتحیاب
ہوین گے پس جب داخل ہوئی ارمانوسہ اپنے باپ کے محل مین حکم کیا بادشاہ نے حاضر لانے قیسؓ بن سعید کا پس
جب آئے وہ سامنے بادشاہ کے بزرگداشت اور تعظیم کی اوسنے اونکی اور اکابر دولت اور حجاب آئے تھے اوسکے پاس واسطے
مبارکباد و سلامتی اور آنے اوسکی بیٹی کے پس اوسی وقت متوجہ ہوا بجانب قیسؓ کے اور سوال کیا اون سے چند چیزون کا تاکہ
سنین ارباب دولت اوسکے اور نرم ہو جائین دل اونکے اور وہ لوگ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے قیسؓ کے لباس سے بادشاہ نے کہا کہ
اے برادر عربی تمھارا کیا نام ہے اونھون نے کہا قیسؓ اوسنے پوچھا کہ تم لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اون لوگون سے
جنھون نے جہاد کیا تھا سامنے اونکے قیسؓ نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو تم مجھسے حال اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کہ کس
گھوڑے پر سوار ہوتے تھے قیسؓ نے کہا کہ سوار ہوتے تھے آپ اوس گھوڑے پر جو سرخ اور سپید تھا اور پیشانی اوسکی سپید تھی اور چارون ہاتھ
پاؤن اوسکے سفید تھے اور اون اوصاف کا ایک گھوڑا تھا آپ کے پاس جسکا نام مرتجل تھا اوسنے کہا کہ اے برادر عربی معلوم ہوتی ہے
مجکو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور ارادہ کیا بادشاہ نے اس کلام سے ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیسؓ
پر اسواسطے کہ حمار اون لوگون کے نزدیک بیچارے کمینے کے تھا قیسؓ نے کہا کہ بیشک اللہ نے بزرگی دی ہے اونٹ کو جبکہ کہا اوس سے کہ ہو جا پس ہو گیا
وہ اور نکالا اور پیدا کیا اوٹنی کو نشانہای بزرگ سے اور خاص کیا اوسکو عرب کے لیے سوا اورونکے اور آپ اوس پر اس جہت سے سوار ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ
نے اوسکو مبارک پیدا کیا کہ قناعت کرتا ہے وہ اوسقدر پر کہ پاتا ہے اور صبر کرتا ہے کوشش اور اوٹھانے بوجھ اور سختی چلنے پر اور صبر کرتا ہے پانی پر اور ذکر کیا ہے
ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے والبدن جعلناھا لکم من شعائر اللہ
اور پہلی لڑائی جو ساتھ دشمنان دین کے ساتھ تھی وہ لڑائی بدر کی تھی پس تھے آپ کے ساتھ ایک اونٹ سے ایک شخص اور دو گھوڑے کہ سوار تھے اوپر مقداد بن عمرو اور مرثد کے

دوسرے یہ مصعب بن عمر والیتمی اور ٹھہرے ہم لوگ قریش سے باوجود کثرت اور بیسامانی اون لوگون کی پس بھگا دیا اللہ تعالیٰ نے اون
لوگونکو بسبب برکت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقوقس نے کہا آیا حمار پر آپ نہین سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ آپ اوس
حمار پر سوار ہوتے تھے جسکو تو نے آپکے واسطے بطور ہدیے کے بہیجا تھا اور پیچھے بٹھلاتے تھے اور سوا آپ اپنے یار کو یعنی معاذ بن
جبل ہے اور تھا اوس حمار پر ایک چار جامہ پوست خرمے کا اور لگام پوست خرمے کی اور آپکے عادات سے یہ امر تھا کہ پارہ دوزی کرتے تھے
موزو نمین اور پیوند لگاتے تھے قمیص مبارک مین اور فرماتے تھے آپ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ اور آپکے پاس ایک
قمیص روئی دار تھا جسکا طول کم تھا اور دو آستین بہی کم تھین اور اوسمین راہ گریبان کی نتہی ہدیہ بہیجا تھا آپکے واسطے ذیر دومی
اور ایک حلہ اور تہا جو مول لیا گیا تہا آپکے واسطے بعوض تینتیس ۳۳ اونٹون کے اور ایک ہی بار آپنے اوسکو پہنا تھا اور ایک جبہ
شام کا بطور ہدیے کے آیا تھا آپکے واسطے پس پہنا آپنے اوسکو تا اینکہ پہٹ گیا وہ اور وہ موزے تھے آپنے اونکو پہیان تک پہنا کہ وہ
دونون پہٹ گئے اور ایک چادر تھی جسکا طول چار گز اور عرض ڈہائی گز تھا کہ اوسکو آپ اوڑہتے تھے اور ایک کپڑا تھا جسکو پہنتے تھے آپ
وقت آنے وفود کے اور تھے آپ شیرین ترین آدمیون کی وقت کلام کرنیکے اور جب کلام کرتے تھے آپ ساتھہ کسی کلمے کے تو تین بار اوسکو
فرماتے تھے اور جب گذرتے تھے کسی قوم پر تو سلام کرتے تھے اونپر اور جب بات کرتے تھے تو تبسم کرتے تھے اور جب بیٹھے ہوتے تھے آپ
کسی جماعت مین اور ارادہ اوٹہنے کا کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کلمات آپکی عادت ہو گئی ہین آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے
انہین کلمات سے میری زیارت کی ہے اور جان تو اے بادشاہ کہ جب انتقال فرمایا آپ نے تو نکالا تہا آپکی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
چادر ایک اور ایک تہبند ازاری اور کہا کہ اسی مین انتقال فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہی اخلاق
انبیا کے ہین پس خوشی اور کشائش ہوا وسکو جسنے تبعیت کی آپ کی اور بیشک امت اونکی وہی امت ہے جسکا وصف انجیل مین ہے پس
بول اوٹہا ایک قس کہ بشارت ہو تجکو اے بادشاہ کہ جو امت اللہ کے نزدیک افضل ہے وہ امت ہم مین پس برہم ہوا بادشاہ اور کہا
کہ کس چیز سے تم لوگ افضل ہو نزدیک اللہ کے آیا بسبب حرام کہانیکے اور گناہ کرنیکے اور کرنے کامون بد کے اور دور ہونیکے نیکیون سے اور عیبت
پر ظلم کرنیسے اور خواہش کرنی بجانب بنیاد دنیہ کے اور کہان ہو تم اون قوم سے کہ گذرا تھا اون پر اسکندر پس پوچھا اونکو کہ نہ کوئی اونمین حاکم
ہے نہ کوئی قاضی ہے اور نہ کوئی امیر ہے ساتھہ امارت کے نہ اور کوئی ایسا شخص ہے کہ خاص ہو ساتھہ مالداری کے اپنے دوسرے بہائی سے اور نہ کوئی
مبتلائے محتاجگی ہے جو رسوا کرے اوسکو برابر ہین وہ لوگ ہر چیز مین کہانا پینا اون لوگون کا ایک ہے نہ ایک دوسرے کی نفی کرتا ہے
اور نہ ضد کرتا ہے بلکہ آپسمین محبت اور دوستی رکہتے ہین پس تعجب کیا اسکندر نے اوس امر سے جو دیکہا اور پوچھا اونکے عقلمندون سے
حال اونکا پس کہا اونہون نے کہ اے بادشاہ ہم لوگون نے پایا تہا ایک کاسہ سر کا جسپر یہ لکہا تہا یَا ابْنَ اٰدَمَ اَلْھَاکَ اَمَلُکَ حَتّٰی
کَاَنَّکَ خَالٍ مِّنْ عَمَلِکَ فَاَعْجَلَکَ اَجَلُکَ فَصِرْتَ اِلَی التُّرَابِ فَحَثَاہُ عَلَیْکَ الْاَحْبَابُ وَخَلَوْتَ بِمَا قَدَّمْتَ
اِمَّا صَالِحًا فَسَرَّکَ وَاِمَّا غَیْرَ صَالِحٍ فَنَدِمْتَ حَیْثُ لَا یَنْفَعُکَ نَدَمُکَ وَتَمَنَّیْتَ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ اِلَی الدُّنْیَا

مرجع لترجع عن الذی الهاک وتقلع فلم ترجع فطوبیٰ للکیس العاقل الذی لیس بوان ولا
غافل تزودوا الیٰ ما لیس لہ تصبیر قبل مکاک علی التقصیر وبادروا الی الخیر قبل الفوت واغتنم
حیاتک قبل الموت فکانک بالحی قد ھلک وفارق کلما ملک پس عبرت حاصل کی ہمنے ای بادشاہ
نصیحتین کامل اور پہونچنے والی پر اور پہنا ہمنے اوسکے پورے اور ٹہیک لباس کو اسکندر نے پوچہا کہ کیا حال ہی تمہاری
مسجدونکا کہ متفرق اور دور ہین اور قبرین تم لوگون کی نزدیک اور قریب ہین اون لوگون نے کہا کہ مسجدین ہماری پراگندہ اور
دور اس واسطے ہین کہ محبت اچہی ہو بسبب چلنے کے اونکی طرف اور قبور ہماری اس وجہ سے نزدیک ہین کہ یاد رکہین ہم موت کو
تاکہ باز رہین ہم گناہون سے اسکندر نے پوچہا کہ کیا ہی مجکو کہ دیکہتا ہون مین تمہارے دروازونکو بغیر زنجیرونکی اون لوگون نے کہا اس واسطے کہ
ہم مین کوئی چور نہین ہے اسکندر نے کہا کہ کیا ہی مجکو کہ نہین دیکہتا ہون مین تم مین کوئی امیر اور نہ حاکم اونہون نے کہا اسواسطے کہ
نہین چاہتے ہین ہم اپنے مین کسی زبردست اور ظالم کو اسکندر نے کہا کیا ہے مجکو کہ نہین دیکہتا ہون مین تم مین کوئی فقیر اور
غریب اونہون نے کہا اسواسطے کہ روزی اللہ کی ہم لوگون مین برابر ہی سب چہوٹے بڑے کو بعد اوسکے مکار اون لوگون نے
اسکندر کے لیے دو بڑے پرانے سر کے اور کہا کہ ان دونون مین سے تو کسکو جانتا ہے ایک کا سر مرد ظالم کا ہے اور ایک
مرد عادل کا ہے اور یہ دونون اسی بازگشت کی طرف گئی ہین اور نہین بے پروا کیا ان دونون کو بڑی جماعت نے لیکن عادل جو
ہی اور ظالم شرمسار اور حیران ہی پہونچیگا مطلب کو پرہیزگار اور محروم رہا بدکار پس طلب آگہی کی کر تو اوس چیز سے جو تو دیکہتا ہی تو قبول
ہر وار ہونیکی کہ تو پیچہے ان دونون کان سرون کے ہی مالک ہوا تو ای بادشاہ پیشانیون کا اور جاری ہوا حکم تیرا پست اور بلند پر اور
خلیفہ کیا تجکو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اور حکم کیا تجکو استعمال عقل اور فرض کا پس یاد کر تو اپنی جای بازگشت اور قبر کی مٹی کو اور عمل کر تو
واسطے اپنی نجات کے اور جان تو یہ کہ نہ نفع دیگا تجکو لشکر تیرا جسوقت کہ روح تیری قبض کیجاویگی اور پکڑیگی تجکو زمین پس چہوڑ دے
تو احکام اور خواہش شیطان کو اور لی تو حکم رحمان کو اور پرہیز کر اوسکی منہیات سے اور نہ فریفتہ کرے تجکو شیطان مردود پس پہرے تو ساتہہ
گناہ عظیم کے اور یاد کر تو ای بادشاہ اوس چیز کو جو کیا تہا شیطان نے تیرے باپ آدم ؑ کے ساتہ جسوقت کہ مقرر کیا تہا اونپر اپنی مکر کو
اور گہیر لیا تہا اونکو ساتہ اپنے حیلے کے اور مقرر کیا تہا اونکے لیے غرخراہت عداوت کو اور فریفتہ کیا تہا اونکو ساتہ دوستی ایک
دانے گندم کے پس کہا قیس رضؓ نے کہ ای بادشاہ آیا جانتا ہے تو کہ وہ لوگ کون تہے مقوقس نے کہا نہین قیس رضؓ نے کہا کہ وہ
لوگ ایک قوم مومن تہی قوم موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے اور بیشک خبر دی ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین اونہین
لوگونکی اس عبارت مین وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ اور دیکہا تہا اونکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اوس رات مین کہ گئی تہی آپ آسمان پر پس جب پہر آپ تو گذرے اونپر اور آگاہ کیا ہمکو اونکے اس حال سی پس عرض کیا ہمنے کہ
یارسول اللہ آیا یہ قوم ایمان لائے ہین ساتہ نیکی کے آپ نے فرمایا ہان اور ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس بات کا کہ آگاہ کرے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو اس بات سے کہ وہ لوگ افضل ہین قوم موسیٰ سی تو کہا اللہ تعالیٰ نے اونکے حق مین وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ

پس کہا مقوقس نے قیس رضی سے کہ اے برادر عربی لوٹ جاؤ تم اپنے ساتھیوں کی طرف اور آگاہ کرو اونکو اوس چیز سے جو سنا ہے
اور دیکھو تم اوس چیز کو جو قرار پاوے ہمارے اور تمھارے بیچ مین قیس رضی نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ اس بات کو کہ ضرور ہی جلد
مقابلہ کرنا تم سے اور نجات دیگی کوئی چیز ہمسے تمکو مگر مسلمان ہونا یا جزیہ دینا یا لڑائی مقوقس نے کہا کہ عنقریب بیان کرونگا
مین اپنی قوم سے وہ چیز جو بیان کی تمنے اور مین جانتا ہون کہ وہ لوگ اس بات کو منظور نکرینگی اسواسطےکہ دل اونکے سخت ہو گئے ہین
بسبب کھانے حرام کے محمد بن اسحاق الاموی نے بسلسلہ راویون کے سلیمان بن یحیی سے روایت کی ہے کہ مقوقس بادشاہ مصر اور اسکندریہ
نے مقرر کیا تھا اپنے واسطے ایک اچھے طریقے کو رمضان کے مہینے مین پس جب دیکھا جاتا تھا چاند ماہ رمضان یکسو اور علیحدہ ہوتا تھا
وہ اپنی رعیت سے بطلب تنہائی کے ایک مکان مین جسکو بنایا تھا اوسنے اس رسم کیواسطے پس نہین ظاہر ہوتا تھا وہ کسی پر اور ارباب
دولت سے اور نہین جاتا تھا کوئی اوسکے پاس سوائے اون لوگونکے جو کھانا کھلاتے تھے اور پلاتے تھے اوسکو اور خدمت پر مقرر تھے
پس جب گذر جاتا تھا مہینا رمضان کا نکلتا تھا وہ اور بیٹھتا تھا تخت بادشاہت پر اور یہ گفتگو مقوقس اور قیس بن سعید رضی سے آخر
ماہ شعبان آمد ماہ رمضان مین واقع ہوئی تھی پس روانہ ہوئے قیس رضی بادشاہ کے پاس سے بجانب عمرو بن العاص رضی کے اور آگاہ کیا
اونکو بادشاہ کی گفتگو سے راوی نے بیان کیا ہے کہ آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ اپنے اوس گھر خلوت مین جسکو
مقرر کیا تھا رمضان کے مہینے مین اور تھا میل اوسکا بجانب اسلام کے اور نہین منظور تھا اوسکو لڑنا عرب سے اور بیٹھا بیٹا اوسکا
ارسطولیس تخت پر اسواسطےکہ ولیعہد اوسکا وہی تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بیٹھا ارسطولیس تخت پر اور تھا وہ سخت اور باطل گوش اور جب
سنی اوسنے گفتگو اپنے باپ کی ساتھ قیس رضی بن سعید کے جانتا تھا اوسنے کہ میل اوسکے باپکا بجانب اسلام کی ہے اور وہ عرب سے نہ لڑیگا اور قریب ہے کہ
سپرد کردیگا ملک اپنا اونکو پس اوسی وقت جمع کیا اوسنے اپنے ارباب دولت اور روسای قبطیونکو اور کہا اوسنے کہ جانتے ہو تم اس بات کو کہ مالک ہوے
تم اس ملک کے بعد غرق یعنی طوفان نوح ع کے اور باپ میرا ارادہ کرتا ہے سپرد کرنے ملک کا عرب کو اور یہ بات اسطرح ہے کہ سنا ہے مینے کلام
اوسکا اور وہ جو گفتگو کی اوسنے پس جانا مینے کہ گفتگو اوسکی نزدیک ہے اس امر سے اون لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ جان تو اس بات کو کہ حکومت
تیرے اختیار مین ہے اور تو ہی ولیعہد اوسکا اور حاکم ہے بعد اوسکے پس کر تو وہ امر جو بہتر ہووے تیرے اور ہمارے اور رعیت کے حق مین بعد اوسکے رخصت ہوے
وہ سب لوگ اور بادشاہ کے بیٹے نے عزم مصمم کیا اپنے باپ کے مار ڈالنے کا پس آیا وہ پاس اوس شخص کے جو پانی پلاتا تھا اوسکے باپکو اور دیا اوسکو
ایکہزار دینار اور مقرر کی اوسکے واسطے کچھ زمین بطور جاگیر کے اور قسم لی اوس سے اس بات پر کہ پلادے زہر اوسکے باپکو پس قبول کیا اوس شخص نے
اس بات کو اور زہر پانی مین ملا کر پلا دیا اوسکو پس اوسی وقت مر گیا وہ پھر آیا ارسطولیس کے پاس اور آگاہ کیا اوسکو اوسکے باپ کی موت سے پس گیا
ارسطولیس اپنے باپ کی نعش پر اور بہت رویا بعد اوسکے حکم کیا اوسکے خادمونکو دفن کرنیکا اوسکے لباس شاہی مین جو پہنے تھا اور قتل کیا اون
لوگون کو بھی جنہون نے زہر پلایا تھا اور بیٹھا ارسطولیس تخت سلطنت پر مثل اپنی معمولی عادت کی جبکہ باپ اوسکا پوشیدہ ہوتا تھا اپنی رعیت سے
اور کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہوا کہ بادشاہ مر گیا راوی کہتا ہے کہ یہ حال ارسطولیس اور اوس امر کا تھا جسکو اوسنے اپنے باپکے ساتھ کیا لیکن
حال عمرو بن العاص رضی کا پس گئے قیس رضی بن سعید اونکے پاس اور آگاہ کیا اونکو بادشاہ کے ارادے اور گفتگو سے تو قصد کیا اونہون نے لڑائی اور محاصرہ

مصر کا بشرطانہ جواب دیجے بادشاہ کو حسب خواہش مسلمانونکے اسلام لانے یا جزیہ دینے سے پس کوچ کیا اونہون نے مع تمام لشکر کے اور نہ
اوترے وہ ایک موضع مین جو مشہور ہے قلیوب تہا اور وہان ٹھہر کر بہیجا اونہون نے قاصدونکو بجانب دیہاتی لوگونکی اور اون لوگونکو
مطمئن کر کے کہلا بہیجا کہ تم لوگ خوف نکرو اور ہمارے بیچ قسمی تمکو امان ہے اور ہم قناعت کرین گے اوتنے ہی پر جو بہیجوگے ہمارے پاس اپنے
غلے سے پس منظور کیا اون لوگون نے اس بات کو اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے قلیوب سے تا اینکہ پہونچکر اوترے وہ مقام
مجد الحصا مین جو خاص مصر سے تہا پس جنبش مین آیا شہر مصر بسبب اوترنے عرب کے وہان کے لوگون پر اور واقع ہوئی تشویش اونمین
اور بلند ہوا شور اور بند کر لیا اون لوگون نے دوکانونکو اور چلے گئے بہت لوگ قلعون مین اور قیام کیا ہر دروازے والے نے اپنے دریچہ مین
مع اپنے ساتھیون کے مسلح ہو کر واسطے بچانے مال اور اسباب اور لڑکے بالون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اوترے
عمرو بن العاص مع اپنے لشکر کے مقام مجد الحصا مین حکم کیا اپنے ساتھیون کو کہودنے خندق کا گرد لشکر کے پس ایک خندق کہودی
گئی اور آئین اونکو واسطے اچھی چیزین اور خورش جانورونکی دیہات سے اور مضبوط ہو گیا ٹھہرنا عمرو بن العاص کا مصر مین پس ٹھہرے
سب وہ برابر وہان اور نہ دیکھا وہان کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایلچی اور نہ کچھ خبر پس قصد کیا عمرو بن العاص نے بہیجنے ایلچی کا پاس
مقوقس بادشاہ مصر کے اور تہا اونکے پاس ایک غلام جو مقام رملہ مین اونکو ہاتھ لگا تہا اور وہ زبان قبطی جانتا تہا پس متوجہ ہوے
عمرو بن العاص اوسکی طرف اور کہا اوس سے کہ اے وردان تو ایسا شخص ہے کہ جانتا ہے زبان قبطیونکی اور مین ارادہ کرتا ہون کہ بہیجون
تجکو بادشاہ مصر کے پاس بطور ایلچی کے وردان نے کہا کہ اے مولا میرے مین تابع تمہارے حکم کا ہون اور کسی بات مین خلاف تمہارے
کرنے کے نہ کرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص چاہتے تھے کہ بہیجین ایک خط ارسطولیس بادشاہ مصر کے نام
اور وہ لکہنے پاتے کہ اوسی وقت ایک شخص قبطی کنارے خندق پر کہڑا ہوا بزبان عربی فصیح یہ کہتا تہا یا معاشر العرب ان
ولی عہد الملک ولدہ ارسطولیس یرید منکم ان تبعثوا الیہ رسولا من عندکم لیخاطبہ
بما فی نفسہ لعل اللہ تعالی ان یصلح الامر بینکم وبینہ پس جلدی گیا ایک مرد اہل عرب سے عمرو بن العاص
کے پاس اور آگاہ کیا اونکو اس بات سے پس کہا عمرو بن العاص نے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور
عبد اللہ بن جعفر طیار اور اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو اونکے نزدیک تھے جو وہ تم کہ مین جانتا ہون بات چیت ملوک روم کی اور
اپنے سوا اور کسیکو نہین دیکھتا ہون جو جاوے بجانب قبطیونکے اور مین چاہتا ہون کہ دیکہون اونکے حاکم اور بات چیت کرون
اوس سے جس انداز سے کہ وہ بات چیت کرے اور معلوم کرون مین اونکی تجویز اور ارادہ کو شاید کہ نہ چہپی رہے کوئی بات اونکی
مجہپر سبہون نے کہا کہ اے سردار مضبوط اور قوی کرے اللہ تعالی تمہارے ارادے کو اور کشادہ کرے تمہاری راہ کو ہم لوگون نے
نہین دیکہا تمسے کوئی بات سوای خیر خواہی مسلمانون کے اور فکر اونکی حال مین ساتھ ایسے چیزونکے جو اونکے لیے آسان ہون پس
اگر دیکہو تم کہ تمہارے جانے مین بجانب اس قوم کے نیکی اور بہتری ہے تمہارے اور مسلمانونکے واسطے پس قصد کرو تم اللہ تعالی توفیق
دینے والا ہے اور دیکہو تم اوس چیز کو جو دکہاوے تمکو اللہ تعالی پس بلایا عمرو بن العاص نے شرجبیل بن حسنہ کاتب وحی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عہدہ دار کیا اونکو مسلمانونکی کام کا اور وصیت کی اونکو حفاظت لشکر کی اور کہا کہ لازم پکڑو تم میری
جگہہ کو تا آنیکہ جاون مین بجانب اوس بادشاہ کے اور معلوم کرون مین اوس چیز کو جو اوسکے پاس ہی اور لاون مین خبر ہن وہانکی شرجبیل نے
کہا کہ جاو تم اللہ اسراہ نمائی کرے اور ضبوط رکہے تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا عمرو بن العاص نے ایک کپڑا کہ پارچہ ہای قشام سے اور پہنا
اوسکے ایک جبہ بنا ہوا اون کا تہا اور لٹکا لیا اپنی تلوار کو اور سوار ہوے اپنے گہوڑے پر اور روانہ ہوے وہ اور غلام اونکا ور دان آگے گئے
تہا بابِ اوے مصر کے اور گرد شہر سکندریہ کوئی دیوار تہی اور نہ کوئی خندق جو مانع ہوتی لیکن مضبوط کیا گیا تہا اور وہ بس پایا باہر ور پہ
سواروں اور پیدلونکو پس وردان نے آگے بڑہکر گفتگو کی اونکی زبانمین اور کہا کہ اے قوم یہ شخص ایلچی عرب کا آیا ہی بجانب تمہارے پس
کشادہ کرو تم اوسکے لیے راہ کو اون لوگون نے کہا کہ ہم کبہی بغیر حکم بادشاہ کے نہ آنے دینگے پس یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ آیا ایلچی ارسطولیس کا اور
وہ وہی شخص تہا جو پہلے عمرو بن العاص کے پاس آیا تہا پس حکم کیا اوسنے مالک ور فنکو کہولنے راہ کا اونکو واسطے اور کہا کہ منع
کرے کوئی شخص اونکو آنیسے پس کشادہ کردیا اون لوگون نے عمرو بن العاص اور اونکے غلام کے لیے راہ کو اور چلے وہ مع اپنے غلام اور
ایلچی بادشاہ کے بجانب قصر شمع کے تو دیکہا اونہون نے کہ جیدہ اور منتخب لشکر اور حجاب اور اکابر دولت نے ظاہر کیا تہا اپنے کو ساتہ
اچہے لباس اور زرہون اور جوشنون اور بنی ہوئی زرہ ہونکے اور ہاتہون مین اونکے جڑہی ہوئی کمانین تہین اور ظاہر کیا تہا لشکر
مصر نے جو کچہ ممکن ہوا اونکو حشمت اور ہتہیار اور آراستگی سے پس جب پہونچے عمرو بن العاص محل کے دروازے تک اجازت
طلب کی اونکے واسطے حاجب نے ارسطولیس سے پس اجازت دی اوسنے آنیکی اور حجاب باہر آئے اور حکم کیا عمرو بن العاص کو گہوڑے سے
اوترنیکا سو اوترپڑے وہ اور جب چلے وہ تو حجاب نے چاہا کہ نکال لین وہ تلوار کو اونکی گردن سے پس کہا اونہون نے کہ نہ جاونگا مین بغیر اپنی تلوار کے اور اگر چاہتا ہے
بادشاہ تمہارا اس بات کو کہ نکلوالی تلوار کو میری گردن سے تو پہر جاونگا مین جس حیثیت سے کہ آیا ہون اسواسطے کہ ہم ایک ایسی قوم ہین کہ عزت دی
ہی اللہ تعالی نے ہمکو ساتہ اسلام کے اور مدد دی ہمکو ساتہ ایمان کے اور تائید کی ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہمنے
مشرکین کو اور اسوقت تمہین نے ہمکو بلایا ہی اور ہمنے تمہاری خواہش کی پس آگاہ کیا حجاب نے بادشاہ کو عمرو بن العاص کی گفتگو سے اوسنے کہا کہ
چہوڑدو تم اونکو آوین وہ جسطرح سے چاہین پس اوسی وقت داخل ہوے عمرو بن العاص اور غلام اونکا وردان اور آگئے سامنے
ارسطولیس بادشاہ کے اوس حالت مین کہ وہ بیٹہا تہا تخت بادشاہت پر اور حجاب سامنے اوسکے اور غلام اوسکے داہنے بائین کہڑے تہے
اور ہاتہہ اونکے تلوار ونکے قبضون پر تہے اور وہ قبائین ریشمین رنگین پہنے تہے اور اونکی کمرونمین پٹکے جڑے ہوے ہر قسم کے نگینون سے
اور اونکے ہاتہون مین سونیکے کنگن تہے پس جب دیکہا عمرو بن العاص نے ان چیزونکو ہنسے وہ اور پڑہی یہ آیت فَمَا اُوْتِیْتُم
مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۔ راوی نے
بیان کیا ہے کہ اوس محل کو بنایا تہا اول بادشاہ ریان بن الولید بن ارسلاوس نے جسنے خلیفہ کیا تہا حضرت یوسف علی
نبینا وعلیہ الصلوة والسلام کو مصر پر بعد عزیز کے پہر ویران ہوگیا تہا اور پانچ سو برس تک ویران پڑا رہا تا آنیکہ کوئی نشان
اوس سے نہین باقی رہا اور مالک ہوا بعد اوسکے فرعون بادشاہت مصر کا اور دعوی کیا اوسنے جو دعوی کیا اور بنایا اوسنے

اوس محل کو اوسطرح پر جیسا کہ تہا وہ اور مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے موسی علیہ السلام کو اور ہلاک کیا فرعون کو اونکے ہاتہوں پر
پہر ویران ہو گیا وہ محل تا اینکہ مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے عیسی علیہ السلام کو اور پہیلی دعوت اونکی اور ہوا اونکا کام جو ہوا
اور اوٹہا لیا اونکو اللہ تعالی نے آسمان پر اور پراگندہ ہو گئی امت اونکی کئی فرقون پر اور دعوی کیا اون لوگون نے
جو دعوی کیا جو نہہ باتون سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس بن مرقاطیس اور بنا ما اوسنے اوس محل کو اور کیا اوسکو
اپہا جیسا کہ تہا اور نام رکہا اوسکا قصر شمع اسواسطیکہ شمع سے وہ خالی نہین رہتا تہا پس جب بنا چکا و ملا یا اوسنے اون
حکما کو جو شہر اخمیم مین تہے اور سب سے بڑا اون مین حکیم فریانیس تہا ارجالیس نے سب سے کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ پڑہا ہے
مینے بہت کتابون کو جو آسمان سے اوتری ہین انبیا علیہم السلام پر پس پایا مین نے اونمین یہ امر کہ اللہ غالب اور
بزرگ آخر زمانے مین مبعوث کریگا ایک نبی کو عرب سے کہ کلام اونکا سچ اور دین اونکا حق ہوگا اور اخلاق اونکے پاک اور شریعت
اونکی ظاہر اور روشن ہوگی اور مسیح علیہ السلام نے بہی خوشخبری دی تہی اس بات کی پس اے حکما کیا کہتے ہو تم اس امر مین جسکا ذکر
مینے تمسے کیا فریانیس حکیم نے کہا کہ جو کچہہ پڑہا اور کہا تو نے وہ سب صحیح ہے کبہی نہ بدلیگا بادشاہ نے کہا کہ ضرور یہ بات ہونی ہے اور
پیچہے کوئی مخالفت کرے حکما نے کہا ہان ایسا ہی ہوگا اور پیچہے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکیم فریانیس نے کہ اے بادشاہ مین چاہتا ہون
کہ ایک تصویر بنا کر رکہون مین تیرے محل کے اوپر اور بناؤنگا مین اوسمین بزور حکمت کے ایک راہ اور رکہون مین اوسکا منہ کو قریب اوپر طرف
تیری کنیسہ یر بالیس کے اور وہ کنیسہ بنایا گیا تہا واسطے بادشاہ کی اور نام اوسکا دیر بالیس کہا گیا تہا یعنی بَیتُ العِبَادَۃِ اور بناؤن
مین ایک دوسری تصویر اور رکہون مین اوسکو اوس پہلی تصویر کے مقابلے مین اور ہو منہ اوسکا قریب اوس تصویر کی جو تیرے محل کے اوپر ہوگی
پس جب ہوگا وقت بعثت اون نبی عربی کا تو پہیر لیگی ہر تصویر اپنے منہ کو اپنے مقابل کیطرف سے اور جب مبعوث ہونگے یہ نبی تو گر پڑیگی اپنے منہ کے بل
وہ تصویر جو کنیسے کے اوپر ہوگی اور جان تو اے بادشاہ کہ یہ مقام جگہ عبادت اون قوم کا ہوگا جو تبعیت اون نبی کی کرینگے اور انہین کے سبب سے
قیام اونکی شرع کا ہوگا پس انعام دیا اونکو بادشاہ نے اور شروع کیا اونہون نے بنانا تصویرون کا جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس جب
مبعوث ہوے نبی صلی اللہ وآلہ وسلم پہیر لیا ہر تصویر نے اپنے منہ کو اپنے مقابل سے اور گر پڑی وہ تصویر بہی جو کنیسے کے اوپر تہی اپنے منہ کے
بل اور اب بجای اوس کنیسے کے جامع مسجد ہے اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تہی بس پہر گیا منہ اوسکا اوسکی جانب مقابل کیطرف سے
اور ہمیشہ قائم رہی وہ اپنی جگہہ پر تا اینکہ داخل ہوے عمرو بن العاص رضہ قصر شمع مین پس سنا لوگون نے اوس تصویر سے ایک بڑی
آواز دہشت ناک کہ پہر گر پڑی وہ اپنے منہ کے بل پس جنبش مین آگیا بادشاہ اور ارباب دولت اوسکی اور ہل گئے دل اونکے تب کہا اون
لوگون نے زبان قبطی مین کہ نہین گر پڑی یہ تصویر وقت داخل ہونے اس مرد کے مگر بسبب کسی بڑے کام کے اور بیشک یہی
شخص کہو دیگا جڑ ہماری دولت کی اور مالک ہو جائیگا ہمارے شہرونکا راوی نے بیان کیا ہے کہ جس وقت داخل ہوے
عمرو بن العاص رضہ بادشاہ کے یہان اور دیکہا ہر جانب اوسکے حشمت اور ارباب دولت کی جسمین وہ لوگ تہے زینت ظاہری سے
تحیت ادا کی اونہون نے بادشاہ کی اور بیٹہہ گئے سامنے اوسکے اور رکہہ لیا تلوار کو اپنے زانو پر اور دیکہا ہر جانب محل کے کہ آراستہ تہا

چاندی سونیسے اور جڑاہتا رنگارنگ نگینون سے تمام محل اوسکا پس پڑہا اونہونے کلام اللہ تعالی کا وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ
النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۝
وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ۝ وَزُخْرُفًا وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ
عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ۝ پہر کہا اونہون نے کہ اوٹہائے جاؤگے تم ننگے بدن ننگے پاؤن پہر پڑہی یہ آیت كَمَا بَدَأْنَا
أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ۝ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۝ قسم ہے خدا کی ہر آئنہ پوچہے جاؤگے قیامت کے دن اوس چیز سے
جو تم کرتے ہو پس ڈرو تم اللہ سے جسکی طرف تمہاری بازگشت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا گہر زوال اور فنا کا ہی اور آخرت گہر
بقا کا ہے آیا نہین سنا تمنے اوس چیز کو جسپر تہے تمہارے نبی عیسی علیہ السلام پرہیزگاری سی لباس اونکا بالون کا تہا اور بچہونا
اونکا پتہر کا تہا چراغ اونکا ماہتاب تہا اور سنا ہمنے اپنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے آپ کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وحی کی
بجانب اپنے نبی عیسی کے يَا عِيسَىٰ نُحْ عَلَىٰ نَفْسِكَ فِي الْعَتَمَاتِ وَعَاتِبْهَا فِي الْخَلَوَاتِ وَسَارِعْ إِلَى الصَّلَوَاتِ وَاشْتَغِلِ
الْحَسَنَاتِ وَتَجَنَّبِ السَّيِّئَاتِ وَابْكِ عَلَىٰ نَفْسِكَ بُكَاءَ مَنْ وَدَّعَ الْأَهْلَ وَالْأَوْلَادَ وَاضْحَ وَحِيدًا فِي الْبِلَادِ وَ
كُنْ يَقْظَانًا إِذَا نَامَتِ الْعُيُونُ خَوْفًا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ پس جبکہ عیسی جو روح اللہ اور اوسکے کلمے تہے ڈراے گئے
اس وحی سے تو بندہ مکلف اور ضعیف کی کیا حقیقت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ اونہون نے گہوارہ مین بات کی اور کہا کہ
مین اللہ کا بندہ ہون پس جبکہ عیسی نے اپنی عبدیت کا اقرار کیا تو تم لوگ کیونکر اعتقاد رکہتے ہو اونکی نسبت ربوبیت کا اور
بیشک اللہ غالب اور بزرگ پاک ہی شرکت سے اور تنہا ہے ساتہ وحدانیت کے اور بزرگ ہی ساتہ الوہیت کی اور کیا بزرگ ہی
وہ شخص جسنے یہ کلام کیا ہی مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۝ پاک ہے وہ دوستون اور اولاد سے
اور شرکت اور اضداد سے نہ اوسکے کوئی ہمنشین ہے نہ کوئی اوسکا بیٹا ہی نہ کوئی اوسکا شریک ہی اور نہ کوئی وزیر ہے نہ اوسکے
پہلے ہونیکی ابتدا ہی اور نہ اوسکے پچہلے ہونے کی انتہا ہی کوئی جگہہ اور مکان اوسکو نہین گہیرے ہے لیکن وہ ہر جگہہ اور مکان
مین بغیر حلول کے موجود ہی نہ اوسکے جسم ہے جو مس کیا جاے اور نہ جوہر ہے جو حس کیا جاے کوئی شخص اوسکی تعریف ساتہ
حرکت اور سکون اور نفع اور نقصان کے نہین کرتا ہی بعد اوسکے پڑہی اونہون نے یہ آیت شریف إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ۝ لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ۝
پس بعد اس گفتگو کے ارسطلیس بادشاہ نے کہا کہ یہ بات تمہارے نزدیک بہی اب صحیح ہو چکی کہ مسیح نے گہوارہ مین بات کی تہی
عمرو بن العاص نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ یہ ایک فضیلت تہی مخصوص عیسی علیہ السلام کو جمیع انبیا پر عمرو بن العاص
نے کہا کہ اونکے سوا اور رون نے بہی کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ سوا اونکے اور کس نے کلام کیا ہی اونہون نے کہا کہ ساتہی
جریح اور ساتہی اخدود نے کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ بنی اسرائیل مین جریح نام
ایک شخص تہا ایکدن وہ اپنے صومعہ مین نماز پڑہتا تہا کہ آئی مان اوسکی اور بلانے لگی اوسکو اپنی پاس اوسنے کہا کہ اے پروردگار مین نماز

پڑھتا ہون اور ہان ملاتی ہے پہر مشغول رہا وہ اپنی نماز مین اور کچھہ جواب ندیا اوسکو تب اوسکی مان چلی گئی پس جب دوسرا دن ہوا
پہر آئی مان اوسکی اور اوس دن بھی وہی حال گذرا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اوسکی مان نے کہا کہ ای اللہ میرے نہ موت
دے اوسکو تا اینکہ دیکھے وہ چہرہای منحوس کو **راوی کہتا ہے** کہ بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا تذکرہ ہونے لگا اور اوس
زمانے مین بنی اسرائیل مین ایک عورت زانیہ فاحشہ تھی جسکے حسن کا شہرہ مثالون مین زبان زد تہا اوسنے لوگون سے کہا کہ اگر
تم چاہو تو مین اس شخص کی ازمایش کرون پس گئی وہ عورت پاس جریج کے اور پیش کیا اپنے تئین اوسکے سامنے مگر اوسنے کچھہ
التفات نکیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے صومعے کے نیچے رہتا تہا اور اوس سے مرتکب فعل شنیعہ کا ہو کر حاملہ
ہوئی پس جب جنی وہ بیان کیا اوسنے کہ یہ لڑکا جریج کا ہے پس آئے وہ لوگ جریج کے پاس اور اوتارا اوسکو اوسکی صومعے سے مارتے ہوے
جریج نے کہا کہ تم لوگون کا کیا حال ہے اونہون نے کہا کہ تونے اس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کی ہے کہ اوسکی ایک لڑکا تجہسے پیدا ہوا
اوسنے کہا کہ تم اوس لڑکے کو میرے پاس لاؤ پس لے آئے وہ لوگ لڑکے کو جریج نے کہا کہ ٹھہراؤ اسکو تا اینکہ نماز پڑھ لون مین پس ٹھہرایا
لوگون نے اوسکو تب جریج نے نماز پڑھکر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا لڑکے کے سامنے آکر اپنی ہاتھ کو اوسکے پیٹ مین
چبھویا اور کہا کہ ای لڑکے کون شخص تیرا باپ ہے لڑکے نے کہا کہ فلان چرواہا میرا باپ ہے تب بنی اسرائیل نے جریج کی بہت تعظیم کی اور
مبارک جانا اوسکو اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے چاندی سے بنا دیوین اوسنے کہا نہین بلکہ مٹی سے اوسکو بناؤ جیسا کہ وہ
تہا پس ایسا ہی کیا اونہون نے پہر عمرو بن العاص نے کہا کہ دوسرا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عورت بیٹھی تھی اور
اوسکی گود مین ایک لڑکا دودہ پی رہا تہا کہ اوسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت رودار اودہر ہوکر نکلا لڑکے کی مان نے کہا کہ
ای اللہ میرے لڑکے کو تو مثل اسکے کردے پس چھوڑ دیا لڑکے نے چھاتیان اپنی مان کی اور کہا کہ اے
میرے اللہ نکرنا تو مجکو مثل اسکے یہ کہکر دودہ پینے مین مشغول ہوا **ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ راوی اس حدیث کے بعد
روایت حدیث کی کہتے تھے کہ گویا مین اسوقت دیکھتا ہون بجانب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سلم کے در انحالیکہ
آپ بیان فرماتے ہین کیفیت دودہ پینے اوس لڑکے کی اپنی کلمے کی اونگلی کو دہان مبارک مین رکھکر اور چوستے ہین
اوسکو صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ پہر عمرو بن العاص نے کہا کہ نکلی اوس لڑکے کی مان کی طرف ایک لڑکی اور اوسکے
ساتھ بہت سے آدمی اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تونے اور وہ لڑکی کہتی تھی حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيلُ یہ حال دیکھکر لڑکے کی مان نے کہا کہ اے اللہ تو میرے لڑکے کو مثل اسکے نکرنا تب لڑکے نے اپنی مان
کی چھاتیان چھوڑ دین اور کہا کہ ای اللہ تو مجکو مثل اسکے کرنا پس اوس وقت لڑکے کی مان نے اوس سے کہا کہ نکلا ایک
خوبصورت مرد پس دعا مانگی مینے کہ اے اللہ میرے بیٹے کو مثل اسکے کرنا پس تو کہتا ہے کہ ای اللہ مجکو تو مثل اسکے نکرنا
بعد اوسکے نکلی ایک لڑکی اس حالت سے کہ لوگ اوسکو مارتے ہین اور کہتے ہین کہ چوری اور زنا کی تونے مینے دعا کی کہ ای اللہ میرے
بیٹے کو مثل اسکے نکرنا پس کہا تونے کہ ای اللہ تو مجکو مثل اسکے کرنا لڑکے نے کہا ہان سچ ہے وہ مرد ظالم اور سرکش تہا مینے کہا کہ ای

اللہ مجکو مثل اسکے نکرنا اور اوس لڑکی نے نہ زنا کی تھی اور چوری یہ منے کہا کہ ای اللہ مجکو مثل اسکے کرنا انتہی تب ارسطو
لیس نے کہا کہ ای برادر عربی آیا اللہ تعالی نے تمہارے نبیؐ کو سوائے زبان عربی کے ساتھ اور زبان کی بھی گویا کیا تھا
عمروؓ بن العاص نے کہا نہین اور خبر دی ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ مین اس طرح سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ارسطولیس نے کہا کہ آیا بھیجا اللہ
تعالی نے کوئی اور نبی عربی سوائے تمہارے نبیؐ کے عمروؓ ابن العاص نے کہا ہان ہود اور صالح اور شعیب اور
محمد علیہم الصلوۃ والسلام کو بادشاہ کے وزیر نے عمروؓ بن العاص سے کہا کہ کیا کہتے ہو تم ستارون اور اونکی تاثیر کے
بارے مین اور وہ وزیر حکیم اور نام اوسکا قبطس تھا جسکے معنی بحر العلوم ہین اور وہ راہب یرعدس کا تھا پس جب ارسطولیس
تخت پر بیٹھا تھا بجائے مقوقس کے طلب کیا تھا اوسکو دیر سے اور مقرر کیا تھا وزیر اپنا اور تھا وہ بڑا جاننے والا علم
حکمت اور نجوم کا عمروؓ بن العاص نے کہا کہ ستارون کیواسطے نہ کوئی تاثیر ہے اور نہ کوئی حکم ہے اسواسطے کہ وہ محکوم
ہین اون سے خدمت لیجاتی ہے کوئی حکم اور اختیار اونکو نہ اپنے اور نہ غیر کے امور مین ہے ولیکن ضرور ہے ہمکو شناخت اور
معرفت منازل کی اسواسطے کہ ضرور ہے ماہتاب کیواسطے کوئی ایسی جگہہ اور منزل جسکی طرف وہ جاتا ہے اور تحقیق
خبر دی ہے ہمکو اللہ تعالی نے اسبات کی اپنی کتاب بزرگ مین وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ
الْقَدِيْمِ ۝ اور منزلین وہی بارہ برج ہین حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب
اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ستارے سات ہین زحل اور مشتری اور مریخ اور قمر اور شمس اور زہرہ اور عطارد
پس جو شخص کہ قائل ہوا ساتھ قطع اور تاثیرات کی پس نکل گیا وہ ہماری ملت سے اور معنی قطع اور تاثیر کی یہ مین کہ ستارہ جسوقت
قطع کریگا ساتھ تاثیر کے تو ضرور پانی برسے گا پس ہوگی گرانی اور ارزانی اور یہ علم ایسا ہے کہ نہین خاص کیا اسکے ساتھ اللہ تعالی نے
کسیکو اپنی خلق سے مگر یہ کہ ستارہ جسوقت نزدیک دوسرے ستارے کے ہوگا تو یہ امر باعث احتراق اور انعکاس کا ہوگا پس
صاحب اوس ستارے کو انعکاس پہونچیگا اور یہ بات ہوتی ہے اور نہین بھی ہوتی ہے اور اسی واسطے فرمایا ہے ہمارے
نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ صَدَّقَ كَاهِنًا اَوْ مُنَجِّمًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا جَآءَ بِهٖ اَبُو الْقَاسِمِ
مُحَمَّدٌ اور بھی فرمایا ہے اِذَا اَنْشَاَتْ شَامِيَةً یعنی سحابہ فَتِلْكَ عَدِيْقَةٌ اور اسی طرح برق بھی ہے جسوقت
چمکی بجانب یمن کے تو کہتے ہین هٰذَا اَبْرَقُ خُلَّبٌ یعنی پانی نہ برسیگا اور اسی واسطے فرمایا ہے ہمارے نبی محمد صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم نے اَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ مُؤْمِنٌ وَّكَافِرٌ فَمَنْ قَالَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مُطِرْنَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَمَنْ قَالَ بِالْكَوَاكِبِ
الْفُلَانِيْ مُطِرْنَا فَهُوَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ بعد اوسکے پڑھی عمرو بن العاص نے یہ آیت اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ
يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ
بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ پس جب سنا قبطس وزیر نے کلام عمروؓ بن العاص کا اور دیکھا اونکی

فصاحت بیانی کو کہا اوسنے زبان قبطی مین بادشاہ سے کہ ای بادشاہ بہ تحقیق یہ بدوی فصیح زبان ہی اور مضبوط ہی دل کا اور میری دانست مین یہی شخص پیشرو عرب کا اور مالک اوس لشکر کا ہے جو ہمارے یہان آیا ہی پس اگر قبضہ کرلیوین ہم اوسپر تو بہاگ جاوینگے ساتھی اوسکے اور چلے جاوینگے وہ لوگ ہمارے یہان سے راوی کہتا ہے کہ وردان غلام عمروؓ بن العاص کا سنتا تہا گفتگو وزیر کی بادشاہ سے پس کہا بادشاہ نے وزیر سے کہ نہین جائز اور سزاوار ہے ہمکو کہ غدر کرین ہم ایلچی کے ساتھ خصوصًا اوس حالت مین کہ جب ہمنے خود بلایا ہو پس اوسی وقت وردان نے عمرو بن العاص سے کہا کہ کیا ہے مجکو جو مین تمکو وحشت ناک دیکہتا ہون آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطولیس بادشاہ تمپر قبضہ کرنیکا ارادہ رکہتا ہے حالانکہ تم اوسکی امان مین ہو وہ ایسا نکریگا پس جب سنا عمرو بن العاص نے کلام وردان کا جان لیا انہون نے مطلب اوسکے مشورہ کا اور پہچان گئے کہ وہ ڈراتا ہی اونکو تب بیدار اور ہوشیار کیا اونہون نے اپنے دل کو پس کہا ارسطولیس بادشاہ نے کہ ای برادر عربی کیا چیز چاہتے ہو تم لوگ ہمسے تا اینکہ ہمارے یہان آگر اوترے ہو تم ہماری زمین مین اور ہم قوت اور طاقت اور دبدبے کے لوگ ہین اور نہین قصد کیا ہماری طرف کسی نے بادشاہون سے مگر یہ کہ پہرا وہ ساتہ زیان کاری کے اور نوبت اور سپاہ کا لشکر ہماری کمک کریگا اور مینے اونکو بلایا ہی گویا کہ تم اونکے سامنے ہو اور وہ متوجہ ہوئے ہین میری طرف تو عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم ایسی قوم ہین کہ نہین ڈرتے ہین لشکرون کو اگرچہ وہ بہت ہون پس ڈرائے تم لوگ ہمکو اسواسطے کہ اللہ پاک اور برتر نے وعدہ کیا ہے ہمسے بدو کا زبان مبارک ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہی مضمون نازل کیا ہے اپنی کتاب بزرگ مین اور فرمایا ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ اور ہم بلاتے ہین تمکو بجانب اس بات کے کہ کہو تم لوگ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پس اگر انکار کروگے تم لوگ اس بات سے اور غالب ہوگی تمپر بدبختی پس ادا کرنا ہوگا تمکو جزیہ در انحالیکہ تم ذلیل ہوگی اور اگر اس سے بہی انکار کروگے تو حکم کریگا تم لڑائی کا اللہ سے پس جب سنی بادشاہ نے یہ بات عمروؓ بن العاص کی کہا اوسنے کہ ای برادر عربی جانو تم اس بات کو کہ نہین ممکن ہی ہمسے یہ امر کہ کرین ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشورے بادشاہ مقوقس کے اور اب وہ خلوت خانہ نشین ہی جو مقرر کیا ہے اوسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے مین لیکن جب گذر جاویگا مہینا رمضان کا اور بادشاہ نکلے گا تو کام کریگا وہ اپنی رائے سے ولیکن ای برادر عربی میرے گمان مین تمہارے ساتہیون مین کوئی شخص مثل تمہارے تیز زبان اور مستقل اور مضبوط دل کا نہین ہے عمروؓ بن العاص نے کہا کہ مین گونگا ہون بہ نسبت اپنے ساتہیون کے اور بعض اون مین ایسے ہین کہ اگر کلام کرے تو اے بادشاہ اوسنے تو جانے کہ قیاس میرا اوسپر نہین ہوسکتا ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ بات محالات سے ہی کہ تمہارے ساتہیون مین مثل تمہارا ہو عمروؓ بن العاص نے کہا ہان ای بادشاہ اور اگر تو چاہتا ہے تو بلاون مین تیرے سامنے دس آدمیون کو اون مین سے تاکہ جانے تو صحت میرے کلام کی بادشاہ نے

کہا کرو تم اس کام کو پھر اوسنے اپنے وزیر سے زبان قبطی مین کہا کہ جسوقت منظور ہوا ہمکو کہ اس شخص کو قید کر لین تو قید کرنا اوس
شخصون کا بہتر ہے پھر عمرو بن العاص سے کہا کہ بھیجو تم اونکے پاس کسیکو تا کہ لے آوے اونکو اونہون نے کہا کہ ای بادشاہ وہ
لوگ قاصد کے بلانیسے نہ آوینگے پس اگر تو چاہتا ہے تو خود مین جاؤن اور لے آؤن اونکو بادشاہ نے کہا کہ ایسا ہی کرو
پس اوٹھہ کھڑے ہوے عمرو بن العاص اور نکلکر جلدی سے سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اوس حالت مین کہ اونکو اپنے بچنے کی
یقین نتھی اور چلے اور غلام اونکا وردان آگے آگے تھا تا اینکہ نکلکر باہر ہوے مصر سے اور جب چلے گئے عمرو بن العاص اور
غلام اونکا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ قسم ہے مجکو اپنے دین کی اگر لے آویگا یہ شخص اپنے ساتھیون کو تو سب کو مین
قتل کرونگا **راوی نے بیان** کیا ہے کہ جب نکلے عمرو بن العاص مع اپنے غلام کے آگاہ کیا اونکو وردان نے اوس
بات سے جو سنی تھی اوسنے وزیر سے کہ وہ کہتا تھا بادشاہ سے اونکے قید کرنے کو عمرو بن العاص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی
نہین پھرونگا ایسی بات کی طرف قسم ہے خدا کی اے وردان مین تیرے ساتھ اوسکی عوض مین نیکی کرونگا کہ عوض نیکی کا
نیکی ہے اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے اپنے لشکر مین پس جب دیکھا اونکو مسلمانون نے کہ آتے ہین جلد چلے سب
لوگ واسطے اونکی ملاقات کے اور سلام کو گئے مبارکباد دی اونکو اونکی سلامتی کی اور کہا کہ اے سردار بہ تحقیق برے ہوے
گمان ہمارے بہون کی بہ نسبت تمہارے اس لیے کہ دیر کی تمنے تب عمرو بن العاص نے بیان کیا بہون سے وہ امر جو گذرا تہا اونپر بادشاہ
کی طرف سے کہ کیونکر ارادہ کیا تہا اونکی قید کرنیکا اور آگاہ کرنا وردان کا اونکو اس حال سے اور بیان کی یہ بات کہ نہ نجات پاتی وہ اگر نہ
غور و ادراک ہوتے بادشاہ سے لانے وہ دس آدمیونکے اپنے ساتھیو نسے تبس متعجب ہوے سب لوگ اور شکر کیا اللہ تعالی کا اونکی سلامتی
اور رہائی پر قبطیون کے ہاتھ سے اور کاٹی اونہون نے وہ رات پھر جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی عمرو بن العاص نے مسلمانونکو اور جب نماز سے فارغ ہوئے حکم
کیا مسلمانونکو درستی سامان اور ہتیارون اور سوار ہونیکا لڑائی پر کہ اوسی وقت ایلچی ارسطولیس بادشاہ کا کھڑا تہا کنارہ خندق پر اور کہتا تہا
کہ ای گروہ عرب کے ارسطولیس بادشاہ منتظر ہے تمہارے ایلچی کا مع اوسکے دس ساتھیون کے پس خبر دی لوگون نے عمرو بن العاص کو اس بات
کی اونہون نے سامنے آکر کہا کہ ای شخص بیشک غدر اور فریب ہلاک کرتا ہے اوسکو جو غدر کرتا ہی اور باغی پر گھومنے مین دائرے ہیں مصیبت کے
برا ہو تیرا مطلب کیا تیرے مالک نے ایلچی کو پس جب گیا مین اوسکے پاس چاہا اوسنے مجکو قید کرنا اور ایسا ایسا کچھہ کہا برا ہو تیرا کون شخص
بچا سکتا ہی تجکو جسوقت کہ ارادہ کرین ہم تیرے مار ڈالنے کا و لیکن ہم ایسا نکرینگے اسواسطے کہ ہم لوگ وفا کرتے ہین وعدیکو اور نہین
توڑتے ہین ہم عہد و پیمان کو لوٹ جا تو اپنے مالک کے پاس اور کہہ اوس سے کہ سنا مینے جو کلام کیا اوسنے اپنے وزیر سے
وہان میرے قید کرنے کے اور بیشک نجات دی مجکو اللہ تعالی نے اوسکے مکر سے اور اب کبھی مین اوسکے پاس نجاونگا
راوی نے بیان کیا ہے کہ اس طرح تہا ماجرا عمرو بن العاص کا ساتہ ارسطولیس بن مقوقس بادشاہ مصر کے
اور بعد اس معاملے کے جب پیش آتا کوئی امر عمرو بن العاص کو اور چاہتے تہے وہ حلف کرنے کو تو کہتے تہے کہ قسم ہے
اوسکی جسنے نجات دی مجکو قبطیون کے بادشاہ سے **راوی کہتا ہے** کہ پھر گیا قاصد بجانب ارسطولیس کے

اور بیان کیا اوس سے مقولہ عمرو بن العاص کا پس جانا اوسنے کہ جان گئے وہ اوس رائی کو جیکہ بیان کیا تہا وزیر
نے اوس سے پہر کہا اوسنے وزیر سے کہ کہان سے جانتا ہے یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہے وزیرنے
کہا کہ گمان کرتا ہون مین کہ جو شخص ساتہ اونکے تہا وہ جانتا تہا ہماری زبان کو پس ڈرایا اوسنے اپنے ساتھی کو ہمسے پادشاہ
نے وزیر سے کہا کہ کیا رائے ہے تیری ان عرب کے بارہ مین اور بیشک یہ قوم ہشیار اور بیدار ہے مین اپنی جانون پر پس کوئی شخص
مکر او فریب سے اون تک نہ پہونچے گا وزیر نے کہا کہ معلوم ہوا ہے مجکو یہ امر کہ قوم کیواسطے ایک ایسا دن ہے کہ تعظیم
کرتے ہین وہ اوسکی اور وہ دن جمعے کا ہے جسطرح کہ تعظیم کرتے ہین ہم لوگ اتوار کی اور میری رائے یہ ہے کہ گاڑ اچہلا اون
اونکے واسطے قریب جبل مقطم کے پس جب شروع کرین قوم اپنی نماز کو نکلے گاڑا اوپر اور رکہو تلوار کو اونمین پس نہ بچیگا کوئی
شخص اون مین کا پس بہتر جانا بادشاہ نے اوسکی رائے کو اور توقف کیا بانتظار آنیے دن جمعے کے تاکہ بہلا دے اونکے واسطے
گاڑے کو جسطرح سے کہ وزیر نے بیان کیا تہا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب رہائی پائی سردار عمرو بن العاص نے
بادشاہ قبطیون کے ہاتہ سے اوس دن تو دوسرے دن اوسکے بلایا اونہون نے عبد اللہ یوقنا کو اور کہا اونسے کہ ای عبد اللہ
جانو تم اس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہے لڑائی مین اور ہم مقیم اور منتظر اونکی لڑائی کے ہین اور اب ہمارے پاس کہانا
رہا ہے نہ دانہ چارہ جو ہمکو اور ہمارے جانورون کو کفایت کرے پس جاؤ تم مع اپنے لشکر اور بنی عم کے بجانب دیہات کے اور
اور مول لو تم توشے اور دانے چارے کو جو کافی ہو ہمارے اور ہمارے جانورونکے واسطے ان ایام مین یوقنا نے کہا
کہ بخوشی اور اطاعت مجکو منظور ہے پہر سوار ہوے یوقنا مع اپنے بنی عم اور لشکر کے اور اوس دن وہ چار ہزار سوار
تہے اور ساتہ لیا اونہون نے نوکرون اور غلامون اور خچرون کو اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتہہ بطلب جوف کے
راوی نے بیان کیا ہے کہ مل گئے تہے مسلمانون مین کچہ لوگ جاسوس قبط کے اور سن لیا اونہون نے اوس مشورے
کو جو مسلمانون نے آپسمین کیا تہا در باب اپنے جانے کے بجانب جوف کے واسطے لانے رسد کے پس گئے وہ لوگ
بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اوسکو اس بات سے پس خوش ہوا وہ اور توقف کیا اوسنے بانتظار آنے دن جمعہ کے
اور جب ہوا دن پنجشنبے کا بلایا ارسطولیس نے اپنے چچازاد بہائی کو جسکا نام ماسیوس اور وہ کل لشکر کا سردار تہا پس
چار ہزار سوار کو لشکر مصر سے منتخب کرکے اوسکے ساتہ کیا مطابق شمار ہمراہیان یوقنا کے اور حکم کیا اوسکو ساتہ لینے
جانورون اور خچرون کا جنپر بوجہ اور رسد اور دانہ چارہ اونکی گہوڑونکا بہی ہو تاکہ نہ شبہہ کرے کوئی شخص اس امر کا کہ یہ
وہ مسلمان نہین ہین جو رسد لینے کو گئے تہے اور کہا کہ جاتو رات کو اور گاڑے مین بہلا دے لوگون کو پیچہے جبل
مقطم کے اور کچہ لوگ بطور نگاہبانی کے مقرر کرتا کہ دیکہتے رہین وہ بجانب مسلمانون کے پس جب مشغول ہون وہ لوگ
نماز مین آگاہ کرین وہ لوگ تمکو اونکے حال سے پس نکلو تم مسلمانون پر اور جانور اور خچر وغیرہ تمہارے ساتہ ہون اسلیے
کہ مسلمان اونکو دیکہکر شبہہ مین نہ پڑین تمہاری نسبت جبکہ نکلو تم اور متوجہ ہو اونکی طرف راوی کہتا ہے کہ روانہ ہوا ماسیوس ساتہ اپنے

مع اپنے لشکر کے بجانب پشت جبل معظم کے اور چھپ رہا وہان اور بندوبست کیا اونہنے اپنے کام کا جیسا کہ حکم کیا تہا اوسکو
بادشاہ نے اور مقرر کیا لگاہبانونکو بجانب غار سودان کے راوی نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ اطلاع کو
بندوبست کیا بادشاہ قبط ارسطولیس نے مسلمانونکے واسطے اور ٹہلایا اوسنے گارٹہے کو ناحیہ حرا سے ٹیلہ لیور تک
اور اب وہان مسجد موسیٰ ہے اور باقی رہے کچھ لوگ پہاڑ مقطم کی پشت پر اور درمیان پہاڑ اور مقام مجرالحصا کی نصف میل
سے کم مسافت تہی اور رات گذرانی قوم نے گارٹہے مین اور مسلمانونکو کچھ اس امر کی خبر نہ تہی پس جب صبح ہوئی اور ہوا
دن جمعہ کا اور آفتاب بلند ہوا اور قریب ہوا وقت نماز کا اور جمع کیا مسلمانون نے چار جامے اور شلیطے جانورون اور
اونٹون کا اور تلے اوپر رکہا اونکو واسطے خطبہ پڑہنے کے اور جمع ہوے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکر اور فریب اپنے
دشمن سے بیخبر تہے اور عمرو بن العاص باتین کرتے تہے مسلمانونسے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تہے سبکو جہاد کی تا آنکہ
اذان کہی مسلمانونکے موذنونے پس جب اذان سے فراغت ہوئی چڑھ گئے عمرو بن العاص اون شلیطون پر اور اچہا خطبہ
پڑہا اور بیان کین اونمین بزرگیان جہاد کی اور وہ چیز جو مقرر کی ہے اللہ تعالیٰ نے واسطے مجاہدین کے اجر اور ثواب
سے اور پڑہی اخیر مین یہ آیت یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاہِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
پہر بیان کین بزرگیان جہاد اور ماہ رمضان کی راوی نے بسلسلہ راویون کے شداد بن اوس سے بیان کیا ہے
کہا شداد نے کہ ہم لوگ جمع تہے واسطے نماز کے جمعے کے دن اور عمرو بن العاص بیان کرتے تہے ہم لوگون سے معاملہ لڑائی کو
ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تہے بزرگیان جہاد کی اور ترغیب دیتے تہے ہمکو اوس پر ہم لوگون نے کہا کہ ای سردار کس چیز نے باز
رکہا ہے تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے اونہون نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہین باز رہا ہون مین لڑائی سے بسبب بے صبری
اور خوف کے ولیکن جانتے ہو تم لوگ قصہ اس بادشاہ مقوقس اور اوسکی دانشمندی کا اور وہ مقر ہی رسالت ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اب وہ اپنے اوس خلوت خانہ مین ہے جو بنایا ہے اوسنے اپنے واسطے مہینے رمضان مین
اور اس مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے ہین پہر نکلے گا وہ اور اپنے تخت بادشاہت پر جلوس کریگا تب بھیجین گے ہم اوسکو طرف
ایک ایلچی اپنا اور دیکہین گے ہم کہ وہ کیا جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شداد بن اوس کہتے ہین کہ ہم سب بیٹھے ہوے باتین
عمرو بن العاص کی کہ اوسی وقت آیا ایلچی ارسطولیس لعین کا اور خندق کے کنارے پر ٹھہر کر اجازت آنیکی مانگی پس عمرو بن العاص نے
اجازت دی اوسکو اور چکر کہا کر آیا وہ زمین ہموار کی طرف سے اسواسطیکہ تہی خندق گرد مصر اور اوسکے دروازونکے قریب جبل
مقطم کے پس جب آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا اونکو اور کہا کہ ای سردار عرب کے بادشاہ کی دیبہہ نے تمکو سلام
کہا ہے اور یہ پیام دیا ہے کہ مین طاقت اور قدرت نہین رکہتا ہون کسی کام کرنیکی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کی اور اوسکو
جانتے ہو تم کہ خلوت مین ہے اور باقی رہے ہین اوسکے نکلنے کو پانچ دن بعد اوسکے بیٹھے گا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور

ترجمہ
اے ایمان والو
مین بتاؤن ایک
سوداگری کہ بچاوے
تمکو ایک دکھ کی
مار سے ایمان لاؤ
اللہ پر اور اوسکے
رسول پر اور لڑو
اوسکی راہ مین
اپنے مال سے
اور جان سے یہ بہتر
ہے تمکو اگر تم
سمجھ رکھتے ہو
۱۲ موضح القرآن

بند و بست کرے گا اپنی رعیت کا جیسا وہ چاہے گا عمرو بن العاص نے کہا کہ منظور کیا ہمنے اس بات کو اور اگر نہوتا
بادشاہ اس حالت مین اور وہ امر جو معلوم ہی ہمکو اوسکے یقین سے نسبت آوار نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو چھوڑ دیتے
اور نہ مہلت دیتے ہم تمکو ایک دم کی والسلام تب ایلچی چلا گیا راوی کہتا ہے کہ نہین بھیجا تھا ارسطولیس اللیس نے
قاصد کو اوسوقت مگر اس غرض سے کہ خوش اور مطمئن ہو جائین دل مسلمانون کے تاکہ جاری کرے اللہ تعالی اوس کام کو جو
ہونیوالا تھا پس بعد چلے جانے قاصد کے اذان کہی موذن نے اور خطبہ پڑھا عمرو بن العاص نے اور ڈرایا لوگونکو دوزخ کی آگ سے
اور ترغیب دی بجانب جہاد کی اور اشتیاق دلایا جنت کا پس جب فارغ ہوے وہ خطبے سے کھڑے ہوے واسطے نماز کی اور مسلمانون نے
حکم کیا تھا غلامون کو اس بات کا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب شہر مصر کے بخوف دشمن کے اس بات سے کہ ناگہان آپڑین
وہ حالت نماز مین شداد اوس کہتے ہین کہ ہمنے نہین دیکھا تھا کسیکو اہل مصر سے جو ظاہر اور معلوم ہوتا نہ کوئی سوار نہ کوئی
پیدل پس درست کیا ہمنے صفون کو اور برابر ہوے ہم پیچھے عمرو بن العاص کے واسطے نماز کے اور ہمکو کوئی دشمن نہین نظر
آیا جس سے ہم ڈرتے پس جب پیش امام ہوے عمرو بن العاص ہمارے اور سبھون نے اونکے پیچھے نیت باندھی اور پہلی رکعت
پڑھکر عمرو بن العاص نے رکوع کیا اور رکوع مین گئے ہم سب اونکے ساتھ اور بعد رکوع کے قصد سجدہ کا کیا کہ اوسی وقت
ظاہر ہوے اونٹ اور خچر بوجھ کے لدے ہوے اور لشکر اونکے پیچھے تھا اور وہ سب وہی لوگ تھے جنکو گاڑنے مین ٹھہلایا
تھا وہ دشمن خدا ارسطولیس نے اور وہ ہمعدہ ہمراہیان یوقنا کے یعنی چار ہزار سوار تھے پس جب دیکھا اونکی طرف ہمارے
غلامون نے گمان کیا اونھون نے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھیون مین سے ہین کہ رسد لائے ہین پس خوش ہوے وہ
اور کہا کہ آگئے یوقنا اور ساتھی اونکے اور اسی طرح چلے آتے تھے وہ تا اینکہ قریب ہوے ہمسے بطرف زمین ہموار کے
اور آملے ہم مین اوس حالتمین کہ ہم نماز مین تھے اور کہا اونھون نے تلوار کو ہم مین جبکہ ہم سجدہ کرتے تھے دوسری رکعت مین
سامنے اللہ تعالی کے اور تلوار برابر کاٹتی تھی مسلمانون کے گوشتونکو اور کوئی مسلمان سجدے سے نہ اوٹھا اور نہ نماز کو
چھوڑا اور تھا یہ حملہ اخیر صف مین اور اوس صف پر جو اونکی قریب تھے اور اونمین قوم مین اوز بجیلہ کے اور کچھ لوگ وادی القری
اور طائف اور وادی نخلہ کے تھے عباد بن عتبہ نے بیان کیا ہے کہ شہید ہوے لوگ دونون صفون کی قبطیون کی
تلوار سے اور ہمنے بھی ہلاکی کا یقین کیا اسلیے کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے نماز سے منہ پھیرا ہو کہ دفعۃً آئی عبد اللہ
یوقنا اور ساتھی اونکے مع رسد کے پس دیکھا اونھون نے ہماری طرف کو کہ تلوارین چمکتی ہین پس نہون جانا یوقنا نے
ہمارے معاملے کو اور پہچانا یا اوس چیز کو جو اونکے سر پر تھی اور چلائے اپنے ساتھیون اور بنی عم مین اور کہا قسم ہے
اللہ کی مصیبت سخت مین پڑے ساتھی ہمارے آگاہ ہو کہ جو شخص باز رہیگا تم مین سے دشمن کے جہاد سے اور نہ خرچ
کریگا وہ اپنی جان کو خدا کی راہ مین تو مواخذہ کیا جائیگا اوس سے دن قیامت کے آگاہ ہو کہ بیشک دشمن خدا نے فریب کیا
ہمارے یارونکو ساتھ کہ گھیر لیا اونکو اور تنگ پکڑا اور کہا تلوار کو اون مین اور احتیاط کرو تم لوگ اس بات کی کہ رہائی پاوین نہین

سے کوئی پہر حملہ کیا یوقنا اور اونکے ساتہیون نے دشمنان خدا پر اور گہیر لیا اونکو پس جب دیکہا قبطیون نے ناگہان فدائے
مسلمانون کو اوٹہا لیا اونہون نے تلوار کو تمام یونہی اور متوجہ ہوے وہ بجانب یوقنا اور اونکے ساتہیونکے **راوی نے بیان**
کیا ہے کہ فارغ ہوے عمرو بن العاص رض نماز سے اور بہت جلد اپنے گہوڑے پر سوار ہوے اور سب مسلمان بہی اپنے گہوڑون پر سوار ہوے
اور بہت سخت حملہ کیا اونہون نے دشمنان خدا پر اور گہیر لیا اونکو اور حائل ہوگئے اونکے اور مصر کے بیچ مین اور رکہا اونمین تلوار کو
پس قسم ہے اللہ کی کہ نہین نجات پائی اون مین سے کسی نے گویا وہ چڑیان تہین کہ صیاد کی جالین پہنسین تہین پس چہوڑا اون سب
کو مردہ زمین پر اور کسی مخبر نے بہی نجات نہین پائی اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بہائی بادشاہ ارسطولیس کا اور جب لڑائی ختم ہو چکی
مبارکباد دی بعض مسلمانون نے بعضونکو بسبب سلامتی کے اور شکر کیا اونہون نے اللہ تعالی کا اوس چیز پر جو عطا کیا مسلمانونکو فتح
سے اور تعریف کی یوقنا اور اونکے ساتہونکی اور لیلیا قبطیون کے گہوڑون اور اونکے ہتہیارون اور جانورون وغیرہ کو مع اوس رسد کے
جو بار کر لائے تہے اور ایک بڑی غنیمت ہاتہ لگی اور تعداد شہیدونکی چارسو چہتیس شمار کی گئی خاتمہ کیا اونکا اللہ تعالی نے شہادت پر
پس خاص لوگ اونمین سے یہ تہے حمزہ بن سالم الیشکری اور ربیعہ بن صابر السہمی اور مسیب بن خویلد الیشکری اور نسیب بن غالب
الیشکری اور نصر الیشکری اور سائق بن نہید العجلی اور مزید بن سعید الیشکری اور خرام بن عمرو العجلی اور قیس بن ماجد التنوخی اور طلحہ
بن ثابت المخزومی اور نصر بن الاخیل مولی عیاض بن غانم الطائی اور تہے یہ بڑے چڑہنے والے گہوڑے پر اور نصر بن عبد مناۃ السلمی
چچازاد بہائی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل بن سعد بن خازم النجیبی اور مقدام بن ساریۃ النجیبی اور سعد بن مرشد الحضرمی
اور رفاعہ بن مسروق اللبعی اور جعفر بن دانیہ جو اپنی مان کی ابنیت سے مشہور تہے اور ایک شخص قوم بنی عامر بن صعصعہ سے تہے اور
عروہ بن شامل الثقفی اور شمر بن طاعن الزبیدی العامری اور حابش بن سمرۃ العامری اور رافع بن سہیل العامری اور عبد اللہ بن جابر
الکلابی اور مالک بن نقیط العامری اور مکرم بن غالب العامری اور شمر بن خلیفۃ الداری اور ماجد بن مرۃ الخزرجی اور دہمان
ابن عوص بن مسلم العجلی اور طارق بن معلن السلمی اور لبابہ بن طاعن العبسی اور سیاج بن عمرو التمیمی اور ساہم بن مفرح التمیمی اور
احوص بن یربوع التمیمی اور یاسر بن مفرح البنہانی اور ہلال بن خویلد الغطفانی اور ہجام بن حبتہ الغطفانی اور طوق بن حبیب
الکلبی کل سات آدمی بزرگترین قوم کے تہے کہ خاتمہ کیا اونکا اللہ تعالی نے شہادت پر اور نماز پڑہی اوپر عمرو بن العاص نے ساتہ
جماعت مسلمانون کے اور دفن کیا سبکو وہین بجانب پورب مجر الحصا کی اور قبرین اونکی اوس جگہہ مشہور ہین اور رہین گی دن
قیامت تک **راوی نے بیان** کیا ہے کہ پہونچی ارسطولیس کو خبر مارے جانے اوسکے چچازاد بہائی اور چار ہزار سوار کی پس
سخت گذرا یہ معاملہ اوسپر اور یقین کیا اوسنے اپنی زوال سلطنت کا اور بلایا اوسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ
کیا اون سے اس امر مین اون لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ جانتا ہے تو اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہے کسی کے ساتہ قبل
تیرے تا کہ ہمیشہ رہے تیرے ساتہ اور اسی طرح سے ہمیشہ بادشاہ لوٹتے اور شکست کہاتے ہین پہر عود کرتے ہین اور تو اول اون
لوگون کا نہین ہے جنہون نے ہزیمت پائی ہے بادشاہون زمین سے اور سنا ہے ہمنے اس بات کو کہ دارینوس بن اردسین بن

ہرمزبن کتیبعان بن یزدجرد فارسی کو سکندر نے ستر بار ہزیمت دی اب تجکو چاہیے کہ نکل تو ہم لوگون کو ساتھ لیکر واسطے لڑائی اس قوم کے اور شروع کر تو اونکے ساتھ لڑائی کو اور نہ ناامید ہو تو فتح سے کہ مسیح تیری مدد کرین گے اور یہ قس اور راہب اور شماسہ اور مطران تیرے واسطے دعای مدد کرین گے پس قبول کیا بادشاہ نے مشورہ اپنے ساتھیون اور اکابر دولت اور حجاب کا اور اپنے باپ کا خزانہ کہولکر کہانا یا لشکر کو اور ہتھیار تقسیم کیے اور حکم کیا اونکو نکلنے کا واسطے پیش آنے اور لڑائی کی عرب سے پس نکلے وہ اور خیمے اونکے نصب کیے گئے اور آراستہ ہوے سب لوگ واسطے لڑائی دشمن کے اور لکہا ارسطولیس نے خطوط اور روانہ کیا بجانب حاکم نوبہ اور حاکم بجاوہ کی بطلب کمک کے اور توقف کیا اوسنے بانتظار آنے کمک کے محمدؓ بن اسحاق نے بسلسلہ راویون کے عبدالرحمنؓ بن حبیب سے اور اونہون نے اپنے باپ سے **روایت** کی ہے کہ جب ہوا کام مسلمانون کا وہ جو بیان کیا ہمنے مقدمات سے ناگہان ورآنے دشمن سے اونپر تو لکہا عمروؓ بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ مِنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ **اَمَّا بَعْدُ** فَاِنِّيْ وَصَلْتُ اِلٰى مِصْرَ سَالِمًا وَجَرٰى لَنَا عَلٰى بَلَدِ بُلْبَيْسَ مَعَ ابْنَةِ الْمَلِكِ الْمُقَوْقِسِ كَذَا وَكَذَا وَنُصِرْتُ عَلَيْهِمْ وَدَخَلْتُ مِنْهَا اِلٰى مِصْرَ وَنَزَلْتُ بِجَرَاحِهَا وَخَنْدَقْنَا حَوْلَنَا خَنْدَقًا وَصَالَحْتُ اَهْلَ الْقُرٰى وَالْاَطْرَافِ وَهِيَ اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْحَوْفُ لِيُعِيْنُوْنَا وَيُمِيْرُوْنَا بِالزَّادِ وَالْعُلُوْفَةِ وَيَجْبُوْا لَنَا مِنْ خَيْرَاتِ بِلَادِهِمْ وَاِنَّا اَعْوَزَنَا شَيْئًا مِّنَ الْمُؤْنَةِ وَالْعُلُوْفَةِ فَبَعَثْنَا يُوْقَنَّا وَبَنِيْ عَمِّهٖ وَجُنْدَهٗ اِلٰى تِلْكَ الْقُرٰى لِيَشْتَرُوْا لَنَا مِنْهُمْ طَعَامًا وَّسِرْتُ اَنَا رَسُوْلًا بِنَفْسِيْ اِلٰى مَلِكِ الْقِبْطِ اَرْسْطُوْلِيْسَ بْنِ الْمُقَوْقِسِ فَكَلَّمَنِيْ وَجَاوَبْتُهٗ وَهَمَّ بِالْقَبْضِ عَلَيَّ فَنَجَّانِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَمَّنَ لَنَا كَمِيْنًا وَاشْغَلَنَا بِرَسُوْلٍ اَتٰى مِنْهُ مَكْرًا وَّخَدِيْعَةً فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَاصْطَفَيْنَا لِلصَّلٰوةِ وَاَخَذْنَا فِيْ صَلَاتِنَا وَرَكَعْنَا وَسَجَدْنَا فَلَمْ نَشْعُرْ اِلَّا وَالْخَيْلُ كَبَسَتْنَا وَنَحْنُ فِي السُّجُوْدِ وَبَذَلُوْا فِيْنَا الْقِبْطُ السُّيُوْفَ وَنَحْنُ مُقْبِلُوْنَ عَلٰى رَبِّنَا فِيْ صَلَاتِنَا فَقَتَلُوْا مِنَّا اَرْبَعَ مِائَةِ رَجُلٍ وَّسِتَّةً وَّثَلَاثِيْنَ رَجُلًا وَّمَا فِيْنَا مَنْ الْوٰى عَنْ صَلَاتِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْجَدَنَا بِفَضْلٍ مِّنْهُ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ بِيُوْقَنَّا وَجُنْدِهٖ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْنَا وَالسُّيُوْفُ تَعْمَلُ فِيْنَا فَصَاحَ يُوْقَنَّا فِيْ جُنْدِهٖ وَحَمَلَ عَلَى الْقِبْطِ وَاَحَاطَ بِهِمْ فَرَفَعُوا السَّيْفَ عَنَّا وَاشْتَغَلُوْا بِيُوْقَنَّا فَبَذَلَ فِيْهِمُ السَّيْفَ فَقَتَلَ الْقِبْطَ جَمِيْعًا فَلَمْ يَنْجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ مِّنْ سَيْفِهٖ وَسُيُوْفِ جُنْدِهٖ وَقَتَلَ مُقَدَّمَ الْقَوْمِ مَا سِيُوْسَ وَهُوَ اِبْنُ عَمِّ الْمَلِكِ اَرْسْطُوْلِيْسَ وَغَنَّمَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْلَهُمْ وَسِلَاحَهُمْ وَاَسْلَابَهُمْ وَمَا كَانَ مَعَهُمْ مِّنْ مَّالٍ وَّدَوَابٍّ وَّبِغَالٍ وَّ

وَنَحْنُ الآنَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ بَحْرٍ تَتَلَاطَمُ اَمْوَاجُهُ مِنْ كَثْرَةِ الْعَدُوِّ فَانْجِدْنَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَدْرِكْنَا بِعَسْكَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لِيُعِيْنُنَا عَلٰى قِتَالِ الْمُشْرِكِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور لپیٹا خط کو اور مہر کر کے سپرد کیا عبد اللہؓ بن قرط الازدی کو اور حکم کیا اونکو روانگی کا بجانب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پس سوار ہوے عبد اللہ بن قرط اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے وہ چلنے مین رات اور دن تا انیکہ وارد ہوے مدینہ منورہ مین اور اونٹنی کو دروازہ مسجد پر باندہ دیا اور داخل ہوے مسجد نبوی مین اور دو رکعت نماز پڑہی پہر متوجہ ہوی بجانب قبر مطہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے سلام کے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نزدیک قبر شریف کے بیٹھے تو **عبد اللہ** نے **روایت** کی ہے کہ سلام کیا مین نے قبر شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد اوسکے متوجہ ہوا مین بجانب عمر رضی اللہ عنہ کے اور سلام کیا مین نے اونکو پس جواب سلام کا دیا اونہون نے اور دیر تک میری طرف دیکہا کیے اور جب پہچانا مجکو کہا کہ عبد اللہ ہے مین نے کہا ہان یا امیر المومنینؓ فرمایا شاباش ہو تم کو پس بوسہ دیا مین نے اونکی ہاتہہ کو اور دیا خط تب فرمایا کہ تم کہان سے آتے ہو ای عبد اللہ مینے کہا کہ یا امیر المومنینؓ مصر سے آپ کی عامل عمرو بن العاص کے پاس سے آیا ہون مین فرمایا مرحبا ہو تمکو ای بیٹے قرط کے بعد اوسکے کہول کر پڑہا خط کو پس جب پہونچے اخیر تک کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ پہر کہا مَنْ تَرَكَ الْحَزْمَ وَدَاءَ ظَهْرِهٖ تَبَاعَدَتْ عَنْهُ فَسُبْحَانَ مِنْهُ الْخَطَاءُ قسم ہے اللہ کی نہین جانتا ہون مین عمرو بن العاص کو مگر ہوشیار عقل مین اور اچہا تدبیر مین ضابط اپنے کام مین اچہا سیاست مین لیکن جب آتا ہی حکم پروردگار کا تو آنکہین اندہی ہو جاتی مین بعد اوسکے لکہا اوسی وقت ایک خط بنام سردار لشکر مسلمانونکر ملک شام مین یعنی ابو عبیدہ بن الجراح کو اور لکہا اوسمین ماجرا عمروؓ بن العاص کا اور حکم کیا اونکو بہیجنے لشکر کا پاس عمروؓ بن العاص کے اور روانہ کیا خط کو ہاتہ سالم مولی ابو عبیدہ بن الجراح کے **عبد اللہؓ** بن قرط نے **بیان** کیا ہے کہ توقف کیا مینے مدینہ منورہ مین دو دن پہر اجازت چاہی مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے روانگی کی پس زاد راہ دیا اونہون نے مجھکو بیت المال سے اور لکہا ایک خط بنام عمروؓ بن العاص کے اس عبارت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَقَدْ وَصَلَنِيْ كِتَابُكَ وَقَرَأْتُهٗ وَعَلِمْتُ مَا جَرٰى عَلَيْكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَغَدْرِهٖ لَكُمْ فَذٰلِكَ لِمَا سَبَقَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يَجِبُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْعَاصِ اَلَّا تَطْمَئِنَّ اِلٰى عَدُوِّكَ وَلَا تَسْمَعَ لَهٗ كَلَامًا وَمَا اَعْرِفُكَ يَا ابْنَ الْعَاصِ اِلَّا حَسَنَ الرَّاْيِ وَالتَّدْبِيْرِ وَلٰكِنْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا فَاسْتَعْمِلِ النَّشَاطَ فِيْ اَمْرِكَ وَلَا تَتَوَانَ فِيْ مَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ **وَاعْلَمْ** اَنَّ كُلَّ رَاعٍ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَدَبِّرْ اَمْرَكَ وَلَا تَاْمَنْ عَدُوَّكَ وَاسْتَعْمِلِ الْحَذَرَ فَاِنَّ اِمَامَكَ وَاللّٰهِ

سا بات الا علی حذر ولا کذب خبرا واللہ یعیننا وایاک علی طاعتہ وقد نفذت الی امین
الامۃ ابی عبیدۃ عامر بن الجراح لیسیر الیک جیشا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور خط لپیٹ کر کے مہر کی اور سپرد حوالے کیا عبداللہ بن قرط کے اور حکم کیا اونکو روانگی کا عبداللہ
کہتے ہین کہ خط کو لیکر سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا اور انتہا لیکہ کوشش کرتا تہا مین آگے مین رات اور دن پس پہونچا مین مصر مین
بعد دس دن کے اور آیا پاس سردار عمرو بن العاص کے اور سلام کر کے دیا مینے اونکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا
پس کہولکر پڑہا آہستہ اوسکو اور خوش ہوئے پہر پڑہا اوسکو آواز بلند مسلمانون مین پس بہت خوش ہوے سب مسلمان
مضمون خط سے اسلیے کہ اوسمین کمک کا ذکر تہا اور توقف کیا عمرو بن العاص نے بانتظار آنے کمک کے ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس سے **راوی کہتا ہے** کہ جب اوپر پڑی ماری لشکر ارسطولیس نے مسلمانون پر اوس حالت مین کہ وہ نماز مین تہے دن
جمعہ کو اور پہر اوا دائرہ برائی کا کافرون پر اور مارا گیا ماسیوس چچا زاد بہائی ارسطولیس کا مع چار ہزار سوار اپنے لشکر کے اور نہین نجات پائی
اونمین سے کسی نے تو برہم ہوا بادشاہ اور قسم کہائی اوسنے معتقدات اپنے دین کی کہ ضرور بدلا لونگا مین اسکا مسلمانون سے پس
حکم کیا حجاب کو اس امر کا کہ جمع کرین وہ امرا اور اکابر دولت اور عظما بطارقہ کو کنیسہ حلقہ مین جو قصر شمع مین تہا حجاب نے
ایسا ہی کیا اور رکہی واسطے بادشاہ کے ایک کرسی پس بیٹہا وہ اوسپر بعد اوسکے کہڑا ہوا وہ بحالت خطبہ پڑہنے کے اور کہا کہ
اے لوگو دین نصرانیہ اور بنی ماء معمودیہ کے جانو تم اس بات کو کہ ملک تمہارا عظیم اور شہر تمہارا عظیم ہے اور وہ شہر فراعنہ کا
ہے اور دار السلطنت تہا واسطے اون بادشاہون کے جو قبل تمہارے تہے ال حمیر سے مثل منشبغان اور مبیتیق اور طلجان جو بنانیوالا
ان اہرام کا ہے اور مرثد بن عینان اور شداد بن عاد اور لقمان بن عاد اور شدید بن عاد اور ذوالقرنین جو بادشاہ مالک شمشیر تہا اور
جاتا رہا ملک دن سبکا اون سے اور گذر گیا زمانہ اونکا اور پہر اطراف غیر کے ملک سبا اور بلاد یمن اور حضر موت اور قصر عمران وغیرہ
سے بعد اوسکے مالک ہوئی اوس سرزمین کی قوم قبطی آبا و اجداد تمہارے اسطلیس اور ریلیوس اور ریان بن ولید جسنے خلیفہ کیا
تہا یوسف علیہ السلام کو بعد اوسکے دوسرا ولید اور وہ امیطس تہا جسکی کنیت فرعون تہی کہ ہلاک کیا اوسکو اللہ تعالی نے موسی
ابن عمران علیہ السلام کے ہاتہ پر بعد اوسکے طیماوس بعد اوسکے دادا میر اطیعل بعد اوسکے باپ میرا مقوقس اور نہین مالک
ہوا کوئی کسی زمین کا مگر یہ کہ حسد کیا اوسنے ہماری سلطنت پر ملک مصر مین اور یہ عرب طامع ہین کہ امید کی ہے ہم مین اور آرزو کی
ہمارے میان بار اوسے مالک ہو جانے ہمارے شہرونکے اور نکال دینے ہمارے ہمارے ملک سے جسطرح کہ طمع کی اونہون نے
ملک شام مین اور لے لیا اوسکو قیاصرہ کے ہاتہون سے اور مار ڈالا اونکے بہادرون کو اور لوٹ لیا اونکے مالونکو اور لونڈی غلام بنایا
اونکی عورتون اور لڑکون کو پس اگر تم بہی باز رہوگے اونکی لڑائی سے تو امید کرین گے وہ تم مین اور قتل کرینگے تمہارے بہادرونکو اور
لوٹ لینگے مال تمہارا اور لونڈی اور غلام بنا وینگے تمہاری عورات اور لڑکونکو اور سکونت اختیار کرینگے تمہارے مکانون اور
ملکون مین اور تمہارے معبد گاہونکو اپنی مسجدین بنا وینگے اور اب بادشاہ مقوقس نے حکم کیا ہے مجکو لڑائی کا ان عرب سے اور نہ لڑونگا

وہ اپنی خلوتگے گھر سے جبتک کہ دیکھ لیگا وہ امر جو ہوگا تمھارے اور ان عرب کے بیچ مین پس کیا کہتے ہو تم اور کس بات پر متفق ہوے
تم لوگون کی اونہون نے کہا کہ ای بادشاہ آیا نہین ہین ہم لوگ غلام اس دولت کے اسواسطے کہ اس دولت نے اپنا مطیع
کر دیا ہے ہمکو اپنی بزرگی کے سبب سے اور نعمتین اسکی ہمپر ہمیشہ ہین اور اب ہم لڑین گے اون سے بسبب اپنی محبت کے
اس دولت سے پس شاید کہ مسیح ہماری مدد کرین یا مر جاوین ہم سب ایک ہی تلوار پر پس شکر ادا کیا بادشاہ نے اونکی باتون پر اور
خلعت دیے اون لوگون کو اور کہا کہ حکم تم سب اور نصب کرو اپنے خیمون کو باہر شہر کے اور طول دو لڑائی کو قوم سے تا آنکہ
بلاوین مین کمک حاکم نوبہ اور بجاوۃ کے پاس سے پس اون سبھون نے کہا کہ بہتر ہے جو بادشاہ کہتا ہے بعد اوسکے نکلے
وہ سب لوگ بادشاہ کے پاس سے اور حکم کیا اپنے غلامون کو خیمون کے نکالنے اور نصب کرنیکا قریب ٹیلہ نور اور صد کے
پس ایسا ہی کیا اون لوگون نے محمد بن اسحاق الاموی نے بیان کیا ہے کہ اوسی دن کہ باہر نکلے وہ لوگ آئے وہ ایلچی جنکو
بھیجا تھا ارسطولیس نے بجانب حاکم نوبہ اور بجاوۃ کے بطلب کمک کے اور بیان کیا اونہون نے کہ واقع ہوئی لڑائی درمیان حاکم نوبہ
اور بجاوۃ کے اور پھر گئی وہ آپس سے اور کوئی اون دونون مین سے ارسطولیس کی کمک نہ کریگا پس دشوار گذرا یہ معاملہ بادشاہ پر اور کھڑا کیا قبطیون نے
اپنے اپنے خیمون کو گرد خیمہ بادشاہ کے پس جب دیکھا مسلمانون نے کہ قبطیون نے نکلکر خیمے نصب کیے ہین احتیاط کی اونہون نے اپنی جانون کی
اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی دشمن کے اور باری باری نگاہبان مقرر کیے اپنے واسطے بسبب خوف مکر اور بیوفائی
قوم کے تا کہ نہ پورا ہوا اونپر کوئی امر جس طرح کہ واقع ہوا تھا پہلی مرتبہ ناگہان آپڑنے سے پس پہلے جو مقرر ہوا واسطے نگہبانی
کے سردار عمرو بن العاص تھے پہلی رات کو بذات خود ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے اور گھومتے رہے وہ گرد لشکر کے آخر رات
تک غرض کہ اسی طرح کرتے رہے مسلمان بحالت خوف اور پرہیز کے اور نور چمکتا تھا اونکے لشکر پر اور آوازین اونکی بلند تھین
ساتھ تہلیل اور تکبیر اور درود اوپر بشیر و نذیر کے رات اور دن باری باری **راوی کہتا ہے** کہ یہ تھا حال قبطیون اور
مسلمانون کے لشکر کا پھر **راوی نے بیان** کیا ہے کہ پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا ابو عبیدہ عامر
بن الجراح کو پس کھول کر پڑھا اونہون نے اوسکو اور مطلع ہوے اوسکے مضمون سے اور اوسی وقت آئی ابو عبیدہ
خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای ابا سلیمان کیا رای ہے تمھاری یہ خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا ہی حکم کیا ہے
اونہون نے مجکو بھیجنے لشکر کثیر کا عمرو بن العاص کے پاس خالد نے کہا کہ جب امیر المومنین حکم کرتے ہین تمکو بھیجنے
کمک کا پس کمک اور مدد کرو تم عمرو بن العاص کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان جانو تم اس بات کو
کہ راہ مصر کی سخت اور دور اور پیاس لانے والی ہے پس اگر بھیجون مین بڑے لشکر کو تو ڈرتا ہون مین اونکی ہلاکت کو خالد
نے کہا کہ کتنے لوگون کے بھیجنے کا قصد کیا ہے تمنے ابو عبیدہ نے کہا کہ بھیجون گا مین چار ہزار سوار خالد نے کہا
کہ اگر یہی ارادہ تمھارا ہے پس بھیجو تم چار شخصون کو مسلمانون سے کہ وہ برابر چار ہزار کے ہون ابو عبیدہ نے کہا کہ وہ
چار کون شخص ہین خالد نے کہا کہ ایک اون مین کا مین ہون اور دوسرے مقداد بن اسود الکندی اور تیسرے عامر بن

یا میر الکندی اور چوتھے مالک بن اشتر النخعی پس جب سنی ابو عبیدہ نے خالد سے یہ بات روشن ہو گیا چہرہ اونکا خوشی سے
اور کہا کہ ای ابا سلیمان کرو تم جو تمہاری راے ہو کہ بیشک راے تمہاری مبارک ہے پس بلایا اون لوگون کو خالد نے
اور مطلع کیا اونکو اپنے قصد سے اون لوگون نے کہا کہ منظور ہے ہمکو بخوشی اور اطاعت واسطے اللہ اور اوسکے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خالد رض نے کہا کہ آمادہ اور مستعد رہو تم لوگ واسطے روانگی کے پس جب گذر گیا
دن اور ہوئی رات اور نماز پڑہی ابو عبیدہ بن الجراح نے مغرب کی مسلمانون کے ساتھ آئے تینون شخص خالد
کے پاس اوس حالت مین کہ درست کیا تہا اونہون نے سامان اپنا اور ٹہہرے تھے وہ اپنے خیمے کے دروازے پر
پس سوار ہوے خالد اور روانہ ہوے وہ سب بطرف خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور جب خیمے کے قریب پہونچے
تو نکلے ابو عبیدہ بن الجراح اونکی طرف اور سلام کر کے رخصت کیا چارون شخصون کو اور ہمراہ کیا اونکے ایک
راہبر کو جو راہ بتاتا تہا اونکو شونک اور وادی موسیٰ کی پس روانہ ہوے وہ بارادہ مصر کے اور ہمیشہ کوشش
کرتے تھے چلنے مین تا اینکہ نزدیک ہوے عقبہ ایلا کے کہ اوسوقت وہان گھوڑے اور اونٹ زیادہ ایک
ہزار اسپ سوار اور شتر سوار سے نظر پڑے پس خالد اور اونکے رفیقون نے اونکی طرف جلد جاکر سلام کیا پس
جواب سلام کا دیا اونہون نے تب خالد نے پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان جاؤ گے اونہون نے
کہا کہ ہم قبیلۂ ثقیف اور طی اور مرہ اس سے ہین بھیجا ہے ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب نے بطرف مصر کے
ہمراہ رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کے واسطے کمک عمرو بن العاص کے پس خوش ہوے خالد اونکے
آنے سے اور شکریہ ادا کیا اونکے آنے کا ہوون کا اور وہ لوگ بھی بسبب خالد اور اونکے رفیقونکے خوش ہوے اور
ایک ساتھ ہو کر روانہ ہوے اور خالد نے بھی بیان کیا اون سے کہ جاتے ہین وہ واسطے کمک عمرو بن العاص
کے پس بسر گذاشت کی عرب نے خالد کی اور مبارک جانا اونکو اپنی راہ مین راوی نے بسلسلۂ راویون کے
نضر بن ثابت سے بیان کیا ہے کہا نضر رض نے کہ تہا مین ہمراہ اوس گروہ کے جسکو بھیجا تہا امیر المومنین عمر بن الخطاب
نے ہمراہ رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کے پس ملے ہم خالد اور اونکے ساتھیون سے قریب عقبہ ایلا کے اور
وہان سے ایک ہی ساتھ بارادہ مصر کے روانہ ہوے پس جب قریب پہونچے ہم مصر کے اور باقی رہا ہمارے
اور مصر کے بیچ مین راستہ دو دن کا پس اوسی حالت مین کہ ہم لوگ چلے جاتے تھے ایک رات کو اور رات اندہیری
تھی کسیکو مجال نتھی کہ اپنی ہتہیلی تک دیکھ سکے اور نہ اپنے ساتھی کو دیکھ سکتا تہا بسبب زیادتی اندہیرے کے دفعۃ
سنی ہمنے ایک آہٹ دور سے پس توقف کیا ہم نے واسطے سننے اوس آہٹ کے نضر بن ثابت کہتے ہین
کہ سوار تہا مین اپنی اونٹنی پر پس اوترا مین اوسکی پشت سے زمین پر اور اوسکو اپنے ساتھی کے حوالے کر کے
پیادہ چلا مین بجانب اوس آہٹ کے اور چھپایا مین نے اپنے تئین تا اینکہ نزدیک ہوا مین اوس آہٹ سے

تو دیکھتا ہون مین کہ وہ ایک بڑا لشکر ہے گھوڑون اور اونٹون کا پس چھپ کر بیٹھ گیا مین زمین مین اور دریافت
کیا مینے قوم کو تو وہ لشکر عرب تنصرہ کا تھا زیادہ تین ہزار سوار سے اور سنتا تھا مین کہ کیا کہتے ہین وہ لوگ
تاکہ ثابت ہو جاوے مجکو کام اونکا پس نہین چلا مین ساتھ اونکے مگر تھوڑی دیر تا اینکہ سنا مینے کہ کہتے تھے وہ یہ
کہ ذلیل کرے اللہ ہمارے دشمنونکو ای قوم کہ پہونچے اور ملے ہم سختی اور کوشش کو جسدن سے کہ نکلین ہم مدینے سے اور
نہین پایا ہمنے کسیکو اپنی راہ مین اب مصر قریب ہی ہمسے پس اوترو تم لوگ تاکہ چند روز آرام کرین ہم اور گھوڑے ہمارے
اور دانہ چارہ دیوین اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اسواسطیکہ بیشک ماندے ہوگئے ہین وہ چلنے اور بھوکا رہنے سے
پس کہا ایک مرد نے اون مین سے جو سردار قوم کا تھا کہ قسم ہے حق مسیح کی نہین رنج پہونچایا ہمنے اپنی جانون
کو مگر واسطے آرام اور حصول مال کے بادشاہ ارسطولیس سے لیکن جب قصد کیا تم نے آرام کا پس اوترو تم اور سوؤ
رات بھر اور صبح کیوقت کوچ کرو تم پس اوتری قوم ایک چشمے پر جسکو غویر کہتے تھے اور متوجہ ہوے وہ واسطے
جمع کرنے گھاس وغیرہ کے تاکہ طیار کرین اپنے واسطے کھانے کو اور دانہ چارہ دین گھوڑون کو اور چھوڑ دیا
اونٹون کو واسطے چرنے کے نصرؓ بن ثابت کہتے ہین کہ جب جانا مینے اونکے کام کو اور آگاہ ہوا مین اونکی خبر
سے کہ وہ عرب تنصرہ ہین قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے تو پھرا مین بطرف اپنے ساتھیون کی اور
آگاہ کیا مینے خالدؓ کو اونکے ارادے اور اوس چیز سے جو سنی مینے اونکی باتون سے پس بہت خوش ہوئے خالدؓ
اور تعریف اور شکر اللہ تعالی کا بجالاے راوی نے بیان کیا ہے کہ آئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف
خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای سردار ہماری رائے یہ ہے کہ چھوڑ دو تم قوم کو تا اینکہ سورہین وہ لوگ اور آرام
لیوین واسطے اپنی جانون کے تب جا پڑین ہم اونپر وقت غفلت کے اور شبخون مارین اونپر پس نہ نجات پاویگا
اون مین سے کوئی خالدؓ نے اونکی رائے کو بہتر جانا اور کہا کہ بہتر ہے جو تم کہتے ہو پس اوسی وقت اوٹے بشارؓ
بن عوف اور رفاعہؓ بن قیس اپنے ساتھیون کے پاس اور حکم کیا اونکو درستی سامان اور پہننے ہتھیارون اور
سوار ہونے کا اون لوگون نے ایسا ہی کیا اور حکم کیا اپنے غلامون کو نگاہبانی اونٹون اور اسباب وغیرہ کا
اور توقف کیا مسلمانون نے ناگہان اوترنے مین اونپر بانتظار بجھنے آگ مشرکین اور سو جانے اونکے اور تاکید
کی بعضون نے بعضون کو اس بات کی کہ ہشیار رہین وہ اس امر سے کہ نہ نجات پاوے اون مین سے کوئی تاکہ
پہونچے وہ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کرے اوسکو مسلمانونکے حال سے پس ہوشیار ہو جاوے
وہ مسلمانون سے راوی کہتا ہے کہ توقف کیا مسلمانون نے اپنے مشورے کے سبب سے تا اینکہ
بجھ گئی آگ مجوس کی اور سو رہے وہ لوگ اور موقوف ہوگئی آہٹ اونکی پس جان گئے مسلمان یہ حال اونکا اور
پوشیدہ شکل کر چلے اونکی طرف مثل قطار جانور کے تا اینکہ پہونچے اونکے مقابلے مین اور کچھ حس و حرکت اونکی

نہ پانی پس اوسی وقت ناگہان اونپر آگرا گہیر لیا اونکو مسلمانون نے مثل گہیر نے سپیدیکے آنکھہ کی سیاہی کو اور رکہا تلوار ونکو اون مین پس جہپٹی قوم اپنی سونیکی جگہون سے اوس حالت مین کہ سُستی نیند کی اونکی آنکہون مین بھری تہی اور حیران ہوگئے تھے دل اونکے اور عقلین اونکی وہشت مین پڑی تہین اور نکال لیا تھا اپنی تلوارونکو اور مارتا تہا بعض اونمین کا بعض کو اندہیری رات مین اور توقف کیا رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور خالدؓ بن الولید نے ساتھہ ایک جماعت کے اپنے ساتہیون سے اور پس جو بہاگتا تہا اونمین سے بازارون سے جان بچا نیکے تو قبضہ کرتے اور گرفتار کرلیتے اور رسّی مین باندہ لیتے تھے اوسکو نصرؓ بن ثابت کہتے ہین کہ برابر کام کرتی تہی تلوار اونمین تا آنکہ صبح ہوئی اور قوم درمیان مقتولین اور اسیرین کے اور ہمنے مقتولونکا شمار کیا تہا تو وہ ایکہزار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے پس قبضہ کرلیا خالدؓ نے اکابر قوم پر اور مارڈالا سب قیدیون کو بعد اوسکے متوجہ ہوے خالدؓ بطرف اون اکابر کے جن پر قبضہ کرلیا تہا اور کہا اون سے کہ آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے کہ کہان نکلنا تمہارا قصد تہا اونہون نے کہا کہ ہم قوم عرب متنصرہ سے ہین چچازاد بہائی جبلہ بن الایہم کے خالدؓ نے کہا کہ کہان تک جانیکا ارادہ رکہتے تھے تم اونہون نے کہا کہ ہم شام مین تھے پس جب مالک ہوے تم شہرون کے اور بہگادیا تمنے ہرقل کو اور وہ مع اپنی اولاد اور خزانے کے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور جبلہ بن الایہم بہی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے ساتھہ بہاگا اور وہ سب براہ دریا کشتیون مین سوار ہوکر روانہ ہوے جزائر مین تو ارادہ کیا ہمنے سرزمین مدین کا تمہارے خوف سے اور وہان پہونچکر لکہا ہمنے بادشاہ مقوقس حاکم مصر کو تاکہ ہووین ہم اوسکے لشکر سے اور مدد دیوین اوسکو اوسکے دشمن پر اور اجازت چاہی ہمنے اپنی روانگی کی پاس اوسکے پس انکار کیا اوسنے تب بہیجا ہمنے تحفہ جات اور گہوڑے وغیرہ بجانب اوسکے ولیعہد ارسطولیس کے اور لکہا ہمنے اوسکو دوست رکہتے ہین ہم کہ ہو وین تمہارے ساتہیون اور لشکر سے اور زندگی گذرانین ہم زیر سایے تمہارے پس جب پہونچے اوسکے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے اور پڑہا اوسنے ہمارے خط کو بہیجا اوسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوے تھے ہم بارادہ مصر کے کہ آپڑے تم لوگ ہمپر اور حکم کیا تمہاری تلوارون نے ہم مین پس ہنسے خالدؓ بن الولید اوسکے کلام سے اور کہا کہ حق

جو کوئی

حفر لاخیہ المؤمن بئرًا القاہ اللّٰہ فیہ قریبًا بعد اوسکے عرض کیا اون پر اسلام کو مگر سبہون نے انکار کیا

کہودتا ہے واسطے اپنے مسلمان بہائی کے کنوان تو جلد ڈالتا ہے خدا اوسی کو اوس کنوئین مین

پس ماری گئین گردنین اونکی نصرؓ کہتے ہین کہ لیکر جمع کیا ہم لوگون نے اونکے گہوڑون اور اونٹون اور ہتہیارون اور کپڑون وغیرہ کو جو از قسم مال و اثاثہ و توشہ وغیرہ سے تہا اور لے لیا ہم نے اون خلعتون کو جنکو ارسطولیس نے بہیجا تہا واسطے بڑے سردار اونکے لشکر کے اور خالدؓ نے اون خلعتون کو لیکر رفاعہ بن قیس کو دیدیا تب روانہ ہوے ہم بارادہ مصر کے اوسی دن قریب وقت عصر کے کہ ناگہان ہمکو سامنے ایک دیر نظر پڑا جو مشہور بہ دیر فرقس تہا اور وہ دیر ابہونی جست سے آباد تہا پس قصد کیا ہمنے اوسکا اور اوسکے گرد آکر اوترے ہم پس لوگ وہان کے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ عرب سے کون قوم ہو ہمنے کہا کہ ہم لوگ ہمراہیان بادشاہ ہرقل کے قوم عرب ساکنان شام سے ہمراہیان جبلہ

بن الایہم غسانی سے ہین آئے ہین ہم بارادہ مدد دہی ارسطولیس تمھارے حاکم کے اس واسطے کہ بھیجا تھا اوسنے ہمارے پاس قاصدون کو ساتھ خلعتون اور اموال کے اور حکم کیا ہمکو آنے کا اپنے یہان تاکہ مدد دین ہمکو اوسکو ان عرب محمدیون پر تب وہ لوگ بہت خوش ہوے اور دعوت کی ہماری اور دیکھا ہمکو اونکے بڑے بطرک نے جو شام کے قسوس سے تھا اور بڑا قس عالم اور دانا اور پہچاننے والا آل غستان کا تھا لوگون مین اسلیے کہ وہ شام کے قسون سے تھا اور پرورش پائی تھی اوسنے ملک شام مین اور ہرقل بادشاہ نے جدا کر دیا تھا کچھ زمین ایہم بن جبلہ کیواسطے پس مالک کر دیا تھا ایہم نے اس قس بولیس بن لوقا کو اوس زمین کے خراج لینے پر پس جب فتح کیا مسلمانون نے بعلبک اور حمص کو بھاگا یہ قس بوبیس بجانب طرابلس کے مصر تک اور جب مصر مین پہونچا تو پہونچی خبر اوسکی مقوقس بادشاہ کو پس طلب کیا بادشاہ نے اوسکو اور جب سامنے آیا وہ حال اوسکا پوچھا بادشاہ نے پس اوسنے سب حال اپنا بیان کیا اور مقوقس بادشاہ نے اوسکو خلعت دیا اور ٹھہرایا اوسکو کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا پس ٹھہرا وہ وہان اور ہو گیا بجاے بابیوس کے بسبب کثرت علم اور دانائی کے اور بابیوس مصر ہونیکے نزدیک وہی بطرک کبیر تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب روانہ ہوے مسلمان بجانب مصر کے بارادے اوسکے مالک ہوجانے اور لڑنے وہان کے بادشاہ سے قبل ماہ رمضان کے پس جب اوترے وہ لوگ وہان اور ہوا اونکے کام سے جو ذکر کیا ہمنے اور آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ مقوقس اپنے اوس خلوت کے گھر مین جسکو اوسنے اپنے لیے بنایا تھا اور بیٹھا بیٹا اوسکا تخت بادشاہت پر اس واسطیکہ وہی ولیعہد اوسکا تھا بعد اوسکے پس محتاج ہوا وہ بجانب اوس شخص کے جو مشورہ دیوے اوسکو پس اوسی وقت بھیجا اوسنے قاصد کو بطرف دیر مرقس کے اور بلایا وہان کے بطرک کبیر کو جو موسوم بہ بابیوس تھا پس جب آیا وہ سامنے متوجہ ہوا ارسطولیس اوسکی طرف اور مشورہ چاہا اوس سے اون کامون مین جو بیان کیا اوس سے اور مشورہ کیا اون لوگون سے اوس کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا اور بھیجا اس قس ملعون بولیس بن لوقا کو بجانب دیر مرقس کے پس رہا وہ وہان تا اینکہ آئے اور اوترے عرب مسلمان گرد دیر کے نصر رضی اللہ عنہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ جب اوترے ہم دیر مین آیا اور دیکھا اوسنے ہمکو اور تھا وہ بڑا پہچاننے والا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید کا دیکھا تھا اوسنے اونکو بہت جگہون مین ملک شام مین اور ہر جبیس حاکم حمص نے بھی بھیجا تھا اوسکو بطور ایلچی کے پاس ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کے جبکہ اوترے تھے مسلمان پہلی مرتبہ قبل اوسکی فتح کے پس وہ ملعون تمیز کرتا تھا ہمارے چہرون کی اور دیکھتا تھا ہمارے لباس کو اور کہا اوسنے کہ کون عرب ہو تم لوگ ہو اور تھا وہ بڑا فصیح زبان عربی مین پس کہا ہمنے کہ ہم لوگ عرب متنصرہ شام کے اصحاب ہرقل سے ہین کہ آئے ہین واسطے کمک تمھارے سردار کے لڑینگے ہم اوسکے دشمنون سے اور بہ تحقیق بھیجا تھا اوسنے اپنے ایلچی کو ہمارے پاس ساتھ خلعتون اور مال اور بخششون کے اور کمک چاہی اوسنے ہمسے پس کہا اوسنے کہ قسم ہے حق مسیح علیہ السلام کی نہین ہو تم غستانی اور نہ عرب متنصرہ سے بلکہ تم عرب حجازی ہو اور نہین نکلے ہو تم اپنے شہرون سے مگر اسی مرتبہ اور نہین حاضر تھے

له بطرک بمعنے سردار [illegible] ۱۲

تم ملک شام اور نہ وہان کی لڑائی مین اور کہتا تھا وہ ملعون ہمراہیان رفاعہ بن قیس سے کہ کیونکر مشابہ ہو سکتا ہے لباس
تمہارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملوک شام کے اور شراکت کی اونہون نے رومیونکی اونکے لباس مین
اور پہنے اونہون نے کپڑے اطلس اور ریشم کے اور سوار ہوے جڑاؤ زین پوش والے گھوڑون پر اور کوتل رکھے سپید رو
گھوڑے اور بلند کرتے تھے اپنے سرون پر صلیبان سونے اور چاندی کی اور بیشک تم عرب محمدی ہو کہ آئی ہو تم ساتھ اپنی فریب کے
تاکہ بلا ڈالو تم ارسطولیس بادشاہ پر اور مالک ہو جاوہ اوسکے شہرون کے جیسا کہ کیا تمنے ملوک شام کے ساتھ اور چھین لیا
تمنے ملک اونکا اونکے ہاتھون سے اور مار ڈالا تمنے بطارقہ اور ہرقلیہ کو اور مین دیکھتا ہون تمہارے بیچ مین اوس شخص
کو جسنے فتح کیا ملک شام کو اور ہلاک کیا وہان کے لوگون کو اور مار ڈالا بطارقہ اور بہادرون کو اور بھگا دیا بادشاہون کو اور
عنقریب لکھون گا مین بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا مین اوسکو تمہارے حال سے تاکہ قبضہ کر لیویگا وہ تمپر عامرؓ بن بہار
نے روایت کی ہے کہ کہا ہمنے اوس سے کہ ہمکو اس حال سے جو تو کہتا ہے کچھ خبر نہین ہے اور یہ تیرا خیال
خام ہے آیا نہین جانا تو نے اس امر کو کہ مسلمانون نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہے لوٹ لیا اور صبح
کی ہمنے بعد عزت کے ذلت مین اور بعد توانگری کے فقیری مین اور لکھہ بھیجی تھی ہمنے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات
کہ آوین ہم اوسکے پاس اور ہووین ہم اوسکے لشکر سے اور لڑین اوسکے دشمن سے اور بھیجا اوسنے ہمارے پاس
حلفون کو اور خوش کیا ہمارے دلون کو عامرؓ کہتے ہین کہ ہنسا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ
غسان کی زبان روم کو جانتے ہین پس کون شخص تم مین ہے جو کلام کرے میرے ساتھ اوس زبان مین پس کہا
ہمنے کہ ہم لوگ سوائے اپنی زبان کے اور زبان نہین جانتے ہین پس کہا ملعون نے کہ قسم ہے میرے دین کی
کہ تم قوم غسان سے نہین ہو اور اب ٹھیک ہوا کلام میرا تمہارے باب مین اور تم اصحابؓ محمدؐ سے ہو صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پس کہا ہمنے کہ برا ہو تیرا اگر ہوتے ہم اون لوگون سے جنکو تو کہتا ہے تو نہ طاقت ہوتی ہمکو اس امر کی
کہ ظاہر نہ ہوتے ہم دن کو بلکہ چھپتے ہم دن کو اور چلتے ہم رات کو و لیکن طالب مغفرت کی کر تو مسیح سے اس بات پر
کہ اونکی امت کو تونے اصحابؓ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہے پھر چھوڑا اوسنے ہمکو
اور نہین کلام کیا ہمسے پس کہا اوس سے راہبان ویر نے کہ اے باپ ہمارے اگر قوم اون مین سے ہوتی جنکا
تونے ذکر کیا تو نہ آتی وہ مصر کو دن کی روشنی مین اور نہ اوترتے آبادیون مین پس کہا اوسنے کہ قسم ہے اپنے دین کی
تحقیق کہ مین برا پہچاننے والا اونکا ہون اور یہ قوم اصحابؓ محمد سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس باز رہو تم اوسنے
اور نہ کھلاؤ تم کھانا وغیرہ اونکے واسطے اور قریب تر مین بھیجونگا بادشاہ کو خبر اونکی اور آگاہ کرونگا مین اوسکو اونکے
حال سے تاکہ ہوشیار رہین وہ لوگ انسے عامرؓ بن بہار نے بیان کیا ہے کہ تھا مہربانی اور کرم اللہ تعالی سے ہمارے
ساتھ یہ امر کہ جب سنا راہبون نے بولیس سے یہ حال کہا بعضون نے بعض سے اگر اچھی طرح سے پہچان لیا ہے

قس نے لوگو پس پہنچ ضرور ہے ہمکو یہ امر کہ صلح کریوین ہم اپنے واسطے اونسے پس ہونگے ہم امن مین اونکے قریب سے اپنے اوپر مین پس کہا ایک راہب نے اونمین سے جو بڑا دانا اور عالم اور عاقل تہا کہ اگر تم ایسا کروگے تو اچہا کروگے ویکن نہین جانتے ہین ہم یہ امر کہ کسکے واسطے ہو دائرہ لڑائی کا اور فریقین سے کون شخص فتح پاوے پس اگر ہوگی فتح ہمارے گروہ کے واسطے تو ڈرتے ہین ہم اس قس لعین سے اس امر کو کہ آگاہ کریگا بادشاہ کو ہمارے حال سے پس مار ڈالیگا وہ ہمکو اور یہ ملعون ہمارے غیر مذہب پر ہے اور ہر روز کفر کرتا ہے ہمارے ساتھ اسواسطے کہ وہ نسطوری ہے اور ہم یعاقبہ ہین پس اگر قصد کیا ہے تمنے اس قوم سے مصالحہ کرنیکا اور چاہتے ہو اپنے لیے اون سے امان کو پس قید کرلو تم اس ملعون کو اور سپرد کردو تم اوسکو مسلمانون کے کرین وہ اوسکے ساتھ جو وہ چاہین اور مصالحہ کرو تم قوم سے پس اگر ہوگی فتح اونکے واسطے تو یہی مطلب تمہارا ہے اور اگر ہوگی فتح واسطے ہمارے سردار کے پس بچ جاوینگے ہم اوس سے اور بادشاہ ہمارا حال نجانیگا پس اچہی جانی اون لوگون نے راے راہب کی اور اتفاق کیا قس کے قید کرلینے پر اوس حال مین کہ وہ نہین جانتا تہا پہر متوجہ ہوے وہ لوگ اوسکی طرف اور پکڑ لیا اوسکو اور مشکین باندہین اوسکی اور لائے عرب کے پاس اور کہا کہ قسم ہے تمکو اوسکی جسکے تم معتقد ہو اور جسکی طرف تم اشارہ کرتے ہو آیا تم اصحاب محمدؐ کی ہو یا نہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بہ تحقیق ہمنے قبضہ کرلیا ہے قس پر اور ہم چاہتے ہین کہ سپرد کرین اوسکو تمہارے اور صلح کرین ہم تمسے اور لے لیوین ہم اپنے لیے تم سے عہد اور امان کو اسواسطے کہ ہم ایسی قوم ہین جو نہین جانتے ہین لڑائی کو اور نہین پیدا کیے گئے ہم واسطے لڑائی کے پس کہا مالک بن اشتر نخعی رضؓ نے کہ جب ارادہ کیا تم نے ہمارے صلح کا پس نہین ہین ہم اون لوگون سے جو چہپاوین اپنے حال کو تمسے اور نہین پسند کرتے ہین ہم جہوٹھ بولنے کو کہ ہمارے نزدیک جہوٹھ بہت بڑی چیز ہے خصوصاً اسلام نے باز رکہا ہے ہمکو اوسکے استعمال اور تبعیت سے اور اگر ہووے تلوار کسی ایک کے سر پر ہم لوگون سے اور سوال کیا جاوے وہ اپنے دین سے تو اوس حالت مین مباح ہے اور ہم لوگ اصحاب محمدؐ رسول اللہ سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمہارے واسطے امان ہے امان اللہ اور اوسکے رسولؐ کی پس جب سنی راہبون نے مالک اشتر نخعی سے یہ بات اوتر چہ وہ اور کہولدیا اونہون نے دروازہ دیر کا اور نکالا بولیس قس کو اور سپرد کیا اوسکو مسلمانون کو پس کہا خالدؓ نے اوس سے کہ اے دشمن خدا ارادہ کیا تہا تو نے ہمارے ساتھ ایک کام کا اور چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے سواے اوسکے پہر عرض کیا پہر اسلام کو پس انکار کی اوسنے اور کہا کہ بہاگا مین شام سے مصر مین پہر ڈالدیا مجکو مسیح نے تمہارے ہاتہون مین نہین شک کرتا ہون مین اس بات مین کہ مسیح مسلم ہین اور مین کافر ہون تمہارے دین کے ساتھ پس ماری خالد رضؓ نے گردن اوسکی عامر بن ہبابہ نے بیان کیا ہے کہ سے آگئے راہب لوگ کہانا اور دانہ چارہ اپنے دیر سے پس کہایا ہمنے اور کہلایا اپنے گہوڑون کو اور ٹہہرے ہم وہان رات بہر پس کہا اوس راہب کبیر نے جسنے مشورہ دیا تہا راہبون کو قید کرنے بولیس کا خالدؓ بن الولید سے کہ اے سردار جانتا اور دیکہتا ہون مین تم مین شجاعت کو تم کون

ہوا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونہون نے کہا کہ مین خالدؓ بن الولید المخزومی ہون پس کہا راہب نے
کہ قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ تم وہی ہو جسنے فتح کیا شام کو اور ذلیل کیا بادشاہون اور بطارقہ کو اور تعریف اور صفت تمہاری
میرے نزدیک موجود ہی پھر گیا وہ اپنے دیر مین اور غائب رہا تہوڑی دیر اور پھر آیا تو ساتھ اوسکے ایک جزدان تہا پس
کہولا اوسکو اور نکالی اوسمین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کی صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور صورت
اونکی اور لباس اونکا اور صورت ابو عبیدہؓ اور صورت خالدؓ کی اور تلوار برہنہ اونکے ہاتہ مین تہی پھر کہا اوسنے خالدؓ سے کہ ای سردار
ہمیشہ امیدوار تہا مین تم لوگون کا اور سنتا تہا مین خبرین تمہاری تا آنکہ داخل ہوے تم ملک شام مین اور فتح کیا تمنے شام
کے بعض شہرون کو اوس حال مین کہ تم سردار تہے پس جب معزول کیا تمکو عمر بن الخطاب نے رضی اللہ عنہ اور حاکم کیا سوائے
تمہارے دوسرے کو تعجب ہوا مین اس حال سے اور حال تمہارا ہمارے نزدیک اسطرح پر لکہا ہے کہ فتح کرنیوالے شہرونکے تمہین ہوگے
پس کیا سبب تہا اوسکا خالدؓ نے کہا کہ ای راہب جان تو اس امر کو کہ عمرؓ بن الخطاب امام اور خلیفہ ہین اور جب جس کام کا حکم وہ ہمکو
کرتے ہین تو ہم بجا لاتے ہین اوسکو اور حکم اونکا اطاعت کیا گیا ہی ہم لوگون مین پس ہرگز نہین پہرتے ہین ہم اوس سے اور اسی
بات کا حکم کیا ہی ہمکو اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہہ کہ فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا
اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ پس اطاعت اونکی ہمپر فرض ہے اور وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور
اچہے کامونکے اور منع کرتے ہین برے کامون سے اور وہی مالک ہین بلاد مفتوحہ اور اوس چیز کے جو یکجا کیا ہمنے اونکے
واسطے مالون سے اور ہمیشہ حکم اونکا تعریف کیا گیا ہی اور ہمیشہ وہ طریقہ بہجا ہشی دنیا پر ہین بحالت انکسار اور خاک نشینی
اور لباس اونکا گدڑی ہی اور پیدل چلتے پہرتے ہین وہ بازارون مین بسبب عاجزی کے واسطے اللہ تعالی کے لباس اونکا تقوی
ہے اور بنیاد اونکی ذکر خدا ہے اور شعار اونکا عدل ہے رعیت کے حق مین مہربانی کرتے ہین وہ یتیم پر اور نرمی کرتے ہین
بیوہ عورتون اور مسکینون پر اور اعانت کرتے ہین مسافرون کی سخت ہین وہ اللہ کے دین مین اور درشت ہین اوس
شخص پر جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہین نہین شرم کرتے ہین وہ امر حق
سے اور نہین جرب زبانی کرتے ہین خلق مین راہب نے کہا کہ آیا یہی ہیبت اونکی تمہارے نبیؐ کے زمانہ مین بہی تہی
خالدؓ نے کہا ہان سنا ہے مینے سعدؓ بن ابی وقاص کو کہتے تہے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایکدن عمرؓ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اوس وقت آپکی حضوری مین قریش کی عورتین تہین جو کلام اور شکایت کرتی تہین آپ سے
اپنے حال کی ساتھ آواز بلند کے پس جب اذن دیا آپ نے عمرؓ کو حضوری کا دوڑین وہ عورتین واسطے پردہ کی پس ہنسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا عمرؓ نے بطور دعا کی ہنستا رکہے اللہ تعالی آپ کے دندان مبارک کو ای رسول اللہ
کے اب مے ارشاد کیا کہ ای عمرؓ متعجب کیا تمنے ان عورتون سے جو چہپ کر بہاگین واسطے پردہ کے تمہارے خوف سے عمرؓ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہ ڈرین وہ آپ سے پھر کہا اون عورتون سے عمرؓ نے کہ ای دشمن

اپنی جالون کی ڈرتی ہو تم مجسے اور نہین ڈرتی ہو تم اللہ کے رسول سے اونہون نے کہا ہان تم بہت وحشت اور سخت ہو سبب
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہے مجکو اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہو اے عمرؓ نملیگا تمکو شیطان کسی دن چلتا ہوا
راہ مین مگر یہ کہ چلا جاویگا وہ دوسری راہ کو راوی کہتا ہے کہ جب سنی راہب نے یہ بات کہا اوسنے کہ رحمت اور برکت
اور رسالت تمہارے نبی کی پہر آئی تمہارے امام اور تم لوگو نپر پس کہا خالدؓ نے کہ کس چیز نے باز رکہا ہو تجکو داخل ہونیسے
ہمارے دین مین اوسنے کہا کہ جب چاہیگا پروردگار آسمانون اور زمین کا خالدؓ نے کہا کہ چاہتا ہون مین تجسے یہ امر کہ نکالدے
تو ہمکو صلیبان اپنے پیر کی اور زنار بہی پس نکال لایا وہ صلیب تدبیح کو کہ وہ بڑی صلیب جاپدیکی تہی اور او صلیبان بہی چہوٹی
چہوٹی اور زنار بہی پس خالدؓ نے اونکو لیکر رفاعہؓ بن قیس اور بشار بنؓ عوف کے سپرد کیا پس لیا مسلمانون نے اونکو اور
آراستہ ہوے وہ ساتہ لباس عرب تنطرہ کے جنکو راستے مین مارڈالا تہا اور سوئے رات بہر دیر مین پس جب صبح ہوئی کوچ
کیا خالدؓ نے مع ساتہیون کے بعد ازین کہ ٹہرایا دیر مین دس آدمیون کو وادی القری سے تاکہ نہ نکلے اون مین کوئی اور
جاکر آگاہ کرے بادشاہ کو اونکے حال سے اور کوچ کیا خالدؓ نے دیر سے مع اپنے ہمراہیون کے بلباس تنصرہ کی اور مضبوط کر لیا
زنار ونکو اپنی اپنی کمر مین اور بلند کیا صلیبانون کو اپنے سرونپر اور روانہ ہوے بارادہ مصر کے اور اونکے اور مصر کے بیچ مین دہی دن
تہا راوی نے بیان کیا ہے کہ متوجہ ہوئے خالدؓ بن الولید نصرؓ بن ثابت کیطرف اور کہا اوسنے کہ اے نصرؓ جاو تم بادشاہ
کو پاس اور خوشخبری دو اوسکو ہمارے آنیکی اور کہو اوس سے کہ عرب تنصرہ آئے ہین تیری مدد دینے کیواسطے پس چلے
گئے نصرؓ بن ثابت تا اینکہ قریب ہوئے وہ قبطیون کے لشکر سے نصرؓ کہتے ہین کہ جب قریب اور سامنے ہوا مین لشکر قبط
کے دوڑے لوگ میری طرف اور کہا کہ تم کون ہو مینے کہا کہ مین ایلچی عرب تنصرہ کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے بادشاہ کو
بسبب آنے عرب تنصرہ کے اوسکے پاس راوی نے بیان کیا ہو کہ لیا لوگون نے نصرؓ کو اور لے گئے اونکو واسطے لیس
کے سامنے اور اجازت چاہی اوس سے پس اذن دیا اوسنے اور جب داخل ہوے نصرؓ بادشاہ کے پاس ڈانٹا اونکو حجاب نے
واسطے اس بات کے کہ تعظیم کرین وہ مجلس بادشاہ کی سجدہ کرنیسے نصرؓ کہتے ہین کہ قسم ہے اللہ کی نہین التفات کیا مینے
بجانب اونکی آوازونکے اور ارادہ کیا مینے یہ کہ سجدہ نکرون لیکن ڈرا مین اس امر سے کہ نفرت کرین گے وہ اہل قوم سکے مجسے اور
نہ پورا ہوگا ارادہ ہمارا اور یہ بات اون لوگون کو ٹہیک معلوم ہو چکی تہی کہ جو شخص ہوگا اصحابؓ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
وہ سجدہ نکریگا کسی بادشاہ روئے زمین کو جو کفر کرتا ہے ساتہ اللہ کے پس کہا مینے اپنے دلمین کہ نیت کرتا ہون مین واسطے
اللہ کے اور سجدہ کرتا ہون رب العالمین کیواسطے او سنا تہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے آپ
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ؛ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى پس سجدہ کیا مینے پروردگار عالم کا اور جب اوٹہایا مینے اپنے سر کو سجدہ سے
کہا مجسے بادشاہ کے وزیر نے کہ اے مراد عربی ہو تجکے ساتہی تمہارے مینے کہا ہان اب وہ قریب جبل مقطم کے ہین راوی
کہتا ہو کہ جب وزیر نے یہ بات حکم کیا اوسنے حجاب ور اکابر دولت کو نکلنے کا واسطی ملاقات عرب کے پس ارد ہوئے

قبطی ساتھ آراستگی کے اور کوتل رکھا غلامون نے گھوڑون کو اونکے سامنے ساتھ بڑی زینت کے اور زین پوشون جڑاؤ
ساتھ نگینون جواہرات اور لگامون جلا کی ہوئی ساتھ سونے اور روپے بند بنُے ہوے ساتھ موتیون کے اور سوار ہوا اونکے
ساتھ ارسلاؤس قبطی سردار لشکر کا اور خلعت دیا بادشاہ نے نصرؓ بن ثابت کو جبکہ آئے تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ
ہوئی قوم واسطے ملاقات عرب کے ڈراتا تھا لیکہ گمان کرتے تھے کہ وہ عرب متنصرہ ہین اور نہین جانتے تھے معاملہ
تقدیر کو یہ تو حال نصرؓ بن ثابت اور نکلنے قبطیون کا واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالدؓ بن الولید کا پس روانہ ہوے
وہ تا اینکہ پہونچے جبل مقطم تک **ابن اسحاقؒ** نے بسلسلہ راویون کے یغنمؓ بن مرہ سے **روایت** کی ہے کہا یغنمؓ نے
کہ تھا مین منجملہ اون لوگون کے جنکو عمرؓ بن الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی القریٰ اور وادی نخلہ سے اور خالدؓ بن الولید دوست
رکھتے تھے مجکو اس واسطے کہ میرے باپ شریک تھے عاصؓ وائل السہمی کے اور سفر کیا تھا اونکے واسطے ساتھ مالون کے
بصرے کی بازار تک پس جب جانا خالدؓ بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب بادشاہ ارسطولیس کے اونکے استقبال کیواسطے
نکلے ہین ڈرے وہ اس امر کہ تشویش مین پڑین گے دل مسلمانون کے اس حال سے جبکہ دیکھین گے مسلمان اونکی طرف اور
ڈرے عمروؓ بن العاص پر بھی اس بات سے کہ سستی مین پڑین گے وہ پس آئے میرے پاس اور کہا مجھسے کہ ای ابن مرہؓ مین
چاہتا ہون تمسے ایک بات کہنا پس سمجھہ لو تم اوسکو مجھسے مینے کہا کہ اے ابا سلیمان وہ کیا بات ہے اونہون نے کہا کہ جانتے
تم اس امر کو کہ عمروؓ بن العاص ور ساتھی اونکے جبکہ دیکھین گے ہمکو کہ آئے ہین ہم ساتھ لباس متنصرہ کے اور صلیبان ہمارے
سرون پر ہین اور قبطی لوگ سوار ہوے ہین ہمارے استقبال کیواسطے تو تشویش مین پڑین گے دل اونکے ہمارے حال سے
ولیکن مین چاہتا ہون تمسے اس امر کو کہ اوترو تم اپنے گھوڑے سے اور سپرد کرو وہ تم اوسکو اپنے غلام کے اور چھپ رہو تم اس
پتھر کی آڑ مین پس جب دور چلے جاوین ہم لوگ تمسے اور تنہا رہو تم نکلو اور قصد کرو لشکر مسلمانو نکا اور جاؤ تم عمروؓ بن العاص کے
پاس اور بیان کرو اونسے حال ہمارا کہ قصد کیا ہے ہمنے فریب اور مکر کا ساتھ قوم کے تاکہ مطمئن ہو جاوے دل اونکا اور
باسامان رہین وہ اپنے کام مین اس واسطے کہ وہ سوا ے تمہارے اور کسی پر مطمئن نہون گے کہ پہچانتے ہین وہ تمکو
اور کہو تم میری طرف سے اونکو سلام اور یہ بات کہ باسامان رہین وہ اور لشکر اونکا اپنے کام مین پس جب سنین وہ تکبیر
ہماری قبطیون کے لشکر مین بلند کرین وہ اپنی آواز ونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرین وہ قوم پر پس کہا مینے خالدؓ سے
کہ بخوشی منظور ہے مجکو پھر اوترا مین اپنے گھوڑے سے اور سپرد کیا مینے اوسکو اپنے غلام دارم کے اور چلا مین طرف پہاڑ کے
اور چھپ رہا مین پیچھے ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالدؓ بن الولید مع اپنے ساتھیونکے ڈراتا تھا لیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ لباس
عرب متنصرہ اور اون خلعتونکے جنکو بادشاہ نے متنصرہ کیواسطے بھیجا تھا اور پہنین رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف نے وہ دونون
خلعتین جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کے بھیجا تھا اور بلند کیا صلیبا نونکو اپنے سرو نپر اور کھولدیا نشان متنصرہ کی اور بلند کیا صلیبان سونے
اور چاندی کی جو ویر رہبان سے لیا تھا اور بدل دیا خالدؓ نے بھی اپنے لباس کو اور اسی طرح مقدادؓ اور عمارؓ بن یاسر اور مالک اشتر نخعی نے بھی

تبدیل لباس کیا تہا پس اوسی حال مین کہ وہ چلے جاتے تھے کہ سامنے ہوا اونکے لشکر قبطیونکا اور سردار لشکر کا ارسلاوس اور حجاب بادشاہ کی
پس متوجہ ہوے رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف اپنے ساتہیونکی طرف اور کہا اون سے کہ پیدل ہوجاؤ اور جبکو تم سامنے اونکے کہ نہین
ہے اس امر سے تمپر بیروی اور بدی عاقبت کی اور قسم کہاؤ میشع اور سیدہ کی اور نہ غلطی کرے کوئی تم مین تاکہ یاد کرے وہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو پس آگاہ ہوجاوین قوم ہمارے حال سے اور کرلو تم اپنی ہمتون کو اپنی آنکہونکے آگے اور بہروسا کرو تم اللہ تعالی
پر اپنے کاموںین پس ویسا ہی کیا قوم مسلمانون نے جو حکم کیا اونکے سردارون نے اور پیدل ہوے اور جہکے وہ واسطے تعظیم حجاب
اور سردار لشکر ارسلاوس کے اور دعائین دین اونکو پس متوجہ ہوے حجاب اونکی طرف اور بزرگداشت کی اونکی اور حکم کیا اونکو سوار
ہونے کا پس سوار ہوکر روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے سراپردے تک اور حکم کیا اونکو حجاب نے اوترنے کا پس اوترے وہ
اپنے گہوڑونپر سے اور ٹہہرے سراپردے کے دروازے پر اور اجازت طلب کی بادشاہ سے پس اذن دیا اوسنے آنے
سرداران لشکر اور اکابر کا پس داخل ہوے رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف اور نہین داخل ہوا کوئی سواے اونکے اور ٹہہرے
خالدؓ اور مقدادؓ اور عمارؓ اور مالکؓ اور باقی عرب ہمراہی رفاعہؓ اور بشارؓ کے دروازے پر پس جب داخل ہوے رفاعہؓ ابن قیس
اور بشارؓ بن عوف سراپردے مین مبارکباد دی اور جہکے وہ واسطے تعظیم کے سامنے بادشاہ کے پس متوجہ ہوا بادشاہ
اونکی طرف اور کہا اوسنے کہ اے گروہ عرب کے بتحقیق جان لیا تمنے محبت ہماری اپنے ساتہ اور قرب ہمارا اپنے واسطے
اور بلایا ہمنے تمکو اس لیے کہ رہو تم ساتہ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنون سے اور ہووین ہم تم ایک ہی ساتہ ان عرب محمدیون پر
پس اگر تم خیر خواہی کروگے ہماری اور لڑوگے ہمارے دشمنون سے اور حمایت کروگے ہماری دولت کی تو ہونگے ہم موافق
حکم کے اور تقسیم کردیوینگے ہم تمکو ملک اپنا اور مالک کردینگے ہم تمکو اپنی نعمتونکا رفاعہؓ نے کہا کہ بشارت ہو تجکو اے بادشاہ قریب
دیکہیگا تو وہ چیز جو خوش کریگی تجکو اور خرچ کرینگے ہم تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی مین پس شکریہ ادا کیا اونکا
بادشاہ نے اور بہت اچہی دو خلعتین دین رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف کو اور پہنا اونہون نے اون دونون خلعتون کو اون
خلعتون پر جو پہلے سے پہنے تہے کہ اونہین کو پہنکر وہ بادشاہ کے سامنے گئے تہے پس اسی وجہ سے مطمئن ہوگیا تہا دل
بادشاہ کا کہ اوسی نے وہ خلعتین اونکے واسطے بہیجی تہین اور اس سبب سے یقین کیا کہ وہ عرب متنصرہ ہین راوی نے
بسلسلۂ راویونکے بیان کیا ہے کہ جب آئے خالدؓ بن الولید اور مقدادؓ اور عمارؓ بن یاسر اور مالکؓ اشتر اور رفاعہؓ بن قیس اور
بشارؓ بن عوف اور وہ لشکر جسکو امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے اہل وادی القری اور طائف اور وادی نخلہ سے بہیجا
تہا اور ہوا معاملہ اونکا اوس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہمنے اور متوجہ ہوے وہ بجانب لشکر بادشاہ ارسطولیس کے اور رفاعہؓ
بن قیس اور بشارؓ بن عوف خلعتین پہنے تہے اور نشان اور صلیبان اونکے سرونپر تہی پس دیکہتے تہے مسلمان لشکر عمروؓ بن العاص
کے اونکی طرف اور تعجب کرتے تہے اونکے حال سے پس کہا معاذؓ بن جبل نے عمرو بن العاص سے کہ قسم ہے خدا کی اے عمروؓ یہ
لوگ عرب متنصرہ نہین ہین اور میرا جی نہین مانتا ہے اس بات کو اور بیشک وہ ہمارے ساتہیونسے ہین اور مینے

ایک ایک کو اون مین سے دیکھا پس دیکھا مینے اون مین لباس وادی نخلہ اور طائف اور وادی القری کے شرجیل بن
حسنہ نے کہا کہ مین اس سے زیادہ تر تعجب کی بات تمسے کہتا ہون کہ مینے اون سبھون کے بیچ مین خالد ابن الولید کو دیکھا
ہے اور ظاہر ہوا مجکو عمامہ اور وہ کپڑے اونکے جو پہنکر طرابلس مین داخل ہوے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ مینے قسم ہے
خدا کی مالک اشتر نخعی کو دیکھا ہے اور پہچانا مینے اونکو بسبب اونکی درازی قد اور رکاب کے اور وہ گھوڑے کی زین پر مثل
برج کے ہین عمرو بن العاص نے کہا کہ قریب تر تمکو حال معلوم ہوجاویگا اگر چاہا اللہ تعالی نے راوی کہتا ہے کہ گذر گیا
دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے کہ اوسی وقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کیطرف سے بارادہ لشکر مسلمانون کے اور اس رات مین سعید
بن زید بن نفیل واسطے نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا اونہون نے بجانب ذوات نعیم بن مرہ کے کہ آتے ہین وہ اونکے
لشکر کیطرف جلد متوجہ ہوے مسلمان اونکی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کہو حال اپنا پس کہا اونہون نے کہ مین نعیم بن مرہ ہون
پھر سلام کیا نعیم رضہ نے مسلمانونکو پس جب پہچانا مسلمانون نے اونکو مرحبا کہی اونکو اور پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو پس
آگاہ کیا نعیم رضہ نے اونکو سرگذشت سے پس لے گئے مسلمان اونکو عمرو بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہین کہ جب
پہونچا مین عمرو بن العاص کے خیمے مین سلام کیا مینے اونکو پس جواب سلام کا دیا اونہون نے مجکو اور کہا کہ کون شخص ہے
مینے کہا کہ مین نعیم ہون اونہون نے کہا کہ مرحبا ای نعیم تمہارے پیچھے کیا حال ہے آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے ای بیٹے میرے
بھائی کے بیٹھ جاؤ تم پس بیٹھ گیا مین اونکے سامنے اور سب حال اول سے آخر تک بیان کیا مینے اون سے پس بہت خوش ہوے
وہ اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد اور غلبے کے اور سجدہ شکر اللہ تعالی کا بجا لائے اور اوسی وقت بلایا اونہون نے معاذ
ابن جبل اور شرجیل بن حسنہ کو پس جب آگئے وہ لوگ اور بیٹھے سامنے اونکے متوجہ ہوے عمرو بن العاص اونکی طرف اور کہا
کہ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نعیم بن مرہ رضہ خبر لیکر میرے پاس آئے ہین اور ایسا ایسا کچھ مجسے بیان کرتے
ہین پھر کہا نعیم رضہ سے کہ اے بیٹے میرے بھائی کے بیان کرو تم ان لوگون سے وہ چیز جو بیان کی تمنے مجسے پس نعیم رضہ نے
ابتدا سے انتہا تک اون سے بیان کیا پس بہت خوش ہوے وہ لوگ اور کہا کہ ہم اللہ غالب اور بزرگ سے امید اس
بات کی رکھتے ہین کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے غلبے کا ہمارے دشمنون پر پھر نعیم رضہ نے عمرو بن العاص سے کہا کہ
ای سردار سوار رہو تم اور حکم کرو سرداران مسلمین اور لشکر کو سوار ہونیکا اور آمادہ اور باسامان رہو تم اپنے کام مین پس جب سنو تم
تکبیر کو قبطیون کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہے تو بلند کرو تم بھی اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرو تم دشمن کے
لشکر پر ابن اسحاق رضہ نے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی کو اپنی خلق کے کام مین نگرانی انجام کار کی ہے اور معاملہ
اوسکا یون ہے کہ جب رات ہوئی تو جمع کیا ارسطولیس نے مصاحب اور سردارون کو اور کہا اون سے کہ تنگی مین پڑا ہے
سینہ میرا اہل عرب کے سبب اور اونکے قیام سے ہمارے یہان اور نرخ غلے کا ہمارے یہان گران ہوگیا ہے کہ
حاکم ہوگئے ہین وہ لوگ دیہاتون اور زمین والون پر اور باز رکھا ہے اونہون نے اور شہر والون کو اس امر سے کہ پہونچاوین

وہ ہمارے پاس کسی چیز کو پیداوار شہرون سے اور اونکے گروہ بہی جاتے ہین ریف اور صعید تک اس جانب سے اور اہل نوبتہ اور بجاۃ کسی نے بہی ہماری کمک نہین کی اور اونکے آپس مین فساد اور جھگڑا پڑ گیا ہے سو میری رای تو یہ ہے کہ شروع کرون مین لڑائی کو ان عرب سے اور مدد اور غلبہ دیوین مسیح جسکو چاہین تپس کہا حجاب اور سرداروں نے کہ ای بادشاہ گر تو جو چاہتا ہے کہ ہم لوگ کسی امر مین تیرے خلاف نکرین گے تپس کہا ارسطولیس نے کہ نکلو اور چلو تم لوگ اسی وقت اور آگاہ کر دو لشکر کو کہ کل لڑائی ہوگی اور حکم دو اونکو کہ پہنین وہ لباس حرب کا اور آمادہ ہون واسطے لڑائی کے اور آفتاب نہ نکلنے پاوے کہ وہ لوگ پہاڑ پر پہونچ جاوین کہ شاید دفعۃً در آوین ہم عرب پر بوقت غفلت کے تپس نکلے حجاب بموجب حکم بادشاہ کے اور نہ تہی بادشاہ کو آگہی اوس معاملے سے جو پورا ہو چکا تہا قصر شمع مین اور تہی اچہی تدبیر اللہ تعالی کی اپنے مسلمان بندون کے واسطے یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی بہائی تہا جسکا نام ارجانوس تہا اور مقوقس اوسکو بہت دوست رکہتا تہا اور کوئی کام بدون اوسکے مشورہ کے نہین کرتا تہا اور دونون ساتہی سوار ہوتے تہے اور ساتہی اوترتے تہے اور نہین جدا ہوتی تہی آپس کی محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہو چکا تہا اپنے خلوت کے گہر مین رمضان کے مہینے مین جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین اور بہائی اوسکا اوسکے نکلنے کی راہ دیکہتا تہا جس وقت کہ تمام ہوا مہینا پس جب پورا ہو گیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گذرا اوسپر یہ حال اور برا جانا اوسکے معاملے کو اور آیا وہ اپنے بہائی کی خلوت خانے کیطرف درانحالیکہ پوچہتا تہا اون لوگون کو جو اوسکی خدمت مین مقرر رہتے پس نہ دیکہا اون مین سے کسی کو تا کہ پوچہے حال اپنے بہائی کا اور یہ کہ کیا سبب ہے اوسکے دیر کرنے کا نکلنے سے پس نہ پایا اون مین سے کسی کو اور شک کی کام مین اور آیا بجانب ارسطولیس بیٹے اور ولی عہد اپنے بہائی کے پس پایا اوسکو بیٹہا ہوا تخت پر اور حکم اوسکا جاری تہا ملک مین پس نہایت برا جانا اوسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا ارسطولیس کیطرف اور پوچہا اوس سے حال اوسکے باپ اور سبب اوسکے دیر کرنے کا پس کہا ارسطولیس نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو بمقابلہ ان عرب کے ضعیف دیکہا اور حکم کیا مجکو ٹہہرنے کا اپنے جگہہ پر اور بند و بست کرنے معاملے کا اوسکے اور عرب کے بیچ مین مصالحہ کر لون مین اون سے یا لڑون مین اون سے پس جب سنی ارجانوس نے یہ بات ارسطولیس سے چپ ہو رہا اور کچہہ جواب اوسکو نہین دیا اور چہپایا معاملے کو اپنے دل مین اور جان گیا اس امر کو ارسطولیس نے اپنے باپ کو مار ڈالا راوی کہتا ہے کہ ارجانوس بہائی مقوقس کا بہی اعتقاد رکہتا تہا نبوت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جانتا تہا کہ دعوت اونکی پہیلے گی زمین مشرق اور مغرب تک اور بادشاہ لوگ سست ہو جاوین گے اونکے صحابہ کے زمانے مین اور وہ لوگ غالب ہو جاوین گے شہرون پر پس نکلا وہ اپنے بہتیجے ارسطولیس کے پاس سے اور نہین ظاہر کیا اوسنے کسی سے وہ امر جو اوسکے دل مین تہا اور ارسطولیس نے ارادہ لڑائی کا عرب سے کل کے روز پر رکہا تہا پس نکلا ارجانوس اوسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع مین اور یکجا کیا اوسنے اون لوگونکو جنکو اوسکے بہتیجے نے اکابر دولت سے اوسمین چہوڑا تہا اور اون لوگونکو جنپر اوسکو اعتماد تہا اپنے کام

اور اپنی حفاظت مین پس جب داخل ہوا ارجانوس اونکے پاس کہا اوسنے اونسے کہ جانو تم لوگ اس امر کو کہ عقل سبب پایداری
بنی آدم کی ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے خاص کیا بنی آدم کو ساتھ عقل کے سواے اونکے اور سب مخلوقات کے اور
مقوقس کو اوسکے بیٹے نے ضرور مار ڈالا ہے بسبب خواہش دنیا کے اور تھا مقوقس مہربان تم لوگون پر اور مطیع تھا تمہارا او جانو
تم اس امر کو کہ یہ عرب جو ہین کہ پیش آنیوالا اونکا وہ تھا جسکا ملک تمہارے ملک سے بڑا تھا اور لشکر اوسکا تمہارے لشکر سے
زیادہ تھا پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ عرب کے سامنے او نہین ہے زمانہ جاتے رہے اور سست ہو جاتی تمہاری دولت
کا مگر اس قدر کہ بھڑین اور مقابل ہون دونون لشکر پس اگر فتح پاوین گے تمپر عرب تو مار ڈالین گے وہ تمکو اور لوٹ لینگے
وہ تمہارے مال کو اور لونڈی غلام بناوین گے تمہارے عورات اور لڑکون کو اور رہین گے تمہارے گھرون مین جسطرح کہ کیا
اونہون نے تمہارے غیر کے ساتھ اون لوگون نے کہا کہ اے سردار کیا رائے ہے اس معاملہ مین اوسنے کہا کہ رائے یہ ہے کہ ہوشیار
ہو جاؤ تم اپنی جانو پر اور بند کر لو تم دروازہ اپنے قصر کا اور نہ آنے دو اوسمین کسیکو بادشاہ کے لشکر سے اور نہ اوسکو اسواسطے کہ اوسکو
قوت تمہاری لڑائی کی نہوگی اوس حال مین کہ عرب اوسکے پیچھے ہونگے اور وہ عبور کریگا بجانب غربی کے اور چلا جاویگا اسکندریہ کو
اور مین بعد اوسکے صلح کرونگا اپنے اور تمہارے واسطے ان عرب سے اور بیٹھ رہا ہو جاوین گے ہم اپنی جانون اور مالون اور اولاد
اور بعد اوسکے جو ارادہ کریگا اونکی تبعیت کا اونکے دین پر تو اوسکے واسطے کوئی مانع نہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر اقامت کریگا وہ اونکو
جزیہ دیگا اور محفوظ رہیگا خون اوسکا اور مال اوسکا اور لڑکے بالے اوسکے راوی کہتا ہے کہ جب سنی اون لوگون نے یہ بات اوسکی
بہتر جانا اوسکی رائے کو اور سمجھے وہ کہ حق اوسی کے ساتھ ہے پھر راوی نے بیان کیا ہے کہ ارجانوس سوار ہوا تھا ساتھ ایک ہزار
سوار کے اپنے غلامون سے پس گھیر لیا ارجانوس نے قصر شمع اور اوس چیز کو جو اوسمین تھی خزانے اور مال اور اسباب اور غلے وغیرہ سے
اور بند کر لیا اوسنے دروازونکو اور چڑھ گیا مع اپنے لوگونکی اوپر مکانونپر اور بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے کچھ خبر تھی راوی کہتا ہے کہ آئے
بعض غلام ارسطولیس کے جو واقف ہو گئے تھے اس معاملہ سے اور آگاہ کیا اوسکو اوسکے چچا ارجانوس کے حال سے پس جب سنا ارسطولیس نے
یہ حال یقین کیا اوسنے اپنے زوال ملک اور اوسکے نکلجانیکا اپنے ہاتھ سے اور حیران رہگیا اپنے کام مین اور قصد کیا اوسنے داخل
ہونے قصر کا ان کو کہ اوسیوقت بلند ہوئی آواز تہلیل اور تکبیر کی اوسکے وسط لشکر سے اور عرب نے حملہ کیا راوی کہتا ہے کہ جب سنی
عمرو بن العاص نے آواز تکبیر کی کہ بلند ہوئی ہے قبطیونکے لشکر مین اور سوار ہو چکے تھے وہ اور سب لشکر اونکا پس اسیوقت تکبیر کہی عمرو
بن العاص اور مسلمانون نے اور حملہ کیا اونہون نے قبط کے لشکر پر اور عمل کیا تلوار نے اونمین پس جب دیکھا ارسطولیس نے بجانب اوس چیز
جو نازل ہوئی اوسپر اترنے عرب سے اور ثابت ہو گیا اوسکو یہ امر کہ وہ عرب آئے تھے بطور کمک کے لباس تنصر مین اونہون نے حملہ
کیا اوسکے لشکر پر پس جانا اوسنے کہ یہ بات قریب عجب تھی اور یہ کہ اوسکو طاقت اونکے مقابلے کی نہین ہے اور سوار ہوا وہ اوسیوقت
اور سوار ہوئے حجاب اور بطارقہ اور امرا اور غلام اوسکے اور اوٹھا لیا خزانے اور مال اور اسباب کو اور اس سبکو اون لوگون نے
اپنے آگے کر لیا اور روانہ ہوئے وہ رات کو اور دور آئے وہ او قطع کی مسافت شہر مصر کی تا اینکہ پہنچے پہلے پل پر اور اوسپر سے عبور

اگر سنکے چلے بجانب دو قریہ کے پس چہوڑا مرد مان ساقی کو وہان مع تین ہزار سوار کے اور روانہ ہوے وہ سب بارادہ
اسکندریہ کے راوی کہتا ہے کہ پکارا پکارنیوالے نے کہ ارسطولیس بادشاہ بہاگ گیا پس نہ ٹہر سکا کوئی شخص اوسکے
لشکر کا اور پیٹہہ پہیر کر بہاگے وہ سب اور تلوار کام کرتی تہی اون مین اور مدد اور غلبہ دیا اللہ غالب اور بزرگ نے اصحاب
نبی کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن اسحاقؒ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ مارے گئے اوس رات مین لشکر قبطیون سے
پانچہزار سوار اور غنیمت مین پایا مسلمانون نے اونکے خیمون اور اوس چیز کو جو اوسمین تہی مال اور اسباب سے پس جب صبح ہوئی
آگئے خالدؓ اور عمارؓ اور مقدادؓ اور مالکؓ پاس عمروؓ بن العاص کے اور سلام کیا اونکو اور اونکے ساتہیون کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے
بعض کو اور آملے رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف طرف عمروؓ بن العاص کے اور سلام کیا اونکو پس متوجہ ہوئے عمرو بن العاص اون سبکی
طرف اور سلام کیا اونکو اور مرحبا کہی اور دعا دی اونکو اور شکریہ ادا کیا اونکے کامون کا اور بیان کیا خالدؓ بن الولید نے عمروؓ بن العاص سے
تمام ماجرا جو گذرا تہا ساتہ عرب متنصرہ کے اور ہلاک کرنا اون سب کا اور مالک ہو جانا اوس چیز پر جو ساتہ اونکے تہی گہوڑون اور
اونٹون اور ہتہیار اور لباس وغیرہ سے اور گفتگو اہل دیر اور اونکے رہبان کی اور مارا جانا قسؔ کبیر کا اور لینا ان لوگون سے
صلیبان اور زنار ونکا اور داخل ہونا ارسطولیس کے یہان ساتہ مکر اور فریب کے پس خوش ہوے عمرو بن العاص اونکی باتون سے
اور شکر ادا کیا اللہ تعالی کا اس معاملے پر اور دعا دی خالدؓ اور سب مسلمانون کو اور کوچ کیا مقام مجر الحصا سے مع اپنے لشکر
کے اور روانہ ہوے تا اینکہ آئے مصر مین اور مالک ہو گئے اوسکے درون کے اور اوترے خالدؓ اور عمارؓ اور مقدادؓ اور مالکؓ
اشتر قصر شمع پر پس ظاہر ہوا اونپر ارجانوس بن راعیل بہائی مقوقس کا اور کہا اون سے عربی زبان مین کہ اے جوان مردان عرب جانو تم
اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے مدد کی تمہاری ساتہ غلبے کے اور مالک ہوے تم شہرون کے اور جانو تم اس بات کو
کہ مینے تمہارے حق مین نیکو خواہی سے ایسا ایسا کچہہ کیا ہے اور اگر نہ فریب کرتا مین ساتہ بیٹے اپنے بہائی کے تو نہ شکست
کہاتا وہ تمسے اور اب ہم صلح کرتے ہین تمسے اور سپرد کرتے ہین تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ نہ تعرض کرو تم ہماری کسی چیز سے اور نہ
دراز کرو تم اپنے ہاتہون کو ہماری طرف ساتہ کسی برائی کے اور جو شخص ہم مین کا چاہے کہ داخل ہو تمہارے دین مین پس کوئی
اوسکو مانع نہو گا اور جو باقی رہے گا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم اوس سے اور دیا کریگا وہ جزیہ پس کلام کیا اوس سے معاذؓ
ابن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے غلبہ دیا ہمکو کافرون پر بسبب صدق ہماری نیتون اور
اچہائی ہمارے کامون اور تبعیت کرنی ہمارے حق کی اور ہم لوگ نہین کہتے ہین کوئی بات مگر سچ اور نہین عہد واقرار کرتے ہین ہم
کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے ہین ہم اپنے عہد کو اور نہین عمل مین لاتے ہین ہم بیوفائی اور فریب کو اور تمہارے واسطے
امان ہے تمہاری جانون اور مالون اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہو گا تم مین سے اور داخل ہو گا ہمارے دین مین تو قبول کرینگے
ہم اوسکو اور جو کوئی باقی رہے گا اپنے دین پر پس نہ تعرض اور برائی کرین گے ہم اوس سے اور اکتفا کرین گے ہم
اوس سے ساتہ جزیہ پر پس جب سنا ارجانوس اور مشائخ مصر اور اوسکے سرداروں نے یہ کلام خوش ہوے

دل انکے اور اوترا ارجانوس اور کہولدیا اونسے دروازہ قصر کا اور لیکر آیا انکے پاس کنجیان اور سپرد کیا اونکو پس لیا خالد اور انکے ساتہیون نے ارجانوس اور مشائخ مصر اور وہانکے رئیسونکو ساتہ اپنے اور لیکر گئے پاس عمرو بن العاص کے اور تہرایا اون لوگونکو سامنے انکے اور بیان کیا انسے خالد نے حال صلح اور اوس چیز کا جسپر وہ لوگ متفق ہوئے تہے پس خوش تہے عمرو بن العاص اس حال سے اور متوجہ ہوے انکی طرف اور کہا کہ اے قوم جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے غالب کیا ہمکو تمپر اور شکست دی اور بہگادیا ہم نے تمہارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہو اور ہو گئے تم غلام ہمارے اسواسطے کہ فتح کیا ہمنے تمہارے شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ اے سردار آیا نہین ہے یہہ بات جو سنی ہے ہمنے تمسے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے تہرایا مہربانی کو تمہارے دلونمین اور تم لوگ معاف کر دیتے ہو اوسکو جو تمپر ظلم کرتا ہے اور نیکی کرتے ہو تم اوسکے ساتہ جسنے تمسے برائی کی ہو اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ رعایا اور محکوم ہین اور اگر ہوتا حکم ہمارے اختیار مین تو بیعت کرتے ہم تمہاری پس نرمی کرو تم اب ہمارے ساتہ اور دیکہو ہمارے حال کو پس کہا عمرو بن العاص نے صحابہ سے کہ کیا کرون مین ان لوگونکے معاملے مین شرجبیل بن حسنہ نے کہا کہ اے سردار کرو تم اونکے ساتہ وہ امر جسکا حکم کیا ہے اللہ غالب اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کرو تم اونکے ساتہ اور خوش کرو تم اونکے دلونکو کہ مالک ہو جاوگے تم اور شہرونکے بہی ایسا کرنے سے بسبب اسکے کہ سنینگے لوگ اور خبر پہونچیگی شہر والونکو اسکی پس پرد ہو نگے شہر ونکو بغیر لڑائی جہگڑے کے اور گفتگو کی معاذ بن جبل اور اکابر صحابہ نے اور کہا انہون نے کہ اے سردار بات وہی ہے جو شرجبیل بن حسنہ نے کہی پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے لوگو مصر کے بتحقیق امان دی ہمنے تمکو تمہاری جانونکو اور مالون اور گہر بار اور اولاد پر بسبب اپنے احسان کے تمپر اور معاف کر دیا ہمنے تمکو جزیہ اس سال کا اور سال آیندہ مین لیوینگے ہم تمسے جزیہ کو ہر شخص بالغ سے چار دینار اور جو شخص مسلمان ہو گا تم مین سے تو قبول کرینگے ہم اوسکو پس جب سنا ارجانوس نے کلام عمرو بن العاص کا کہا اوسنے کہ عدالت کی تمنے قسم ہے خدا کی آئی وجہ مدد اور غلبہ دیے گئے تم اور بڑہ گئی ہیبت لیکن اب صحت تمہارے دین کی اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ وان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ اور جو کچہ چہوڑا ہے میرے بہائی کے بیٹے نے قصر شمع مین خزانے اور الون اور ہتہیار اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہدیہ ہے میری طرف سے تمکو بعوض اوسکے جو تمنے میرے شہر والونکے ساتہ کیا راوی کہتا ہے کہ جب دیکہا اہل مصر نے بطرف اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا وہ داخل ہوئے بہت لوگ اونکے دین اسلام مین راوی نے بیان کیا ہے کہ قصد کیا اور گئے عمرو بن العاص بجانب اونکی کنیسے کے پس بنایا اوسکو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور ہے وہ آجتک بنام جامع عمرو بن العاص کے اور یکجا کیا عمرو بن العاص نے اوس مال کو جو لیا تہا اونہون نے قبطیونکے خیمونسے جو بہاگ گئے تہے اور نکالا اونمین سے پانچوان حصہ واسطے امیر المومنین عمر بن الخطاب کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانونپر اور دیا ہر ذی حق کو حق اوسکا پہر لکہا ایک خط بنام خلیفہ عمر بن الخطاب کے مشعر فتح مصر کے اور حال وہان کا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتہ علقمہ بن ساریہ کے اور ساتہ کیا اونکے ایک سو سوار کو اور حکم کیا اونکو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کے پس روانہ ہوئے وہ درانحالیکہ کوشش کرتے تہے چلنے مین رات دن تا اینکہ پہونچے وہ مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوئے علقمہ بن ساریہ

امیر المومنین عمر بن الخطاب کے پاس اور سلام کر کے دیا خط اونکو پس جواب سلام کا دیا اونکو حضرت عمرؓ نے اور لیلیا خط کو اور کہا کہ تم کہان سے آئے ہو علم بن ساریہ نے کہا کہ مصر سے عمروؓ بن العاص کے پاس سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمہارا کیا نام ہے اونہون نے کہا کہ یا امیر المومنین مین علم بن ساریہ ہون حضرت عمرؓ نے کہا کہ شاباش ہو تمکو اے علمؓ پہر کہولا خط اور پڑھا اوسکو آہستہ تا اینکہ پہونچے آخر تک پس سجدہ شکر اللہ کا ادا کیا پہر اوٹھایا اپنے سر کو اور پڑھا خط کو بہ آواز بلند مسلمانون پر پس خوش ہوئے وہ لوگ اس معاملے سے اور بلند کیا اونہون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل و تکبیر اور پڑھنے درود خدا و بشیر و نذیر کے پہر حکم کیا حضرت عمرؓ نے لیجانے مال خمس کا مسلمانون کے بیت المال مین راوی نے بیان کیا ہے کہ پہونچی ہے مجکو یہ روایت لوگون سے کہ آئے علمؓ بن ساریہ امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے پاس اور کہا کہ یا امیر المومنین عمروؓ بن العاص نے سلام کہا ہے آپ کو اور کہا ہے کہ کفارون نے دریاے نیل مین ہر سال ایک طریق مقرر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیر کرتی ہے روانی دریاے نیل کی اون لوگون پر تو بہ لیتے ہین وہ لوگ ایک لڑکی کو اور آراستہ کرتے ہین اوسکو ساتھ اچھی زینت کے اور ڈالتے ہین اوسکو دریاے نیل مین پس آجاتا ہے پانی پس جب سنی یہ بات عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکہا ایک خط اس عبارت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ اُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ فَاِذَا وَصَلَكَ كِتَابِيْ هٰذَا فَاطْلُبْ اَعْدَاءَ اللّٰهِ حَيْثُ كَانُوْا مِنَ الْبِلَادِ وَاِيَّاكَ اَنْ تُلِيْنَ جَانِبَكَ لَهُمْ وَانْظُرْ فِيْ اَحْوَالِ الرَّعِيَّةِ وَاَعْدِلْ فِيْهِمْ مَا اسْتَطَعْتَ وَاطْلُبِ الْعَفْوَ مِنَ اللّٰهِ بِالْعَفْوِ مِنَ النَّاسِ وَاَكْرِمِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى قَدْرِ اَيْدِيْهِمْ وَقَرِّبْ لَهُمْ وَاجْبَرْ فِيْ دَوَاوِيْنِهِمْ وَاحْيِ الرُّسُوْمَ الْعَافِيَةَ بِالْعَدْلِ فِي الرَّعِيَّةِ فَاِنَّمَا هِيَ اَيَّامٌ تَمْضِيْ وَمُدَّةٌ تَنْقَضِيْ فَاِمَّا ذِكْرٌ جَمِيْلٌ وَاِمَّا خِزْيٌ طَوِيْلٌ وَالسَّلَامُ پہر لکہا دوسرا خط بنام نیل مصر کے اس عبارت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى نِيْلِ مِصْرَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّكَ مَخْلُوْقٌ لَا تَمْلِكُ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا فَاِنْ كُنْتَ تَجْرِيْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَانْقَطِعْ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْكَ وَاِنْ كُنْتَ تَجْرِيْ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ فَاجْرِ كَمَا كُنْتَ تَجْرِيْ وَالسَّلَامُ پہر لپیٹا دونون خطون کو اور سپرد کیا علم ابن ساریہ کے اور کہا اونسے کہ سلام کہنا تم عمروؓ بن العاص کو اور کہنا اونسے کہ ڈالدو تم اس خط کو دریاے نیل مین بعد اوسکے حکم کیا اونکو روانگی کا علمؓ بن ساریہ نے بیان کیا ہے کہ لیا مینے دونون خطون کو اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور سوار ہوئے وہ ایک سو سوار بہی جو آئے تہے ساتھ میرے ہمراہ مال خمس کے اور روانہ ہوئے ہم بارادہ مصر کے اور کوشش کے ہمنے روانگی مین رات اور دن تا اینکہ پہونچے ہم مصر مین اور آئے ہم پاس عمروؓ بن العاص کے اور سلام کر کے دیا مینے دونون خط اونکو پس کہول کر پڑہا آہستہ اوسکو اور مطلع ہوئے اوسکے مطلب سے جو حکم کیا تہا اونکو امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے ولیکن وہ خط جو دریاے نیل کے نام تہا پس ڈالدیا اوسکو عمروؓ بن العاص نے نیل مین حالانکہ ناامید ہوگئے تہے لوگ کہیتی سے اوس سال مین پس قسم ہے اللہ کی کہ نہین صبح ہونے پائی تہی اوس رات کی بڑہا دریاے نیل مثل دریاے زور و شور

کرنے والے کے جسکی موجین تہپیڑ مارتی تہین راوی نے بسلسلہ راویونکے یحییٰ بن عوف سے روایت کی ہے
کہا یحییٰ نے کہ مجکو روایت پہونچی ہے اس امر کی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے مصر کو آئے وہ بجانب اوسکے بڑے
کنیسے کے پس پایا اونہون نے اوسمین ایک گہر مقفل اور کہولا اوسکو تو اوسمین ایک صورت چاندی کی تہی اور آگے
اوس صورت کے دوسری تصویر تہی جسکے ہاتہ مین بت تہے اور یہ صورت اور وہ تصویر مثل اوس صورت اور تصویر کے
تہی جسکو محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے مین پایا تہا ہنگام فتح مکہ معظمہ کے پس فرمایا تہا آپ نے
کہ یہ صفت ابراہیم علیہ السلام اور صفت اونکے باپ آزر کی ہے **راوی کہتا ہے** کہ ہنسے عمرو بن العاص
اور پڑہی اونہون نے یہ آیت مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ کہا معاذ بن جبل نے کہا کہ جب آیا تہا مین یمن سے سنا تہا مینے ابا ہریرہ کو کہتے تہے وہ کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبُوهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِهِ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ
فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِ فَيَقُولُ لَهُ أَبُوهُ الْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ
إِنَّكَ وَعَدْتَنِي إِنَّكَ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ هَٰذَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي
حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ يُقَالُ يَا إِبْرَاهِيمُ انْظُرْ مَا تَحْتَ قَدَمَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ
بِالذِّيخِ تَلْتَطِمُ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِ آزَرَ فَيُلْقَى فِي النَّارِ **راوی نے بیان** کیا ہے کہ اوسی وقت حکم
کیا عمرو بن العاص نے اون دونون کے توڑنے کا پس توڑی گیئین وہ دونون پہر حکم کیا عمرو بن العاص نے لشکر
مسلمانون کو عبور کرنے کا بجانب غربی کے پیچہے دشمن کے پس عبور کیا لشکر نے اور آگے اوس لشکر کے خالد بن ولید
اور رفاعہ بن قیس اور مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی اور عبد اللہ یوقنا اور قوم اور لشکر
اونکے تہے اور چلے وہ سب بابر اور دمیوط کے پس جب عبور کیا اونہون نے بجانب غربی کے بہیجا خالد نے
یوقنا کو بطور ایلچی کے بطرف مردبان ساقی کے اور اونکے ساتہ بیس سوار تہے اونکے بنی عم اور لشکر سے پس روانہ
ہوے یوقنا اونکو لیکر تا اینکہ آئے وہ دمیوط مین اور ٹہہرے سامنے شہر کے پس جب دیکہا اونکو شہر والون نے
آئے وہ مردبان ساقی کے پاس اور آگاہ کیا اوسکو اونکے حال سے پس بہیجا اوسنے اونکے پاس اپنے غلامون کو بغرض
پوچہنے اونکے حال کے پس جب پوچہا غلامون نے کہا یوقنا نے کہ مین ایلچی ہوکر آیا ہون تمہارے پاس سردار عرب کی جانب
سے پس پہر گئے غلام اپنے سردار مردبان کے پاس اور آگاہ کیا اوسکو اس حال سے پس حکم کیا اوسنے غلامونکو
اونکے لانے کا اپنے پاس پس آئے غلام اونکے پاس اور کہولدیا اونکے واسطے دروازے کو اور داخل ہوے اونکو
لیکر پاس مردبان کے پس جب ٹہہرے یوقنا اور ساتہی اونکے سامنے اوسکے کہا اوسنے کہ کون چیز تمکو ہمارے پاس
لے آئی ہے یوقنا نے کہا کہ مسلمانون کے سردار نے بہیجا ہے مجکو تیرے پاس بطور ایلچی کے اور وہ اختیار دیتے ہین

تجکو اس امر کا کہ عمل کرتو اپنے اور اپنے توابعین قوم کی جان بچانے پر اور مین تجکو نیک مشورہ دیتا ہون کہ سپرد کردی تو یہ شہر اونکو
اور تیرے واسطے امان ہوگی تیری جان اور مال اور اولاد پر اور تجکو یہانکے قیام مین بہی اختیار ہوگا کہ اگر منظور ہوگا تجکو رہنا تحت حکومت
اسلام کے پس کوئی تجکو مانع نہوگا اور اگر چاہے گا تو چلے جانیکو مع اپنے مال اور لڑکو بالے اور قوم کے پس چلا جا تو جسطرح تجکو منظور ہو اور
جس گانو نکو تو جانا چاہے کہ ہم تجکو پہونچا دینگے و السلام پس جب سنا مردبان نے یہ کلام نساوہ قہقہہ مارکر اور کہا کہ قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ
بیوفائی عادت تمہاری ہے اور مکر لباس تمہارا ہے اور نہین فلاح پائی اونہون جنہے پناہ لی تمہاری طرف اور نہ وہ جو داخل ہوا تمہارے دین مین اور
مین اون لوگو نسے نہین ہون کہ سوا کردون بادشاہ کو اور سپرد کردون شہر اوسکا اور مین اور وہ ایک ہی جگہہ مین ہون اور قریب ہے بہیجونگا مین خط
بادشاہ کو اور آگاہ کردونگا اوسکو تمہارے حال سے اور قریب تر جانو گے تم اس امر کو کہ کس شخص پر دائرہ لڑائی کا پہرتا ہے اور آخر کو کون شخص نقصان
ہوتا ہی پہر حکم کیا اوسنے اون لوگونکے گرفتار کرلینے کا اور کہا اونسے یوقنا اور اونکے ساتہیو نسے کہ ای گروہ روم کے کفر کیا تمنے ساتہ مسیح کے اور
انکار کی تمنے سیدہ مریم کی اور باہر ہوگئے تم طریقۂ حواریین سے اور داخل ہوے تم ان عرب ہو کئے نکونکے دین مین پس وہ ہے حق مسیح کی آئینہ
بہیجونگا مین تمکو بادشاہ ارسولیس کے پاس کہ مار ڈالیگا وہ تمکو اور مقابلہ کریگا تمہارا بسبب تمہارے کفر کے پہر حکم کیا اوسنے اونکو قید خانے مین لیجانیکا
بعد لیلینے اونکے ہتیار ونکے اور لیگئے لوگ اونکو ایک گہر مین جو دار الامارہ مین تہا اور ضبط کیا اونکو ساتہ لوہے کے اور ارادہ کیا اونکے بہیجنے کا بجانب
اسکندریہ کے اور توقف کیا بانتظار غفلت کے تاکہ روانہ کرے اونکو پہر مقرر کیا اوسنے اونپر ایک لونڈی کو اپنی لونڈیو نسے جسکا نام زینا تہا بعد اسکے
کہ اوتارا اونکو ایک تلے ریک گہر مین جو دار الامارہ مین تہا اور حکم کیا اوس لونڈیکو اونکی خبر لینے کا اور سپرد کی اوسکو کنجی اوس گہر کی اور کہا اوس سے کہ جایا کرے
اونکے پاس ساتہ اوس چیز کے جو سبب بقائے بدن اونکا ہو کہانے اور پینے سے پس بجا لائی وہ حکم اوسکا راوی نے
بیان کیا ہے کہ مشغول ہوا دشمن خدا مردبان کہانے پینے مین تا اینکہ بیہوش ہوگیا وہ نشہ شراب سے اور غلام اوسکے
بہی پس جب دیکہا زینا لونڈی نے مردبان ساقی کو کہ بیہوش ہے وہ اور غلام اوسکے بیدم ہوگئی وہ اپنی جان پر اور آئی اوس
گہر کی طرف اور کہولا اوسکو اور داخل ہوئی یوقنا اور اونکے ہمراہیون کے پاس اور کہا اوسنے کہ تمہارے لیے کچہہ خوف نہین ہے
اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ نے ڈال دیا مہربانی کرنے کو تمہارے ساتہ میرے دلمین اور مین بہن ماریہ قبطیہ کی ہون جنکو
مقوقس بادشاہ نے تمہارے نبی کیواسطے ہدیہ بہیجا تہا اور جب مین رہا کردون تم لوگون کو تو مین تمسے یہ چاہتی ہون کہ تم
مجکو اپنے نبی کے مدینے تک پہونچا دو کہ شاید دیکہون مین اپنی بہن کو اور مینے قصد کیا ہے اس امر کا کہ چہوڑ دون تم لوگون کو
تمہاری قید سے اور سپرد کردون تمکو سامان تمہاری لڑائی کا یوقنا نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اگر چاہا اللہ تعالی نے مگر یہ
ڈرتا ہون مین تجہپر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہوجاوے وہ تیرے حال سے پس نہ پہونچ سکے تو اپنے قصد اور ارادے کو
اور مار ڈالے ہمکو اور تجکو پس کہا زینا نے کہ مین نہین آئی ہون تمہارے پاس مگر ایسے حال مین کہ دشمن خدا اور غلام اوسکے بیہوش ہوگئے
ہین پس کہا یوقنا نے کہ عاقل کو ضرور ہے کہ ڈرتا ہے خوف کی جگہہ سے پس آگاہ کر تو ہمکو کہ کیونکر ہوگا نکلنا ہمارا حالانکہ دروازہ شہر کا
بند ہے اوسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ ہوگا نکلنا تمہارا سوائے دروازہ شہر سے اور ہوگا نکلنا تمہارا وسط دار الامارہ سے

باہر شہر کے اوس راہ سے جو نکلی ہے زمین کے نیچے ہو کر طرف مقابر کے ایک قبے تک جو آٹھ کھنبون پر بنا ہی اور دروازہ نکلنے کا
قبے کے نیچے ہے جاتا ہی اوسمین جانیوالا اور نکلتا ہے اوسمین سے نکلنے والا اور وہ دروازہ مثل قبر کے ہی پس جو کوئی دیکھیگا اوسکو
گمان کریگا وہ کہ کسی بادشاہ کی قبر ہے اور جانو تم یہ بات کہ جسنے اس شہر کو بنایا تھا وہ ایک عورت تھی عادین کی مان جسکا
نام قمقامات بنت عاد تہا اور اوسنے یہ مقابر بنائے تھے جنکو تم بصورت مضبوط محلونکے دیکھتے ہو پس کہا یوقنا نے کہ گر تو جو
تجکو منظور ہو بہتری سے اور وہ چیز جو نزدیک کرے تجکو اللہ برتر سے اور شاید کہ نکالے تو ہمکو اس راہ سے اور نہ آگاہ ہو
کوئی ہمارے حال سے اور پہونچین ہم اپنے لشکر تک اور آگاہ کرین ہم اون کو اس کیفیت سے شاید کہ داخل ہو جاوین وہ
شہر مین اس راہ سے اور مالک ہو جاوین شہر کے جبتک کہ مردبان اور ہمراہی اور غلام اوسکے بیہوش ہین زینا نے کہا
کہ قریب تر ایسا ہی کرونگی مین پھر نکلی وہ اور آئی طرف مردبان کے اور قریب ہوئی اور دیکھا اوسکو اور اوسکے غلامونکو
کہ بیہوش ہین وہ شراب سے پڑے سوتے ہین پس جلد پھری وہ طرف دروازے تہ خانے کے تا کہ کھولی اوسکو کہ ناگاہ سنی
دروازے سے ایک آہٹ پائی تہ خانے مین پس ڈری وہ اور ٹھہر گئی در انحالیکہ سنتی تھی وہ آہٹ کو راوی نے بسلسلہ
راویونکے اوس بن ماجد سے **روایت** کی ہے اور تھے وہ اون لوگونسے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکندریہ مین اور تھے
یاد رکہنے والے حالات لڑائی مسلمانونکے اوس بن ماجد کہتے ہین کہ تہا مین ہمراہیان خالدؓ بن الولیدؓ مین جبکہ بھیجا تہا اونکو عمروؓ
ابن العاصؓ نے بجانب اسکندریہ کے اور جب وارد ہوے ہم دمر بوط پر مع اپنے لشکر کے اور بھیجا خالدؓ نے یوقنا کو بطور ایلچی کی بجانب
مردبان ساقی کے اور یوقنا کی ساتھ بیس سوار تھے اونکے بنی عم اور قوم سے اور پکڑ لیا اونکو مردبان ساقی نے اور ٹھہرے خالدؓ بانتظار اونکی
واپسی کے پس دیر کی اون لوگون نے آنے مین اور گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پھرے وہ جانا خالدؓ نے کہ شہر والون نے
گرفتار کر لیا اونکو پس ہے وہ رنج مین بسبب یوقنا اور اونکے ساتھیونکے اور تھے خالدؓ بڑے صاحب ارادہ اور ہمت والے کہ نہین سوتے تھے وہ
اونکو بسبب خوف کے مسلمانون پر اور ساتھ رہتے تھے جاسوس اونکی ہر شہر کے جسکے وہ مالک ہوے تھے اور معاف کر دیا تھا اونسے جزیہ کو اور
دیتے تھے اونکو پوری مزدوری تا کہ لاوین وہ اونکیواسطے خبرین سلاطین اور لشکرونکی پس اوس حال مین کہ خالدؓ اوس راتکو جسمین یوقنا
اور ساتھی اونکے قید ہو گئے بیچینی اور رنج مین تھے بسبب اونکی دیر کرنیکے اور دل اونکا اونسے طرح طرح کی باتین کرتا تھا کہ اوسی وقت آئے
جاسوس اونکے پس خبر دی اونھون نے خالدؓ کو اس امر کی کہ بیٹا مردبان ساقی کا آیا ہی بادشاہ ارسطولیس کے پاس سے ساتھ خلعتون اور
تحفونکے بجمعیت پانچسو سوار کے بارادہ دمر بوط کے پس پہونچی اوسکو خبر تمہارے اوترنیکی شہر پر پس ڈرا وہ تمہاری طرف سے اور اوترا ہے
ساتھ لشکر کے فاصلے پر شہر سے اور نکلا ہی وہ پاپیادہ تنہا مع دو نوکرونکے اور چلا ہے پوشیدہ بجانب شہر کے اور ہم نہین جانتے ہین کہ
اوسنے کیا کام کرنیکا ارادہ کیا ہی پس جب سنا خالدؓ نے یہ حال اپنے جاسوسونسے جلد اوٹھ کھڑے ہوے وہ اور ساتھ لیا اپنے غلام ہمام
اور چار شخصونکو بنی مخزوم اور چار کو لشکر مسلمانون سے اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک مقابر کے پہونچے اور بیٹھے وہ سب
اونکے ساتھ پہاڑ کی جڑ مین اور لیٹ رہے وہ زمین پر دور راہ سے اور گہر لیا راہ کو سامنے اونکے کہ اوسی وقت بیٹا مردبان کا اور دو خادم اوسکے آئے

اور برابر چلے جاتے تھے وہ تا اینکہ آ گئے وہ اوس قصبے تک جو وہان تہا اور در آ گئے اوسمین پس نکلے خالد اور ساتھی اونکے اور ہمام
اور متفرق ہو گئے وہ گرد قصبے کو اور آ پڑے اوپر قصبے مین اوسوقت کہ وہ لوگ مٹی کو ہٹاتے تھے پس جب ناگہان در آئے خالدؓ اور ساتھی اونکے
اون لوگون پر ڈرے وہ لوگ اور مرزبان کا بیٹا اور خادم کینتے تھے خوف سے پس کہا اونسے خالدؓ نے کہ تمہارا حال کیا ہے نہ ڈرو تم پس اگر آگاہ
کروگے تم مجکو اپنے حال سے اور سچ کہدوگے مجھسے تو تمکو امان ہے اور اگر جھوٹہ بولوگے تو مین پھینکدونگا کاٹ کر سر تمہارے پس کہا
لڑکے نے کہ مین بیٹا مرزبان ساقی کا ہون اور مین ارسطولیس بادشاہ کے پاس تھا اور بتحقیق روانہ کیا اوسنے میرے ساتھہ پانچسو سوار
بطور کمک کے واسطے حفاظت اس شہر کے پس جب تہا مین راہ مین ملے مجکو جاسوس تیرے اور خبر دی اونہون نے مجکو تمہاری اور تمہارے اس
شہر پر حکم کیا مینے لشکر کو اوترنیکا پہر چہوڑا مینے اونکو اور آیا مین ساتھہ ان دونون خدمتگارونکے اس قصبے تک خالدؓ نے کہا کہ تم
اس قصبے سے کیا چاہتے ہو آیا تمہارے واسطے یہان کچھہ مال ہے یا ہتھیار ہین اوسنے کہا نہین خالدؓ نے کہا سچ کہہ تو مجھسے ورنہ مین
تیرا سر اوڑا دونگا لڑکے نے کہا کہ اے سردار اگر امان دو تم مجکو تو بیان کرون مین تمسے خالدؓ نے کہا کہ تیرے واسطے امان ہے اگر سچ بولیگا تو پس
بوسہ دیا لڑکے نے خالد کے ہاتھہ کو اور کہا کہ اے سردار چاہتا ہون مین تمسے امان اپنے لیے اور اپنے باپ اور اوسکے واسطے جو اوسکے ساتھہ پناہ لیوے
خالدؓ نے کہا کہ تمہارے سب کیواسطے امان ہے لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ اس قبر مین جو اس قصبے مین ہے دروازہ تہخانیکا ہے اور تہخانہ پہونچا ہے
میرے باپ کے دار الامارۃ تک اور دار الامارۃ بیچ شہر مین ہے پس جب سنا خالدؓ نے یہ حال لڑکے سے روشن ہو گیا چہرہ اونکا خوشی سے اور گرفتار
کر لیا خالدؓ نے اوس لڑکے اور دونون خدمتگارونکو اور حکم کیا اپنے بعض ساتھیونکو اونکی نگہبانی کا اور متوجہ ہوے خالد اور ہمام واسطے
کہولنے قبر کے اور دور کرتے تھے وہ اوس مٹی کو تا اینکہ ظاہر ہوا اونکو تہخانہ اور وہ بند تہا پس داخل کیا خالدؓ نے اوسمین کسی چہوٹی چیز کو
تو پایا ایک بند دروازہ اونکو پس دہکا دیا اوسکو خالدؓ نے تا اینکہ کہولا اوسکو پس اوسی وقت متوجہ ہوے خالدؓ اپنے غلام ہمام کیطرف اور کہا
اوس سے کہ جلد جا تو لشکر مین اور طلب کر تو دلیران اور اکابر کو بحالت اخفا کے اور لا تو اونکو میرے پاس پوشیدہ بغیر شور اور آہٹ کے
پس چلا گیا ہمام اور بلا لایا دلیران مسلمین اور بہادران موحدین کو مثل عمار بن یاسر اور یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ اور مالک اشتر
اور ربیعہ بن عامر اور مخطریف اور ظاعن بن... اور کہلان بن عمرو اور خزیمہ ابن سلم اور ہمیر بن ساف اور جابر بن سراقہ اور سعید بن زید اور مثل ان
نامدارونکے اور برابر ہمام بلاتے تہے لوگون اور دلیرونکو تا اینکہ پورا کیا اونکو تعداد مین تین سو مرد دلیران مسلمین سے اور لٹکا لیا اونہون نے
اپنی تلوارون اور ڈہالونکو اور جلد روانہ ہوے وہ درانحالیکہ چہپایا تہا اونہون نے اپنی آہٹ کو اور لیا تہا ساتہہ اپنی مشعلین جو اونکے
سامنے روشن نہین تہا برتک اور تہا درمیان قصبے اور شہر کے ایک بڑا اور بلند ٹیلا پس جب چڑہتا تہا کوئی شخص دیوار شہر پناہ پر
تو نہین دیکہتا تہا وہ اوس شخص کو جو پشت ٹیلے پر ہو پس جب پہونچے مسلمان قصبے مین حکم کیا اونکو خالدؓ نے بہترنیکا تہخانیکے دروازے پر
اور داخل ہوے خالدؓ اور پسر مرزبان اور خدمتگار اوسکے تہخانے مین تا اینکہ پہونچے وہ دروازہ جو انتہا تک پس تہا پہونچنا اونکا اوس دروازے
کے پاس اوسحال مین کہ زنیا خواہر ماریہ کی قصد اوسکے کہولنے کا رکہتی تہی پس جب سنا زنیا نے آہٹ کو کہا اوسنے کہ تم کون ہو پس کہا خالدؓ نے
لڑکے سے کہ جواب دے تو اس کلام کرنیوالی کو اور کہہ اوس سے کہ کہول دیوے دروازہ ہمکو اور نہ آگاہ کرے تیرے باپ مرزبان کو پس کہا لڑکے نے کہ کون

شخص ہے تو اس دروازیکے پیچھے پونڈی سنے کہا اوس حال مین کہ پہچان گئی تھی وہ لڑکی کی کلام کو کہا کہ مین تیرے باپ کی لونڈی رہنا ہون لڑکی نے اوس سے کہا کہ کہولدی تو دروازیکو اور نہ آگاہ کر میرے باپ کو راوی کہتا ہی کہ نہ باقی رہا ہاتہ اوسکا اختیار مین کہ کہولے دروازیکو بسبب خوف کی پہر کہولدیا اوسنے دروازیکو اور داخل ہوے خالدؓ اور پسر مردبان اور خدمتگار اور گرفتار کرلیا خالدؓ نے لونڈی کو راوی کہتا ہی کہ داخل ہوئے مسلمان تہ خانہ مین ایک بعد دوسرے کے تا اینکہ داخل ہوئے تین سو مرد راوی نے بیان کیا ہی کہ جب گرفتار کرلیا خالدؓ نے رینا لونڈی کو اور تہی وہ فصیح زبان عربی مین پس کہا اوسنے خالدؓ اور مسلمانو نسے کہ نہ گرفتار کرو تم مجکو حالانکہ تہی مین کوشش کرنیوالی تمہارے ساتہیونکی رہائی مین اور کہولتی تہی مین اونکے واسطے اس دروازیکو اور چہوڑتی مین اونکو کہ چلے جاتی وہ تمہارے پاس اور پہرتے وہ تمکو ساتہ لیکر مجبہ تک تا اینکہ مالک ہوجاتے تم اس شہر کے اور مین رینا خواہر ہار یہ قبطیہ زوجہ تمہارے نبی کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے اونکے واسطے ہدیہ بہیجا تہا پس جب سنا خالدؓ نے یہ کلام اوس سے خوش ہوے وہ اور کہا کہ ہمارے ساتہ کہان مین پس لے گئی وہ خالدؓ اور اونکے ہمراہیونکو اوس گہر مین جہان یوقنا اور اونکے ساتہی تہے پس داخل ہوے خالدؓ اور اکابر صحابہؓ اونکے پاس اور سلام کیا اونکو اور مبارکی دی اونکو ساتہ سلامتی کے اور دور کیا اونسے زنجیرونکو اور نکالا اونکو اور آئے خالدؓ مع اپنے ہمراہیون کے بطرف دارالامارہ کی پس پایا مردبان اور اونکے ساتہیونکو بیہوش شراب سے مثل مردیکے پس متفرق کیا اونپر خالدؓ نے ایکجماعت کو مسلمانونسے اور بہیجا ایک جماعت مسلمانونسے بطرف شہر پناہ کی پس قبضہ کرلیا اونہون نے اون لوگون پر جو تہے وہان نگہبانون اور پہلے لوگون سے اور اوترے شہر کے دروازے پر تو اوسمین دو دروازے تہے پس توڑ ڈالا اونہون نے قفلون کو اور دور کردیا زنجیرونکو اور کہولا دونون دروازون کو اور بہیجا خالدؓ نے ہمام کو لشکر مین اور حکم کیا کہ آوے سب لشکر پس جلد گئے ہمام بجانب لشکر کی اور حکم کیا اونکو سوار ہونے اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار ہوے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل ہوے شہر مین رات کو اور مالک ہوگئے اوسکے اور ٹہہرے خالدؓ شہر مین تا اینکہ صبح ہوئی پس بیدار ہوا مردبان اپنے خواب سے اور ہنوز تہین آیا وہ نشہ شراب سے پس اوسی وقت حکم کیا خالدؓ بن الولید نے مسلمانونکو بلند کرنے آوازونکا ساتہ تہلیل اور تکبیر اور پڑہنے درود کے بشیر اور نذیر پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سنین مردبان اور اوسکے ہمراہیون نے آوازین مسلمانون کی شہر مین کہ بلند ہوئی ہین ساتہ تہلیل اور تکبیر کے اوٹہ کہڑا ہوا مردبان اور غلام اوسکے وقت سننے آواز مسلمانونکے شہر مین وراتحالیکہ خوفناک ہوگئی تہین عقلین اونکی اور دہڑکنے لگے تہے دل اونکے اور بند ہوگئی تہی زبان مردبان کی اور ارادہ کیا اوسنے نکلنے کا دارالامارہ سے تاکہ دیکہے کہ حال کیا ہی کہ یکا یک دیکہا اوسنے مسلمانونکو جو مقرر تہے دروازے پر پس پہنچنے لگا دل اوسکا اور ہل گئے جوڑ جوڑ اوسکے پس متوجہ ہوے اوسکی طرف خالدؓ اور کہا کہ اے دشمن خدا کے اگر نہ دیکہا ہوتا مین امان تیرے بیٹے کو تو مار ڈالتا مین تجکو بری طرح سے ولیکن لے تو اپنے لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جا تو جسطرح جیسے تجکو منظور ہو کہ ہم لوگ وہ قوم ہین کہ جو کہتے ہین سو سچ کہتے ہین اور جب عدہ کرتے ہین ہم تو پورا کرتے ہین اوسکو پس اوسی وقت جانا مردبان ساقی نے یہ امر کہ جو مصیبت پہونچی اوسکو وہ بسبب اوسکی بیٹی کی ہی پس نکلا دشمن خدا مع اپنے لڑکے بالے اور مال کے اور پہر ٹہرا اوس سے بیٹا اوسکا اور کہا اوس نے خالدؓ سے کہ اے سردار میری مجکو یقین اس امر کا ہی کہ اگر مین

اپنے باپ کے ساتھہ جاؤنگا تو مارڈالیگا وہ اور ارسطولیس بادشاہ مجکو اور مین نہین چاہتا ہون کسیکو سوائے تمہارے اور مین گواہی دیتا ہون اس امر کی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس کہا خالدؓ نے کہ ہرگاہ مسلمان ہوگیا تو پس تیرے واسطے ہی محل تیرے باپ کا اور وہ چیز جو چھوڑ گیا ہے وہ اوسمین اور عرض کیا خالدؓ نی اسلام کو اہل دمر بوط پر پس مسلمان ہوے اکثر لوگ اونمین کے پھر آئے خالد عبداللہ یوقنا کے پاس اور کہا کہ ای عبداللہ بشارت ہو تمکو ساتھہ رضامندی اللہ اور اوسکو ثواب اور مغفرت کی کہ پہونچگئے تم اوس چیز کو جو چاہی تمنے اللہ غالب اور بزرگ ہی بسبب اپنی صبر کرنے کے سختیون پر اور تمہارے صبر کے سبب سے فتح کیا اللہ تعالی نے ہمپر اس شہر کو یوقنا نے کہا نہ قسم ہی خدا کی بلکہ ہوئی فتح ساتھہ مہربانی اللہ اور برکت اوسکی رسول کی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **راوی نے بیان** کیا کہ بزرگذاشت کی خالدؓ نے رینا خواہر ماریہ کی اور شکریہ ادا کیا اونکی کاموں کا اور اچھی تعریف کی اونکی اور مسلمان ہوئین وہ ساتھہ اون لوگون کی جو مسلمان ہوی اور وعدہ کیا اون سے خالدؓ نے ہر طرح کی نیکی کا اور فضل کر بیا اونکو مسلمانون کی عورتونمین اور لکہا خالدؓ نے بجانب عمرو بن العاص کے خط فتح دمر بوط کا اور عمرو بن العاص مقیم تہے اوسوقت تک مصر مین اور لکہا خالدؓ نے یہ بہی کہ مین ارادہ اسکندریہ کا رکہتا ہون **ابن اسحاق** نے روایت کی ہی کہ توقف کیا خالدؓ نے دمر بوط مین بضرورت علاج ذوالکلاع الحمیری کی کہ اونکو سخت بیماری لاحق ہوگئی تہی پس ٹہرے وہان ایک مہینہ کامل اور نہ قدرت پائی خالدؓ نے اونسے جدا ہونیکی اور وہ منتظر صحت ذوالکلاع الحمیری کی تہی پس مرگئے وہ اپنی موت سی بحکم خدا کی اور سخت اندوہگین ہوئے خالد اور مسلمان اونکی مرنیسے اور تہے ذوالکلاع الحمیری بادشاہ حمیر کے اور قبل مسلمان ہونیکے سوار ہوتے تہے اونکی سواری مین بارہ ہزار غلام حبشی جنکو اونہون نے اپنے مال سے مول لیا تہا **ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ نے **روایت** کی ہی کہ دیکہا تہا مینے ذوالکلاع الحمیری کو بعد اس حشمت کی جبکہ داخل ہوی تہی دین اسلام مین کہ چلتے پہرتے تہے وہ بازارونمین اور اونکی پشت پر ایک کہال بکری کی تہی اور یہہ اسرار اوسوقت تہا جبکہ آئی تہی وہ زمانہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین بارادہ جہاد کی اور جب مرگئے ذوالکلاع الحمیری تو لیگئے اونکی لاش کو اونکے بہتیجے عجلان بن مضاض الحمیری بجانب مصر کے اور قصد کیا لاش کے لیجانے کا یمن کو **راوی** نے بسلسلہ اونکی معمر بن مازنی سے **روایت** کی ہی کہا معمر نے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانونپر دمر بوط کو گذرا معاملہ موت ذوالکلاع الحمیری کا جو گذرا کوچ کیا خالدؓ نے مع لشکر مسلمانونکے بارادہ اسکندریہ کے پس اوترے وہ مع ہم لوگونکے ایک گانونمین جو مشہور بہ نام شجرہ تہا اور جب فتح کیا مسلمانون نے دمر بوط کو پہونچین خبرین اوسکی فتح کی ارسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ مین تہا ساتھہ ایک قوم کی اپنے جو سیس سے پس تنگی مین پڑا سینہ اوسکا اس سبب سے پہر تہوڑی دنونمین پہونچا اوسکی پاس مردیان ساقی مع اپنی مال اور لڑکی بانوکی اور آگاہ کیا اوسکو ساتھہ عبور مسلمانونکی طرف جانب غربی کی اور بیان کیا اوسنے سب حال اپنا اول سی آخر تک اور کیفیت گرفتار کر لینی یوقنا اور اوسکے ساتہیونکی جو قت آئی اونکی بطور ایلچی کے اور فتح کرنا مسلمانونکا شہر کو اوسکے بیٹے کے ہاتہہ پر اور داخل ہونا مسلمانونکا شہر مین نہ بدون لڑائی جہگڑے اور کشت وخون کے پس جب سنا یہ حال بادشاہ نے مردیان ساقی سی منحت برہم ہوا وہ اور کہا اوسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی ہر آئینہ تنگی کرونگا مین عرب پر ہر تدبیر سی کہ قدرت اوسکی رکہتا ہون اور چہپایا اوسنے اپنی دلمین جو امر جسکے کرنیکا ارادہ رکہتا تہا **راوی نے بیان** کیا ہی کہ شہر

اسکندریہ آباد تھا اور نہ تھی آبادی مگر شہر اسلاروس میں اور یہ شہر بہرا تھا لوگون سے اور یہی شہر موسوم بدمربوط تھا اور سبب اس نام کے
کہنے کا یہ تھا کہ اوسمین ایک حکیم تھا حکماء قبط سے اور وہ بڑا دانا اور عالم اور نام اوسکا بوط تھا اور لوگ مشورہ لیتے تھے اوس سے اور
ہوتی تھی اوسکو علم سے اور معتمد جانتے تھے اوسکی قول کو اور کہا تھا اونے شہر والون سے کہ ضرور ظاہر ہوگی حجاز سے ایک ایسی قوم کہ تمام کریگا اللہ تعالی اونپر
نبوت اور رسالت کو اور پہیلیگی دعوت اونکی پورب اور پچہم مین پس جب مبعوث ہوے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ہجرت فرمائی آپنے بجانب
مدینہ طیبہ کے اور وفات پائی اور مالک ہوے خلافت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بہیجا اونہون نے اپنی فوجون کو بجانب شام کے اور پہونچی
خبر حکیم اسلاروس یعنی بوط کو پس لیا حکیم نے تین جوڑے کبوتر کے اور توڑا اور گرا دیا ایک کے بازو کو تاکہ نہ اوڑ سکے وہ اور نوچ ڈالے
پر دوسرے کے اور چھوڑا تیسرے کو مع پروبال اوسکے حال پر تاکہ حاصل ہے اوسکو قوت اوڑنیکی پہر بند کر دیا اوسنے دروازہ اپنا اور کوچ
کر گیا وہ بحالت غفلت کے اہل شہر سے بطلب عرب کے پس جب دو دن گذرے ڈہونڈہا لوگون نے اوسکو مگر نپایا اوسکو تب آئی وہ اوسکے
گہر مین پس دیکہا اونہون نے تین چڑیان قسم کبوتر کی کہ ایک کے بازو ٹوٹے ہین اور دوسرے کے پر نچے ہین اور تیسری پروار ہے کہ ارادہ اوڑنیکا
رکہتی ہے پس کہا اونکے عالمون نے کہ اوسنے مثال دی ہے تمہارے واسطے اور کہہ گیا ہے اپنی زبان اشارہ سے یہ کہ جو شخص طاقت رکہتا ہو
تم مین سے کوچ کر جانیکی اس شہر سے پس ایسا ہی کرے وہ کہ حاصل کریگا وہ سلامتی کو مثل اس چڑیا پردار کے جو اوڑ سکتی ہے اور جو شخص ہو
باروار بسبب لڑکے بالونکے پس چلا جاوے وہ آہستہ آہستہ مثل اس چڑیا بازو ٹوٹی ہوئی کے اور جو شخص کہ ہو محتاج مال سے اور باروار
اہل وعیال سے پس وہ مثل چڑیا کے ہے جسکے پر نہین ہین پس اگر ٹھہریگا وہ تو ہلاک ہو جائیگا اور نہ طاقت ہوگی اوسکو کوچ کرنے کی پہر باہر نکلے
وہ لوگ اوسکے گہر سے درانحالیکہ وہ کہتے تھے دم تم بوط پس پہر گیا نام اس شہر کا اسلاروس سے طرف دمربوط کی اور چلی گئی اکثر باشندے
اوسکے اسکندریہ کو اور آباد ہو گیا اوسی وقت سے شہر اسکندریہ اور بہت ہو گئی باشندی اوسکے اب ہم رجوع کرتے ہین بطرف بیان
اصل حال کے کہ جب پہونچی خبر فتح دمربوط کی ارسطولیس بادشاہ کو بعد لڑائی اور کشت خون کے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اوسنے کہ قسم ہے
حق مسیح کی ہر آئینہ تعاقب کرونگا مین عرب کو جہان تک مجکو قدرت ہوگی پہر بہیجا اوسنے بیس کشتیونکو دریا مین اور جنگی بٹہلایا اوسنے
اوسمین جوانمردان اور دلیران اپنی لشکر کو زیادہ چار ہزار مرد سے اور حکم کیا اونکو روانگی کا بجانب ساحل یافا کے اور کہا کشتیونکی سردار سے
کہ جب پہونچے تو ساحل تک تو نہ اوتر خشکی مین جبتک کہ نہ بہیجے تو جاسوسونکو کہ لے آوین تیرے واسطے خبر پڑاو عرب کی پس جہان کہین
اونکو اوترنیکی خبر دین وہ تجکو پس چھوڑ دے تو اونکو رات ہونے تک دریا میں تو کشتیونکو خشکی مین رات کو اور اوتر تو اونپر یکطرف اور
ناگہان جا پڑ تو اونپر اور کوشش کر اس امر مین کہ حتی الامکان کسیکو اونمین سے قتل نکر بلکہ لا تو اونکو میرے پاس قید کر کے سزا دونگا کہ
نجوبستی واطاعت مجکو یہ امر منظور ہے قریب تر ایسا ہی کرونگا مین جیسا کہ حکم کیا ہے تو نے مجکو پہر کوچ کیا اونہون نے اوسیدن اور کہولدی بادبان
کشتیونکی اور چلے وہ دریا مین تین دن رات پس لگ گئی اونکو ہوا ساحل شام پر اوس موضع مین جو مشہور ہے یافا تھا پس گذر گئی وہ ساحل یافا
سے کسواسطیکہ نہین دیکہا اونہون نے وہان کسی پڑاو کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک ہوے ساحل عکہ سے تو وہان پڑاو عرب کے
تہے پس جب ظاہر ہوے اونکو وہ پڑاو ملا دیا اونہون نے اپنی کشتیونکو خشکی مین اور احتیاط کی اپنی جانو پر تا اینکہ آئی رات ساتہہ تاریکی کے

اور عرب نے روشن کیا تھا اپنی آگ کو پس اوترے وہ لوگ اپنی کشتیون سے اور قصد کیا اونہون نے آگ کیطرف راوی کہتا ہے کہ تھا وہ پڑاو کہ
جسکا قصد کیا اونہون نے دوس بنی عم ابی ہریرہ رض کا اور ضرار ابن الازور بھی اوس جماعت مین تہے اور وہ بیمار تہے اور بہن اونکی اونکا
علاج کرتی تہین اور خبرگیری کرتی تہین اونکے حال کی اور ابو عبیدہ بن الجراح نے حکم کیا تھا اون لوگون کو اوسجگہ مین اوترنیکا اور وہ لوگ مقیم
تہے اوس زمین مین اور بیڈر تہے کسی دشمن سے جو در آوے اونپر رات کو اسواسطے کہ دولت روم کی گہٹ گئی اور ایام اونکے برگشتہ ہو گئے
تہے پس نہ خبردار ہوئے وہ لوگ مگر اوس حال مین کہ قبطی آپڑے اونپر پس مار ڈالا قبطیون نے بعض کو اونمین سے جسنے باز رکہا اونکو اپنی ذات سے
اور گرفتار کر لیا اونہون نے سب اون لوگونکو جو پڑاو مین تہے اور ضرار اور اونکی بہن بہی اونمین تہین اور لے گئے وہ سب کو کشتیون مین مردون
اور عورتون اور غلامون اور لونڈیون کو پس کُل تعداد قیدیونکی ایکہزار ایکسو تہی اور کوچ کیا اونہون نے اونکو لیکر اوسی رات کو دریا مین اور
چلے وہ بارادہ اسکندریہ کے **ابن اسحاق نے روایت کی ہے** کہ ابو عبیدہ رض بن الجراح نے سکونت اختیار کی طبریہ مین اور اچہی معلوم
ہوئی تہی وہ جگہ اونکو پس رہتے تہے وہان بوجہ کثرت اوسکی اچہی چیزون اور اعتدال اوسکی ہوا کی اور نزدیک ہونے اوسکے اردن اور دمشق
اور بلاد سواحل سے پس جب پہونچی خبر بیماری ضرار رض کی ابا عبیدہ رض کو تنگی مین پڑا سینہ اونکا اونکے بیمار ہونیسے کہ وہ ضرار کو بہت چاہتے
تہے بسبب اونکی دینداری اور کوشش کرنیکے جہاد مین اور اسیطرح سب مسلمان اونکو دوست رکہتے تہے پس کہا ابو عبیدہ رض نے
ابو ہریرہ رض سے کہ ضرار بیمار ہین اور مین چاہتا ہون کہ کسی شخص کو اونکے پاس بہیجون تا کہ لاوے وہ شخص خبر اونکی میرے واسطے پس کہا
ابو ہریرہ رض نے کہ وہ شخص مین ہونگا اور ابو ہریرہ رض نے اس ضمن مین زیارت اپنی قوم کی بہی چاہی پس روانہ ہوئے ابو ہریرہ رض اور چلے اونکے ساتہ
ایک اور شخص ہم عہد اونکے قوم بجیلہ سے جسکا نام محارب بن ظاعن تہا پس چلے وہ دونون تا اینکہ پہونچے پڑاو کی جگہ تک پس پایا
اونہون نے گہرونکو گرے ہوئے اور آدمیونکو قتل کیے ہوئے اور زخمی پایا کچہ لوگونکو پڑاو والون سے اور تہا آنا ابو ہریرہ رض اور اونکے ہم عہد کا
اونپر پڑاو کی صبح کو پس پوچہا اونہون نے زخمیون سے کہ کیسی مصیبت اور سختی ڈالی تمپر اور ایسا کچہ تمہارے ساتہ کیا پس کہا اونہون
نے کہ ہمکو علم نہین ہے اون قوم کا جو آپڑے ہمپر کہ وہ کون تہی اور کہان سے آئے تہے اور نہین خبردار ہوئے ہم مگر اوسوقت کہ تلوارون نے
ہمکو لے لیا اور لے لیا اونہون نے گروہ اور اوس چیز کو جو وہان تہی پس کہا ابو ہریرہ رض نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَشْهَدُ اَنَّ
اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پہر روانہ ہوئے ابو ہریرہ رض اور ہم عہد اونکے تا اینکہ آکر ٹہرے وہ کنارہ دریا پر اور نگاہ کی اونہون نے پس دیکہا کسی
چیز کو پس جب قصد کیا اونہون نے پہرنیکا تو دیکہا اوسی وقت ایک تختہ کو کہ بہا چلا آتا ہے اور موجین اوسکو اوچہالتی ہین اور اوس تختہ پر ایک شخص
ظاہر ہوا پس ٹہر گئے وہ ایکساعت تا اینکہ نزدیک ہوا وہ تختہ کنارہ سے اور ملگیا خشکی مین اور اوٹہکر چلا وہ شخص تختہ سے بجانب خشکی کے پس متوجہ ہوے
ابو ہریرہ رض اور ہم عہد اونکے بجانب مرد کی تو وہ سردار قوم دوس بحیان بن عون چچازاد بہائی ابو ہریرہ رض کے تہے پس جب دیکہا اور پہچانا اونکو ابو ہریرہ رض نے پیادہ پا
ہوگئے ابو ہریرہ رض اور معانقہ کرکے سلام کیا اونکو اور کہا کہ ای بیٹے چچا کی تمہارا کیا حال ہے اونہون نے کہا کہ ای صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق
دشمن ناگہان در آئے ہمپر رات کو اور گرفتار کر لیا اور لیگئے ہمکو کشتیون مین اور چلے وہ ہمکو لیکر دریا مین پس جب بیچ دریا مین پہونچے ہم بہیجا اللہ
غالب اور بزرگ نے ایک تند ہوا کو کشتیون پر پس غرق ہوگئین وہ کشتیان اور اون لوگونکی جو اونمین تہے قیدیونسے سوا میرے اور غرق ہو گئے

مشرکین اور وہ ایک جماعت کثیر تھی پس غرق ہو گئے وہ سب اور نہین نجات پائی ہو کشتیونکی سواریون سے کسینے سوائے میرے اور آسان کیا
اللہ تعالی نے مجھپر بسبب اس تختی کے کہ چاہا اوسنے میرے نجات کو پس مین آیا اور سوار ہو بیٹھا مین اوسپر جیسا کہ دیکھتی ہو تم تا اینکہ پہونچا مین اس
جگہ تک پس شکر ہے میرے پروردگار کا ابو ہریرہ رض نے کہا کہ اے بیٹے بچ جاؤگے وہ دشمن یکین تھا اونہونے کہا کہ وہ مصر کے قبطی تھے اور ہنا
تمہارے ملنے اونمین سے بعض کو جو جانتے تھے لغت عرب کو کہ وہ بیان کرتے تھے حال اسکندریہ کا راوی کہتا ہے کہ چھوڑا ابو ہریرہ نے اپنے
چچازاد بھائی اور اپنے ہم عہد کو نزدیک خیمون کے اور حکم کیا اونکو یکجا کرنے خیمون اور مال متاع اور اسباب کا کہ بار کرین اونٹون اور گھوڑون اور
جانورونپر اور اوٹھاوین زخمیونکو اور کوچ کرین بجانب رملہ کے اور چلے ابو ہریرہ رض بحالت جلدیکی تا اینکہ پہونچے ابی عبیدہ رض کے پاس اور سلمی
آئے اونکے در آنحالیکہ وہ روتے تھے اور بیان کیا اونسے وہ حال جو گذرا تھا اوپر اور آگاہ کیا اون لوگون کے حال سے جو مار گئے اور
زخمی ہوئے پس استرجاع کی ابو عبیدہ رض نے اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ وانا الیہ راجعون اعوذ باللہ
من الآفات الردیۃ قسم ہے اللہ کی اگر پہونچ چکی وہ لوگ اسکندریہ تک تو نہ باقی رکھیگا اونکو حاکم وہان کا بقدر چشم زدن بھی اور مار جائینگے ضرار رض
اور روان ہوگا خون اونکا بحالت مباح ہونیکے پھر لکھا اوسی وقت ابو عبیدہ رض نے ایک خط عمرو رض بن العاص کو در آنحالیکہ آگاہ کرتے تھے اونکو اوس
چیز سے جو گذری مسلمانونپر حاکم اسکندریہ کے ہاتھ سے اور یہ کہ گرفتار ہوگئی ایک جماعت مسلمانون کی قوم دوس اور بجیلہ سے اور تھے ضرار رض
بن الازور ہمراہ اونکے بسبب بیماری کے اور بہن اونکی اونکے ہمراہ تھین پس جب پہونچے تمکو یہ خط میرا تو کوشش کرو تم اونکی رہائی مین اور اگر
پڑ جاوے تمہارے ہاتھ مین قبطیون سے کوئی ایسا شخص جو اونکے نزدیک عزت دار ہو تو معاوضہ کرین ہم اوسے اپنے قیدیون کا اور بھیجا خط
کو ساتھ زید الخیل ابیض الرکبان رض کے پس لیا انہون نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مصر کے اور تھے زید پہچاننے والے راہون کے اور اکثر گئے تھے وہ ان
راہون مین زمانہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین پس چلے وہ اوس راہ سے جسکو وہ جانتے تھے اور جلدی کی اپنے چلنے مین تا اینکہ داخل ہوئے مصر مین
اور آئے عمرو رض بن العاص کے پاس اور سلام کیا اونکو پس جواب سلام کا دیا انہون نے پھر دیا اونکو خط ابو عبیدہ رض کا پس لیا اوسکو عمرو بن العاص رض نے
اور کھولا اور پڑھا اوسکو پس جب جانا اوسکے مضمون کو سخت گذرا اوسپر وہ امر جو گذرا تھا اور وہ ضرار کو بہت دوست رکھتے تھے پس روئے وہ اور
استرجاع کی اور لکھا ایک خط خالد رض بن الولید کو اور لکھا اوسمین حال قیدیان اور ضرار رض بن الازور اور خولہ رض اونکی بہن کا اور برانگیختہ کرتے تھے اونکو
روانگی پر بجانب اسکندریہ کے اور یہ کہ کوشش کرین قیدیونکی رہائی مین راوی کہتا ہے کہ چلا قاصد عمرو رض بن العاص کا معہ اونکے
خط کے پاس خالد رض کے پس پایا اونکو اوسحالین کہ کوچ کیا تھا اونہون نے دمر یوط سے اور اوترے تھے وہ قریہ شجرہ مین جیسا کہ بیان کر چکے
ہم پیشتر اسکے پس آیا قاصد عمرو رض بن العاص کا خالد رض کے پاس اور سلام کیا اونکو اور دیا خط عمرو رض بن العاص کا پس کھولا اوسکو خالد رض نے اور
پڑھا پس جب آگاہ ہوئے وہ اوسکے مضمون سے سخت گذرا اوپر وہ معاملہ اور تنگی مین پڑا سینہ اونکا بسبب قید ہو جانے مسلمین اور ضرار رض اور
اونکی بہن کے اور روئے وہ اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم راوی نے بسلسلہ راویونکے روایت کی ہے کہ
جب پکڑی گئی قوم دوس اور بجیلہ اور ضرار اور بہن اونکی اور ڈوب گئیں وہ کشتیان معہ دشمنان خدا کے اور پہونچے باقی اسکندریہ مین اور آگاہ کیا لوگون نے
بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے بہت خوش ہوا وہ اور حکم کیا اوسنے اونکے حاضر لانیکا پس لاتے گئے وہ سامنے اوسکے اور قصد کیا بادشاہ نے

اونکے مار ڈالنے کا پس کہا مسلمے کے اکابر دولت نے کہ نہ جلدی کر تو اوپر اور جان تو اس امر کو کہ عرب متوجہ مین تیری طرف کو اور ضرور ہی ہمکو
اونسے لڑنا پس اگر قید ہو جائیگا ہم مین سے کوئی شخص جسکو ہم بزرگ جانتے ہونگے تو معاوضہ کرینگے ہم اوسکا ان قیدیون سے اور شاید کہ صلح کریوین ہم
عرب سے اونکے سبب سے پس بہتر جانا بادشاہ نے رای اون لوگونکی اور روانہ کیا قیدیونکو بجانب اوس دیر کی جو بنام دیر زجاج مشہور تھا اور روانہ کیا اونکے
ہمراہ دو ہزار سوار کو قبطیون سے کہ پہونچاوین اونکو دیر تک راوی نے بیان کیا ہے کہ مقرر کیا تھا خالد بن الولید نے جاسوسونکو جو خبرین
لاتے تھے خبرین ہر شہر کی اور آگے اونکے چلتے تھے اور پھرتے تھے ساتھ خبرونکے اونکی باہر اور ایک جماعت اونمین کی پیشتر جا چکی تھی شہر اسکندریہ کو
پس جب دیکھا اونہون نے بادشاہ کو کہ حکم کیا ہے اوسنے اونکے جانے کا بجانب دیر زجاج کے نکلے وہ اسکندریہ سے بحالت جلدی کی جاتی تھی وہ خالد
بن الولید کو تا کہ آگاہ کرین اونکو احوال سے پس ملے وہ خالد کو راہ مین اور خالد جاتے تھے اسکندریہ کو پس آگاہ کیا اونہون نے خالد کو قیدیونکے
حال سے اور کہا کہ بادشاہ نے روانہ کیا ہے اونکو بجانب دیر زجاج کے پس جب جانا خالد نے حقیقت حال کو بہت خوش ہوئے وہ اور کہا امید کرتا ہون مین
اللہ تعالی سے اس امر کی کہ ہووے رہائی اونکی میرے ہاتھ پر پھر کہا اونہون نے اپنے لشکر سے کہ چلو تم میرے ساتھ اور جلدی کرو شاید کہ ہم پہونچ جاوین
دیر تک قبل پہونچنے قبطیون کی مع قیدیون کے اور یہ امر اس وجہ سے تھا کہ خالد نزدیک تھے دیر سے بہ نسبت اسکندریہ کے اوس سے پس روانہ ہوئے وہ
بحالت کوشش کے تا اینکہ قریب دیر کے پہونچے پس جب پہونچے دیر تک اور ٹھہرے گرد اوسکے سامنے آیا اونکے ایک راہب بوڑھا خوبصورت بڑھاپے کا
جسکا نام میماح تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ راہب بحیرہ کا شاگرد تھا پس جب آیا وہ نزدیک خالد کے کہا اوس سے خالد نے
کہ ای راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہے دنیا کو اوسنے کہا کہ دنیا لاغر کرتی ہے بدنکو اور کاٹتی ہے امید کو اور نزدیک کرتی ہے موت کو اور کاٹتی
ہے آسایش کو خالد نے کہا کہ اوسکے لوگون کا کیا حال ہے اوسنے کہا کہ جو شخص پہونچگیا اوسمین سے کسی چیز کو تو نہین آسودہ اور سیراب ہوتا ہے
وہ اور جس سے کہ کم ہوگئی کوئی چیز اوسکی تو حسرت ہوتی ہے اوسکو خالد نے کہا کہ کیا ہے اچھائی لوگونکی دنیا مین اوسنے کہا کہ عمل نیک
اور پرہیزگاری خالد نے کہا کہ کیا ہے برائی لوگونکی دنیا مین اوسنے کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی خالد نے کہا کہ سچ فرمایا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ يَأْخُذُهَا حَيْثُ وَجَدَهَا خالد نے کہا کیونکر اچھی معلوم ہوتی ہے تنہائی
تجکو اوسنے کہا کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو خالد نے کہا کہ آیا پہونچا تو اوسمین کسی فائدہ کو اوسنے کہا ہان پہونچا مین راحت کو بسبب قطع امید کے
خالد نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا یہ امر دین اسلام اور توحید مین اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا ہون سوای اسکے اور کسی چیز کو خالد نے کہا
کہ کیا کہتا ہے تو محمد بن عبداللہ کے دین مین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم راہب نے کہا کہ وہ سردار سب لوگونکے اور بہتر کرنیوالے انبیاؤنکے اور برگزیدہ
برگزیدگان اور حجۃ اللہ مین کفار پر خالد نے کہا پس کیون نہین بنتا ہے تو شہر ہای اسلام مین کہ بہتر ہوگا تیرے واسطے اس مقام سے راہب نے
کہا کہ میرا دل آلودہ ہے دنیا کی محبت مین اور پڑھے ہان اوسنے اشعار اس مضمون کے خالد نے کہا کہ ای راہب آیا تجکو کچھ حال اون عرب قیدیونکا معلوم ہے
جنکو ارسطولیس بادشاہ نے تیرے پاس روانہ کیا ہے اوسنے کہا کہ نہین قسم ہے اللہ کی ولیکن آیا تھا میرے پاس ایک ابطریق اور ایک اسقف
اور پانی پیا اونہون نے میرے اس کنوین سے اور پوچھا تھا مینے اون دونو شخصے یہ کہ تم دونون کہان سے آتے ہو پس کہا تھا اونہون نے
کہ وہ آتے تھے بطور ایلچی کے از جانب ملک کیماوش حاکم زمین برقا کے ارسطولیس بادشاہ کے پاس اس درخواست سے کہ بھیجے ارسطولیس اوسکے

پاس ایلمر کو قیدیان عرب سے تاکہ دیکھے وہ اونکی وضع اور لباس کو اور پوچہے اون سے حال اونکے دین کا اور ارسطولس نے منظور کیا اس امر کو اور وعدہ کیا بہیجنے کو قیدیون کا اور بہرے تھے وہ دونون شخص یہ جواب لیکر اپنے حاکم کے پاس اور پانی پیا اونہون نے اس کنوین سے اور چلے گئے اور اسکے سوا اونہون نے کسی بات کی اونہون نے مجکو خبر نہین دی پہر کہا راہب نے خالد سے کہ شاید تم اون مسلمانون سے ہو جنہون نے فتح کیا ملک شام کو خالد نے کہا ہان ہم وہی لوگ ہین پس کہا راہب نے کہ ہر روز کی خبرین تمہاری میرے پاس آتی ہین اور دیکہا تہا مینے ایکدن تمہارے نبی کو اس حال مین کہ بحیرا راہب کے دیر مین تہا اور آئے تہے نبی تمہارے ایک قافلہ قریش کے ہمراہ بارادہ شام کے اور دیکہے مینے معجزات اونکے جو دیکہے پہر بیان کیا اونے حال اوس درخت کا کہ بیٹہے تہے رسول اللہ اوسکے نیچے اور سر سبز اور ہرا ہو گیا تہا وہ اوسی وقت بعد اسکے کہ خشک تہا وہ پہر جب گیا بحیرا آیا مین اس دیر مین اور جانو تم اس امر کو کہ نہین باقی رہا ارض الکنائس اور نہ ارض عقبہ اور نہ ارض یا دہ مین کوئی راہب مگر یہ کہ آیا میری زیارت کو اور پوچہا اوسنے مجہسے حال تمہارے نبی کا اور کہا اونہون نے کہ تہا تو اونکی راہ پر بحیرا کی دیر مین اور دیکہا تو نے اونکو پس بیان کر تو ہمسے حال اونکا اور صفت اونکی پس بیان کیا مینے اونسے حال تمہارے دین کا اور آگاہ کیا مینے اونکو تمہارے نبی کے معجزات سے جو مینے دیکہے تہے اور واقع ہوا میرے اونکے بیچ مین جہگڑا اور گفتگو اور یہی واقع ہوا میرے اور مسار راہب کے بیچ مین جو مجہسے نزدیک رہتا ہے ایک مناظرہ اور کہا اوسنے مجہسے کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ بن مریم نے دی ہے وہ حجاز سے ظاہر ہونگے اور جاوینگے وہ آسمان پر اور کلام کریگا اون سے پروردگار اونکا اور نہین سنی ہمنے یہ بات کہ یہ شخص آسمان پر چڑہ گئے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہان قسم ہے اللہ کی چڑہ گئے تہے وہ آسمان پر اور کلام کیا اونسے اونکے پروردگار نے اور خبر دی ہے اسکی اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جسجگہ کہ فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِیٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ آخر آیت تک اور کہا خالد نے کہ سنا ہے مینے ابو درداء کو کہتے تہے وہ کہ سنا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے آپ لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَعُرِجَ بِیْ اِلَى السَّمَآءِ وَبَلَغَ بِیْ اِلٰى سَمَآءِ الدُّنْیَا فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قَالَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اُرْسِلَتْ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ فَفَتَحَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ بِیْ اِلَى السَّمَآءِ نَظَرْتُ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ یَمِیْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ عَنْ شِمَالِهٖ بَكٰى ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ لِجِبْرَئِیْلَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قَالَ جِبْرَئِیْلُ هٰذَا مُحَمَّدٌ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ فَقُلْتُ یَا جِبْرَئِیْلُ مَنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْكَ اٰدَمُ تَقَدَّمْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَتَقَدَّمْتُ وَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ وَهَنَّانِیْ بِمَا اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْكَرَامَةِ فَقُلْتُ یَا جِبْرَئِیْلُ فَمَا هٰذَا الْاَسْوِدَةُ الَّذِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ قَالَ هُمُ السُّعَدَآءُ مِنْ اَوْلَادِهٖ وَالْاَسْوِدَةُ الَّذِیْ عَنْ شِمَالِهٖ الْاَشْقِیَآءُ مِنْ اَوْلَادِهٖ فَالسُّعَدَآءُ اِلَى الْجَنَّةِ وَالْاَشْقِیَآءُ اِلَى النَّارِ ثُمَّ عَرَجَ بِیْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِیَةِ وَلَمْ یَزَلْ كَذٰلِكَ یَعْرُجُ بِیْ مِنْ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ اِلٰى اَنْ بَلَغْتُ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى فَدَخَلْتُهَا وَرَاَیْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِیْهَا مِنَ النَّعِیْمِ لِاَهْلِهَا

راوی کہتا ہے کہ بیان کیا خالد نے راہب سے حدیث معراج اور اون چیزونکو جو دیکہا اونہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجائبات سے پس تعجب کیا راہب نے خالد اور اونکے کلام سے اور جانا اونسے کہ وہ سچے ہین اور جو کچہ کہا سو سچ کہا پس متوجہ ہوا اونکی طرف اور کہا کہ اے برادر

عربی تمہارا نام کیا ہے اونہون نے کہا کہ میرا نام خالدؓ ہے اونسے کہا کہ ای خالد جانو تم اس امر کو کہ اس پہاڑ کے اوپر ایک دیر ہے موسوم بدیر
اور اوس مین ایک بطریق بطارقہ قبطہ سے رہتا ہی اور وہ بڑا ظالم اور سخت ہی اور اوسکی نزدیک ایک مرد مسلمان ہی عرب سے کہ قید کر رکہا ہی اوسنے
اوس مرد کو مدت سے اور مجکو معلوم ہوا ہی یہ امر کہ وہ شخص اصحاب بنی (صلعم) سے ہی اور آیا تہا وہ واسطے تجارت کے مصر مین مقوقس بادشاہ کے
زمانے مین پس بیچا اوسنے مال اپنا اور خرید کیا اور مال اور گیا مصر سے اسکندریہ کو پس وہان بہی مال بیچا اور دوسرا مال مول لیا اور روانہ ہوا
ارض برقا کو ہمراہ ایک بڑے قافلے کے پس جب آئے وہ نزدیک اس پہاڑ کے نکلا اور آپڑا یہ بطریق مع اپنے غلامونکے قافلے پر اور لوٹ لیا مال اونکا
اور بار برداری اونکی اور چہوڑ دیا مالکونکو پس جب دیکہا اوسنے تمہارے یار کو اور دیکہا اوسپر لباس عرب کا طمع کی اوسمین اور گرفتار کر لیا اوسکو
اور اب وہ اوسکے نزدیک بند ہی مین ایک درخت مین نزدیک دیر کے اور تحقیق ہو گئی ہی گہانس اونکی آنسوؤنسے اور بطریق کسی دن نہین کہاتا
پیتا ہی جبتک نہین مار لیتا ہی اونکو اور کہتا ہے اونسے کہ نہین ہے تمکو میرے ہاتہ سے رہائی مگر یہ کہ پہر جاؤ تم اپنے دین سے اور رجوع کرو میرے
دین کی طرف اور قایل ہو تثلیث کی اور ہوگئے ہین وہ مثل خلال کی اور بطریق نہین باز رہتا ہی اونکے مارنیسے اور نہین کمی کرتا ہی اوپر عذاب
کرنیسے اور وہ شخص کہتے ہین اپنی مناجات مین یا اللہ قَدْ بَذَلْتُ جِسْمِي مِنْ أَجْلِكَ فَابْذِلْ رَحْمَتَكَ پس جب باز رہتا ہی بطریق اونکے
مارنیسے تو لاتا ہی وہ بعد اوسکے ایک تصویر تانبے کی جسکے سر پر عمامہ سیاہ اور اوسکی سینے پر یہ لکہا ہی هٰذَا النَّبِيُّ الْعَرَبِيُّ مُحَمَّدٌ پہر پیتا ہی وہ شراب کو اور
ڈالتا ہی فضلہ کا اوسکا تصویر پر اور کہتا ہی اون سے کہ یہ تمہارے نبی ہین سوال کرو تم اونسے اپنے چہوڑانیکا میری قید سے اور وہ مسلمان پناہ مانگتے ہین
اللہ تعالی سے بسبب کفر اوس بطریق کے **راوی کہتا ہی** کہ جب سنا خالدؓ نے یہ حال اوسپر دشوار گذرا اور نہایت سخت بر ہم ہوئے وہ پہر منتخب کر لیا
اونہون نے اپنے ساتہیونسے شرجیل بن حسنہ اور عامر بن ربیعہ اور یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید اور قعقاع اور مقداد اور
رفاعہ بن قیس اور تین اور مردون کو جنکے نام پر مجکو آگہی نہین ہوئی اور چہوڑا لشکر کو نزدیک دیر کے اور تاکید کی اونکو ہوشیاری کی
تا واپسی اپنے اور روانہ ہوئے خالدؓ مع دس آدمیونکے اور چڑہ گئے پہاڑ پر پس جب پہونچے وہ پہاڑ کی پشت پر ظاہر ہوا اونکو دیر اور درخت
راوی کہتا ہی کہ بطریق نکلا تہا اوسدن واسطے شکار کے پس جا پڑا وہ ایک جنگلی بیل پر اور شکار کیا اوسکو اور لایا اوسکو دیر مین پس اوترا
وہ اوس درخت کے نیچے جو دیر کے دروازے پر تہا اور حکم کیا اوسنے اپنے غلامونکو دور کرنے کہال اوس جانور کا پس جب دور کیا غلامونے
اوسکی کہال کو حکم کیا اونکو آگ جلانیکا پس روشن کی گئی آگ اور کاٹتا تہا وہ ٹکڑے گوشت اوس جانور کے اور بہونکر کہاتا تہا پہر منگائی
اوسنے شراب پس لائے غلام اوسکے شراب کو سامنے اوسکے پس پیتا رہا وہ تا اینکہ خوب بدہوش ہوا پہر چلایا وہ اپنے غلامون پر اور کہا
کہ لاؤ تم اوس محمدی کو پس لے گئے اون مسلمان کو غلام اوسکے اور دیکہی آنکہ اونپر خواری اور اونکی گردن مین ایک زنجیر لوہے کی تہی
پس کہا اوسنے بطریق نے کہ غالب ہو گیا تو ہمپر ای مسلم بسبب اپنے محمد کے صلے اللہ علیہ وسلم پس قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ نہ اوٹہاؤنگا مین
تیرے اوپر سے عذاب کو تا اینکہ پہرے تو میرے دین کی طرف اور قایل ہو تثلیث کا اور نہین تو مین تیرا قاتل ہون پس کہا اوس مرد مسلمان نے
کہ کر تو جو تیرے اختیار مین ہی اسواسطیکہ مین خوب جانتا ہون اس امر کو کہ تمام چیزین موقوف خدا کی خواہش ور ارادی پر اور بیچ
اوسکی اختیار کے ہین اور آسمان بلند کیے گئے ہین اوسکی قدرت سے اور زمین بچہائی گئی ہی اوسکی حکمت سے اور سخاوت اور بخشش اوسکی اوسکی خلق مین

اونکو علم مین ہو اور علم اسکا کامل تہا بہ جمیع اشیا ہی اوسکو واسطے اوسکے خلق مین نظر ہے انجام کار پر اوسکا کوئی مثل نہین ہی اوسکو واسطے ملک ہی اوسکا
کوئی وزیر نہین ہے پس سب سنا بطریق نے کلام مسلمان کا اور توحید اور تعظیم اونکی واسطے اللہ تعالی کو بہت برہم ہوا وہ اور
لیا اپنی تلوار کو اور قصد کیا نکالنے تلوار کا میان سے اور اوسکے مارنیکا مرد مسلم پر کہ اوسی وقت آئی اور پہونچے خالدؓ اور دس ساتھی
اونکے اوسپر درانحالیکہ وہ قابض تہا اپنی تلوار پر پس چلائے خالدؓ بن الولید اوپر اوٹھا اوسکو اور کہا کہ بارہ تو ای دشمن خدا اللہ کے ولی پر
اور تکبیر کہی اونہون نے ان الفاظ سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر وحیّانا بالظفر ومکّن سیوفنا من رقاب
من کفر۔ اور ناگہان ورائے خالد بطریق پر پس جب دیکہا بطریق نے اونکے ناگہان ورآنے کو اوٹھ کہڑا ہوا وہ اپنے پیرون کے بل اور نکالا
اپنی تلوار کو اور قصد حملے کا کیا خالدؓ پر پس پیش آئی اوسپر خالد ساتھ اپنے چہوٹے نیزے کے اور مارا اوسکے سینے مین ایک نیزہ کہ پار ہو کر
چمکنے لگا وہ اوسکی پشت سے اور حملہ کیا صحابہؓ نے بطریق کے غلامون پر پس مار ڈالا اون سب کو اور اوترے خالدؓ اور ساتھی اونکے
کنوین پر باراوہ محاصرہ دیر کے پس آئے سامنے اونکے راہب لوگ اور کہا اونہون نے کہ ہم قوم راہب مین ہم لڑائیکی لوگ نہین
ہین جو تمسے لڑین اور تمہارے نبی نے منع کیا ہی تمکو قتل رہبان سے پس کہا خالدؓ نے کہ دیدو تم ہمکو جو کچہ اس بطریق کا تمہارے پاس ہو مال
اور اسباب غیرہ سے اور تم لوگ ہماری طرف سے اللہ کی امان مین ہو گے اور ہم تعرض نہ کرینگے تمسے اونہون نے کہا کہ ہم بخوشی واطاعت لیکر
کرینگے پھر نکالا اونہون نے مال بطریق کا اور اسباب اور لڑکی پائی اوسکے پس لے لیا خالدؓ نے اون سبکو اور آئی وہ طرف قیدیکی اور کہولی زنجیر
اونکی اور پوچہا کہ تم کس عرب سے ہو اونہون نے کہا کہ مین امیہ بن حاتم طائی ہون قید ہوا مین آخر زمانہ خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
مین اور صورت یہ ہوئی کہ پہونچا مین اسکندریہ مین پس بیچا مین نے مال اپنا اور خریدا دوسرا مال اور چلا مین اسکندریہ سے مع اپنے مال کے ارض مرقا
کو ساتھ ایک جماعت سوداگرونکے پس نکلا ہمپر یہ بطریق اور لوٹ لیا ہمارے مالونکو اور چہوڑ دیا تاجران قافلے کو اور مجہے قید کیا کسیکو سوا
میرے اسواسطے کہ اونمین سوا میرے کوئی عربی نتہا اور تہا حکم اللہ کا ہونیوالا پس مبارکباد دی اونکو مسلمانون نے اور انکو ساتھ سلامتی کی اور
بشارت دی اونکو اللہ غالب اور بزرگ کیطرف سے ساتھ بزرگی کی اور پہرے خالدؓ اور ساتھی اونکے باراوہ دیر راہب کے اور مال اسباب بطریق کا اور لڑکی
اوسکے گہوڑون پر اور جانورونپر اونکے آگے تہے اور ابر چلتے ہے وہ تا اینکہ اوترے پہاڑ سے اور قریب دیر کے پہونچے جب دیکہا مسلمانون نے خالدؓ کو کہ آتے ہین
اونکی طرف مع اپنے ساتھیون کے اور مال بطریق کا اور لڑکی پائی اوسکی اونکے سامنے ہی خوش ہوئے مسلمان اونکی سلامتی سے اور بلند کین
آوازین اپنی ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑہنے درود کے بشیر ونذیر پر صلی اللہ علیہ وسلم اور استقبال کیا اونہون نے خالدؓ کا اور اونکے ساتھیونکا اور سلام
کیا اونکو اور انکو مبارکباد دی قیدیکو بسبب سلامتی اور رہائی کی اور بہت خوش ہوا ہے بسبب ہلاکی اسیر و ہلاک بطریق کی راوی نے بیان کیا ہے
کہ خالدؓ بیان کرتے تہے راہب سے ماجرا بطریق کا اور بطریق سنتا تہا اونکی کلام کو کہ اوسی وقت آوازین گہوڑون اور کہڑکہڑاہٹ لگام کی ہوئی
اور چلانا اور رونا عورتون اور لڑکونکا اور آوازین نالہ مردونکی معلوم ہوئین اور قبطی چلاتے تہے اونپر پیچہے اور آگے سے اور گفتگو سوارونکی
اور چمک نشانون و صلیبون کی ہنی اور دیکہی گئے اور کنواری عورتین روتی تہین ساتھ ذلت اور عاجزی کے اور خولہ بنت الازور
آگے قیدیون مین اور بہائی اونکی سامنے اونکے چلے جاتے تہے ذلت قیدمین اور خولہ روتی تہین اور یہ اشعار بطور مصیبت کے پڑہتی تہین اشعار

جلّ المصاب فعمّ الویل والحرب
بڑھ گئی مصیبت پس لے لیا سختی اور ہلاکی نے
حتّی توہّمت انّ الارض تنقلب
تا اینکہ گمان کیا میں نے اس امر کا کہ زمین بدل جائیگی
لہفی علی بطلٍ قد کان عدّتنا
رنج اور افسوس میرا ایک دلیر پر ہے جو تہا ساز و سامان ہمارا
اعنی ضرارا الّذی للحرب ینتدب
یعنی ضرار کہ وہ واسطے لڑائی کے منتخب کیے جاتے تہے
لو کان یقدر ان یرقی مراکبہ
اگر قدرت رکہتے وہ سوار ہونیکی اپنی سواریوں پر
وزال عنّا الّذی نشکو او ننتحب
اور دور ہوتی ہمسے وہ چیز جسکی شکایت کرتی ہیں ہم اور جسکے سبب سے روتے

والعین باکیة والدمع منسکب
اور آنکہیں روتی ہیں اور آنسو جاری ہیں
جارت ید القبط فینا عند غفلتنا
ظلم کیا قبطیوں کے ہاتہ نے ہم میں وقت ہماری غفلت کے
فیه العفاف وفیه الدین والادب
تہی اوسمیں پارسائی اور دینداری اور اوسمیں بزرگی تہی ہر خیر کی
فیه الحمیّة والاحسان عادته
تہی اون میں غیرت اور نیکی کرنا عادت اونکی
کان العدوّ بنار الحرب یلتهب
تو جلایا گیا ہوتا دشمن ساتہ آگ لڑائی کے
او کان یسمع صوتی وصاح بی عجلا
یا سنتے وہ میری آواز کو تو پکارتے وہ جلد اور کہتے

ونادت الارض ممّا قد دهیت به
اور تر ہو گئی زمین بسبب اوس چیز کے جو نازل ہوئی اوپر
واستحکموا القبط لمّا ذلّت العرب
اور مضبوطی کی قبطیوں نے اپنے کام میں جبکہ عاجز ہوئے عرب
قد کان ناصرنا فی وقت شدّتنا
تہا وہ مددگار ہمارا ہماری سختی کے وقت میں
فیه التعصّب والاحساب والحسب
تہی اون میں سختی اور نیکوکاری اور بزرگی
او کان خالدنا فینا حاضرا لشفا
یا موجود ہوتے ہمارے ساتہ خالد تو ہر آئینہ آرام حاصل ہوتی
مهلا فقد زال عنک البؤس والعطب
کہ ٹہہر تحقیق جاتی رہی اور دور ہوئی تمسے سختی اور ہلاکی

راوی کہتا ہے کہ نہیں فارغ ہوئی تہین خولہ بنت الازور اپنے اشعار سے مگر یہ کہ خالدؓ نے سنا شعر پڑہنا اور پکارنا اونکا پس جواب دیا اونکو خالدؓ نے ان الفاظ سے لبّیک لبّیک قد جاءک الفرج وذهب عنک البؤس والحرج ها انا خالد بن الولید اور تکبیر کہی اور حملہ کیا خالدؓ اور مسلمانوں نے قبطیوں پر اور جہکی اونپر ساتہ تلوار روشن اور نیزوں چمکنے والوں کے اور شور کیا عربی گہوڑوں نے پس قبطیان گہبرگئین عقلین قبطیوں کی اور کانپنے لگے دل اونکے اور پکڑ لیا اونکو لرزی نے اور دو ٹکڑے کیا اونکے سروں کو صحابہ ابرار کی تلواروں نے پس تہوڑی دیر میں مسلمانوں نے سات سو مرد کو قبطیوں سے مارڈالا اور گرفتار کر لیا تیرہ سو مرد کو اور لیلیا مسلمانوں نے گہوڑے اور ہتیار اور کپڑے اونکے اور رہائی پائی مسلمان قیدیوں نے اور سلام کیا بعض نے بعض کو اور مبارکباد دی اونکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور مبارکباد دی ضرارؓ کو بسبب اونکی رہائی کے اور آئے ضرارؓ خالدؓ کے پاس اور سلام کیا اونکو اور شکریہ ادا کیا اونکے کام کا پس جبا کہی لونکو خالدؓ نے اور نگہداشت کی اونکی اور مبارکباد دی اونکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور دیا خالدؓ نے ہر مرد کو مسلمان قیدیوں سے ایک گہوڑا قبطیوں کے گہوڑوں سے اور ہتیار ایک مرد کے اور باقی گہوڑوں پر سوار کر لیا عورتوں اور لڑکوں کو اونکو اور بار کر لیا اسباب کو اور رخصت کیا خالدؓ نے راہب کو بعد اوسکے کہ لکہہ دی اوسکو ایک دستاویز واسطے ہر چیز کے جو احتیاج ہو کہانے اور پینے اور کپڑے سے اوسکو اور اوس شخص کو جو رہے اوسکے پاس اوسکے دیر میں اور یہ کہ پہونچین گی اوسکو سب چیزیں اسکندریہ سے جبتک زمانہ رہے گا اور روانہ ہوئے خالدؓ معہ اپنے لشکر اور قیدیوں کے درانحالیکہ وہ بندہے ہوئے تہے سامنے اونکے رسیوں میں تا اینکہ پہونچے اسکندریہ میں اور اوترے اوسپر معہ اپنے لشکر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اوترے خالدؓ معہ اپنے لشکر کے اسکندریہ پر تنگی میں پڑا سینہ ارسطولیس بادشاہ کا اس سبب سے

اور حکم کیا اوسنے اپنے حجاب کو اس امر کا کہ پکاردین وہ اپنے لشکر مین واسطے درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے اور نکلنے کی باب البسدرہ
کیطرف بمقابلہ عرب کے اور واقع ہوا شور شہر مین عرب کے آنے اور اونکے اوترنیکا شہر پس کانپنے لگے دل وہانکے لوگون کے اور آگئے سرداران قبط اور
حجاب ارسطولیس بادشاہ کے پاس اور کہا اونہون نے کہ ای بادشاہ کیا رای ہی تیری ان عرب کے معاملے مین اوسنے کہا کہ نہین قریب ہے یہ کہ تجویز
کرون مین کوئی رای اور بندوبست کرون حالانکہ در آیا ہے خوف تم لوگون مین اور جگہہ پکڑی ہی اونکے ڈرنے تمہارے دلونمین اور طمع کی ہی اونہونے
تمہارے ملک مین بسبب کمی تمہاری کوشش کے اور ذلیل جانا ہی اونہونے تمکو اور جان لیا ہی اونہون نے یہ امر کہ نہین حمایت کرتی ہو تم اپنے
شہرون کی اور نہین لڑتے ہو تم اپنے اہل و عیال کیطرف سے اور اگر لڑتے ہو تو ہوتی ہین خواہشین تمہاری جدا اور رائین تمہاری غیر متفق لہذا اون
لوگون نے ہلاک کیا تمہارے حامیونکو اور مار ڈالا تمہارے دلیرونکو اور نہین ڈرے وہ تمسے لڑنیکو اور اب وہ اوترے ہین تمہارے میدانمین اور شہر اور وہ
قصد تمہاری لڑائی کا کرتے ہین اور نہین ہے کوئی باز رکہنے والا اونکا اور اگر میرے نزدیک ہوتی وہ ساتہی اونکے جنکو قید کیا اور بہیجدیا
مینے بجانب یرجاج کی تو مصالحہ کرلیتا عرب سے بسبب اونکے اور دور کرتا مین عرب کو اپنے یہانسے اور تجاوز کیا مینے حد سے اون وہ ہزار آدمیون کے
بارے مین جنکو مینے قید یونکے ساتہہ بہیجا پس اگر ہوتے وہ لوگ میرے پاس تو لڑتا مین اونکو بیکر عرب سے حسب طاقت اپنی پس کہا اوسکے وزیر نے کہ ای
بادشاہ آیا ہوسکتا ہی تجہسے یہ امر کہ بہیجے تو عرب کے پاس کسی ایلچی کو کہ گفتگو کرے اونسے صلح کی باب مین اس شرط پر کہ ہم سپرد کردینگے اونکے
قیدیون کو جو ہمارے قبضے مین ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ عرب نہین باقی رہے ہین اس حال پر کہ بیٹہ رہو دین ہمسے اور نہین قبول کرتے ہین
وہ ہماری طرفسے ایلچی کو جیسے کہ آپڑے تہے ہم اونپر اور وہ اوترے تہے بمقام مجر الحصا کی وزیر نے کہا کہ کیا ضرر ہی تجکو ایلچی کے بہیجنے مین اونکے پاس
پس قصد کیا بادشاہ نے ایلچی کے بہیجنے کا اور وہ مشورہ کرتا تہا اس بارے مین اپنے دل ہی کہ اوسی وقت آئی اوسکے پاس نگہبان دریا کی جو کہ تہا اوپر
مقرر شہ اور خبر دی اوسکو اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی ہی پچہم کیطرف سے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اوسکا حال کیا ہی اور وہ کہان سے
آئی ہی پس جب سنا بادشاہ نے یہ حال نگہبانونسے ملتوی کیا اوسنے روانگی ایلچی کو اور آمادہ ہوا واسطے آنے اوس کشتی کے اور گمان کیا اوسنے
دل مین کہ وہ کشتی حاکم برقا بادشاہ کیماوش کی ہی پس نہین گذرا تہا تہوڑا عرصہ تا اینکہ لنگر انداز ہوئی وہ کشتی گہاٹ مین اور اوترا اوس پر سے
ایک بوڑہا قس خوبصورت رودار سیاہ ریشمی کپڑے پہنے اور سر پر سرخ عمامہ رکہے ہوئے اور اوترے اوسکے ساتہہ دس آدمی قسون اور ہر ایک شمّاس
پس جب اوترے وہ کشتی سے آئے اونکیواسطے گہوڑے بادشاہ کی پاس سے آراستہ ساتہہ زین پوشون کامدار کی جنمین نگینے جواہر کے
جڑے تہے اور لگام مین اونکی سونے کی تہین پس سوار ہوے وہ اور نکلے اونکی ملاقات کیواسطے امرا اور حجاب اور آئے اونکے پاس اور تعظیم کی اونکے
مرتبونکی اور نہ بنگہداشت کی اونکی اور چلے سامنے اونکے بادشاہ کی محل تک پس اوترے وہ اور ٹہہرے ایکدن اور رات اور آئین اونکیواسطے دعوتین اور اچہی
چیزین بادشاہ کے پاس سے اور رات گذرانی اونہونے اچہے حال سے پس جب صبح ہوئی وہ گئے وان کی سوار ہوے وہ اور نکلے طرف
لشکر کو اور آئی بجانب سراپردہ ارسطولیس بادشاہ کے اور اوترے وہ گہوڑون پر سے اور داخل ہوے بادشاہ کے پاس پس اوٹہہ کہڑا ہوا بادشاہ اونکی
واسطے اور تعظیم کی اونکی اور بٹہلایا اونکو اپنے ساتہہ تخت پر محمد بن اسحاق راوی نے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو ثقات سے اس امر کی کہ ارسطولیس
بن مقوقس نے بہیجے تہے بہت اچہے تحفے واسطے کیماوش بادشاہ کی جو حاکم سرزمین برقا کا تہا حد و ذو قرطجانہ تک اور یہ سب جزایر مین بحر یمن مین اور کیماوش

اون سب کا بادشاہ تھا اور تھا وہ بڑا بادشاہ بجے فشکہ والا اور مالک کر دیا تھا اوسنے اپنے بیٹے افلاغورس کو خوبجانہ کی خراسان بادر تھا
لشکر اوسکا دوایا کہ آئی تھی قوم روم سے پس جب بھیجا ارسطولیس نے اون دونون باپ بیٹونکو واسطے تحفہ تو بھیجا اونکو خط بھی جسمین وہ آتا تھا
اونکو عرب سے اور خط کا مضمون یہ تھا کہ ای بادشاہ دنیا گھر زوال اور کوچ کرنیکا ہی اور نہین مجی دنیا کی کوئی چیز مگر یہ پھیر لیا اوسکو اونہین
خوش کیا اوسنے کیسکو مگر یہ کہ زیانکار کیا اوسکو پس مغرور وہ ہی جسنے چنگل مارا اوسکے امن غرور مین اور مطمئن ہوا اوسپر اور نیکبخت وہ ہی جسنے پہنا
لباس خوف کا او کام کیا واسطے گھر آخرت او پایدار کو آیا نہین دیکھا تمنے ای بادشاہ بزرگ نفلیلس یعنی ہرقل کو جو حاکم شام او ... مین ...
کا تھا بلاد قسطنطنیہ تک کہ کیونکر جاتا رہا ملک اوسکا اور خالی ہوگئے اوس سے شہر اوسکے اور پوشیدہ او دور ہوگئے اوس سے غلام اوسکے او لشکر اوسکا
اور یہ معاملہ اوس وقت ہوا کہ جب ڈالا اوسکو دنیا نے اپنے مصائب مین اور تیر اندازی کی اوسپر ساتھ تیرون اپنے رنج رسانیکی بعد اسکے کہ تھی دنیا اوسکی
چہرہ پر شادمان اور چمکنے والی اور ناراستی کی وہنبانی اوسکے ساتھ تا اینکہ یہ ڈالا اوسکو دشمنوں نے او اوتری اوسپر حاجتمندی اور بلائی بعد
ایسی درگاہ کی کہ زندہ تھی اوسکے سبب سے بزرگی او جوانمردی اور بعد ایسے بدنے کے کہ آراستہ تھین ساتھ اوسکے ہونیکی خصلتین تحقیق
ہلتی تھی زمین اوسکی قدمونکے نیچے اور ہوتے تھے آسمان مطیع اوسکے پس جب دیکھا زمین نے تازہ روی اور شادمانی اوسکی گیاہ ناک ہوئی وہ اور
اگر دیکھا اوسنے جفا او ستم اوس سے خشک بے گیاہ ہوگئی وہ ہر آئینہ تھے ارادے اور ادام لشکر اوسکے اور رات دن مددگار اوسکی پس کیون
ہی ایسا کہ دور کری حکم اوس ذات کا جسنے آراستہ کیا برجون کو اپنی بنا ہونے کے واسطے اور موجود کیا اوسنے ستارونکو واسطے اپنی ایسی ہیئت کی کہ اگر چاہے وہ تو
باندھ دیوے ہوا کو اور سخت کر دیوی پانی کو اور جدا کر دیوی ترکیب آسمان کو اور الفت دیدیوے آگ پانی مین اور باز رکھے روشنی کو سورج اور چاند سے
اور باز رکھے اون دونون کو چلنے اور سفر سے اور اگر چاہے تو بند کر دیوے وہ جگہہ بہنے اور چلنے ہوا اور آندہیونکو اور کھول دیوے میان برقون چمکنے
والیکے اور اگا دیوے تر گھانس کو دریاؤن پر اور پہنا دیوے رات کو روشنی دنکی اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ نہین ہی منع ایسی دین ... تیرے
واسطے مگر بسبب اپنی علم کے اسبات پر کہ دنیا کی بازگشت طرف زوال کی ہی اور یہ محمدی لوگ غالب ہوگئے ہین شہروں پر اور ذلیل کیا ہی اونہونے
اپنی تلوارونکی سبب سے بندونکو اور شکست دی اونہونے لشکرون اور فوجونکو اور برپا کیا اونہونے اپنی دین کو ساتھ تلوارون تیز کی اور مالک
ہوگئے اور لے لیا اونہونے شام کو قیاصرہ سے اور آیا ہی ایک گروہ اونکا میری طرف کو اور مالک ہوگئی ہین وہ بعض ہمارے شہرونکے اور
حکومت حاصل کی ہی اونمین اور جھگڑتے وہ ہمسے باقی ہمارے ملک مین اور کوشش کرتے ہین ہمارے نکالدینے مین اوس ملک سے پس جنونا عنقریب
پاوینگے وہ ہمسے تو نہ بے پروائی ہوگی اونکو تمسے اور بہتر یہ ہے کہ آمادہ ہو تو اونکی واسطے ہمتونکے پانے سے اور مدد کرے تو ہمکو اپنے لوگون سے
اونپر جنہوں نے سرکشی اور ظلم کیا ہے اور کمک کر تو ہماری کہ ہم تیرے ہمسایہ ہین اور ہم سب تیرے لشکر اور تیرے مددگار ہین راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب پہونچا ہدیہ اور خط بادشاہ کیاقومق کے پاس پڑھکر سنایا اوسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا اوسنے کہ کیا کہتے ہو تم
لوگ اوس امر مین جو سنا تمنے ارسطولیس کے خط مین اور کیا رائے ہے تمہاری پس کہا اونہون نے کہ ای بادشاہ سلاطین ہمیشہ مدد طلب کیا کرتے
ہین بادشاہونسی اور جو بات حاکم اسکندریہ نے لکھی ہی وہ بہتر ہے اور جان تو اس امر کو کہ عرب جسوقت مالک ہوجاوینگی ملک قبطیونکا تو ضرور متوجہ ہونگی
وہ ہمارے شہرونکی طرف پس بھیج تو قبطیونکی واسطے کمک ہلو کو نگی تاکہ قوت ہووے کمک اونکو اور ہنکی دشمنونپر اور سبح مدد دینگی ہمکو پس جب سنا ملک

کیماوش نے کلام اپنے سرداروں کا بہتر جانا اور سنے امر اونکی اور خلعت دیا اپنے بھائی اصطفانوس کو اور منتخب کیا اوسکے ساتھ چار ہزار سوار کو
اور حکم کیا اوسکو روانگی کا واسطے قوت دہی حاکم اسکندریہ کے پھر بھیجا کیماوش نے اپنے خادم کو پاس بڑی بطرک کے جو عالم اونکے دین کا اور بیان
کرنے والا اونکی شرع کا اور نام اوسکا سطیس تھا اور تھا مقام اوسکا ایک دیر میں جو مشہور بدیر کنائیس تھا اور اس بطرک کی عمر ایکسو بیس برس کی تھی
اور تھا وہ شاگرد زیرونشا کا اور زیرونشا شاگرد مرقش کا اور مرقش شاگرد یحینا کا اور یحینا ولیمی بھائی حواری مسیح عیسی بن مریم کا تھا اور یہ
بطرک سطیس پڑہا تھا علموں کو اور مطالعہ کیا تھا کتابوں کو اور وہ ایمان رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالی کے اور جانتا تھا صفات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور امید رکھتا تھا آپ کے ظہور کی اور سنتا تھا آپ کی اخبار کو اور امیدوار تھا آپ کی زمانہ بعثت کا پوچھتا تھا آپکی نشانیوں
اور معجزات کو پس جب پہونچی اوسکو خبر مبعوث ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر ہوئیں نشانیاں اور معجزات آپکی تو ایمان لایا
وہ آپکا اور قصد رکھتا تھا آپکی حضوری کا پس نہیں مدت گذری مگر اندک تا اینکہ پہونچی اوسکو خبر وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس رویا وہ آپ کی وفات پر اور اختیار کیا گوشہ غمگینی کو اور نہیں ظاہر ہوا وہ کسی کے واسطے اپنی قوم سے ایکسال کامل اور اگر ہوتا وہ مشغول
عبادت میں تو نہ نکلتا اور نہ ظاہر ہوتا وہ پھر بنایا اوس نے اپنے واسطے ایک صومعہ راہ پر پس جب آتا تھا کوئی قافلہ اوسکی طرف تو پوچھتا وہ اوس سے حال
لشکر مسلمانوں کا اور یہ کہ وہ کس سرزمین میں ہیں اور پوچھتا تھا کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کون خلیفہ ہوا پس کہا گیا اوس سے کہ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے پس جب وفات پائی ابوبکر صدیق نے پہونچی اوسکو خبر اونکی وفات اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی بعد اونکے پھر پہونچی اوسکو خبر فتوح شام
اور روانگی صحابہ کی بجانب مصر کے پس جب ہوئی یہ نوبت تو بھیجا اوسکو بادشاہ کیماوش حاکم ارض برقانی بسواری کشتی کی بادشاہ ارسطولیس کے پاس
واسطے بشارت دہی آنے کمک کی مع اصطفانوس بھائی بادشاہ کیماوش کے بجمعیت چار ہزار سوار کے اور قریب تر پہونچنے اونکی نزدیک ارسطولیس
کے پس جب حاضر ہوا سطیس سامنے بادشاہ ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اوسکو اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور کہا اوس سے کہ ای باپ ہمارے میں
چاہتا ہوں تیری بخشش اور احسان سے یہ بات کہ جا تو ان عرب کے پاس بطور ایلچی کے میری طرف سے اور دریافت کر تو میرے لیے خبر اونکی اور تحقیق
اوس چیز کو جو اونکے نزدیک ہے اور اوس چیز کو جسکا وہ عزم رکھتے ہیں اور یہ کہ غرض اونکی لڑائی ہے یا صلح پس اگر ہے غرض اونکی صلح کرنا تو میری
پاس اونکے قیدی ہیں اور وہ ایک بڑی جماعت ہیں کہ بھیجدیا ہے میں نے اونکو بجانب برزجاج کے پس اگر مصالحہ کریں وہ ہمسے تو میں پھیر دونگا قیدیوں کو
اونکے اور دونگا میں اونکو کسی قدر اپنی مال سے اور باندہونگا میں اونکے ساتھ عہد اس بات کا کہ نہ پھریں وہ ہماری طرف کو اور نہ تعرض کریں ہمسے
پس کہا بطرک نے کہ جو حکم تیرا ہے اوسکو میں کرونگا ولیکن ای بادشاہ جان تو اس امر کو کہ میں نے پڑہی ہیں کتابیں اور سنی ہیں اخبار گذشتہ سے یہ بات
کہ اللہ غالب اور بزرگ بھیجے گا آخر زمانے میں ایک نبی عربی کو زمین تہامہ سے اور پیش کیے اور دکھائے جائینگے اونکو تمام زمین کے خزانے پس توجہ
کریں گے وہ خزانوں کی طرف اور اختیار کرینگے فقر کو دولتمندی پر اور اصحاب اونکی بھی تبعیت کرینگے اونکی راہ کی اور قائم رکھیں گے اونکی سنت کو
اور میں جانتا ہوں ای بادشاہ کہ امتحان کروں میں اونکی حال کا پیشتر اسی جانیکے اونکی طرف بادشاہ نے کہا کہ کس چیز سے آزمائش کریگا تو اونکی اوسنے کہا
کہ ای بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنی غلاموں سے کہ زین پوش باندہے وہ ایک اچھی خچر پر تیری سواری والے سے ساتھ اچھے زین پوش اور سامان کے
اور گلے میں ڈالے اوسکی حمیلیں انواع جواہرات اور یاقوتوں کی اور چھوڑے اوسکو مسلمانوں کی لشکر کی طرف پس اگر لیلیوینگے وہ اوسکو تو جان لینا

تو اس امر کو کہ وہ دنیا کے طالب ہین اور لڑائی اونکی دنیا کیواسطے ہی اور نہین چاہتے ہین وہ آخرت کو اور اگر وہ پہیر دیوینگے او سکو تمہاری طرف کو پس جان لینا یہ بات کہ وہ طالب آخرت اور اس چیز کے ہین جو اللہ غالب و بزرگ کے نزدیک ہی پس حکم کیا بادشاہ نے اپنے سائیسونکو اس امر کا کہ درست اور آراستہ کرین وہ ایک خچر کو اوسکی اچھی سواری کی ساتھہ زین پوش سنہری جڑاو جواہرات کے اور سنہری لگام لگاوین و سپر اور لٹکاوین اوسکی گلی مین حمیلین موتیونکی اور چھوڑ دین اوسکو بجانب لشکر مسلمانونکی پس ایسا ہی کیا اونہون نے **راوی کہتا ہی** کہ تہے مسلمانونکی نگہبانی پر اوسدن شرجیل رضی بن حسنہ کاتب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نزدیک ہوا وہ خچر مسلمانون کی لشکر سے اور دیکھا اوسکو اور اوسکی زینت اور جواہرات کو شرجیل بن حسنہ نے ہنسے وہ اور کہا کہ دشمنان خدا چاہتے ہین اوسکی سبب سے ہماری آزمایش کو اس بات پر کہ ہم لوگ طالب دنیا کے ہین یا آخرت کے قسم ہے اللہ کی نہین ہے ہم مین کوئی شخص ایسا جو جہکے اوس چیز کی طرف کہ نیست ہونیوالی ہے اور نہین ہے خواہش ہماری مگر اوس چیز مین جو باقی اور پایدار ہی پہر پڑہی انہونے یہ آیت اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط آخر آیت تک پہر پکڑ لیا باگ خچر کی اور لائی اوسکو قبطیونکی لشکر کیطرف پہر چھوڑ دیا اوسکو **راوی کہتا ہی** کہ جب دیکھا بادشاہ نے اس حال کو سخت ہوگیا چہرہ اوسکا اور کہا قسم ہے اللہ کی اس سبب سے غالب ہوگئے وہ لوگ اور خوار و ذلیل کیے گئے ہم اور باپ میرا دادا اور آگاہ تہا اونکے حال سے پہر حکم کیا اوسنے بطرک سطیس کو جانے کا مسلمانونکی طرف پس چلا بطرک پاپیادہ بجانب لشکر مسلمانونکی پس جب نزدیک ہوا اون سے متوجہ ہوئے شرجیل بن حسنہ اوسکی طرف اور پوچہا اوسکے حال سے پس کہا اوسنے کہ مین ایلچی ہون ارسطولیس بادشاہ کا بجانب سردار عرب کے پس لیا اوسکو شرجیل نے اور لے گئے اوسکو لشکر مین بارادہ خیمہ خالد بن الولید کے پس جب داخل ہوا بطرک سطیس مع شرجیل رض بن حسنہ کے مسلمانون کے لشکر مین دیکھتا تہا وہ عرب کیطرف اور وہ لوگ بیٹھے تہے پس دیکھا اوسنے ایک قوم کو کہ چھوڑ دیا ہی اونہون نے دنیا کو بعض اونمین سے قرآن شریف پڑہتے ہین اور بعض اونمین سے ذکر خدا مین مشغول ہین اور بعض نماز مین مصروف ہین اور دیکھا اونمین آرام اور سکون کو اور نور روشن اور بلند ہے اونپر پس جب پہونچا وہ خالد بن الولید کے خیمے تک اجازت چاہی اوسکے واسطے شرجیل بن حسنہ نے پس اجازت دی اوسکو خالد رض نے داخل ہونیکی پس جب داخل ہوا وہ خالد رض کے پاس اونکے خیمہ مین پایا اونکو بیٹہے ہوئے زمین پر اور نہ تہا اونکے واسطے کوئی حاجب اور دربان اور سامنے اونکی ایک جماعت صحابہ کی تہی پس سلام کیا اونکو سطیس نے اور کہا کہ کون تم مین کا سردار ہی پس جواب سلام کا دیا سبہونے اور اشارہ کیا خالد کی طرف پس کہا بطرک نے کہ آیا تم سردار اس قوم کے ہو خالد نے کہا کہ ایسا ہی سمجہتے ہین یہ لوگ مجہکو لیکن اونکا سردار ہون جبتک کہ ہین حق پر اور بیعت کرونمین علی کی حکم اور انصاف مین اور ڈرونمین اللہ تعالے سے نیکی کرنیوالا ہون نہین واسطے نیک کے اونمین سے اور سختی کرنیوالا بد پر پس جبکہ نکل جاؤنگا مین ان چیزون سے تو نہین سرداری ہی مجہکو اونپر پس کہا بطرک نے کہ ہم قسم اللہ کی وہ قوم ہو کہ بشارت دی ہی تمہارے نبی کی مسیح پیسر بتول نے اور حق تمہارے ساتھہ ہی نہ جدا ہوگا تمسے **راوی کہتا ہی** کہ حکم کیا خالد رض نے بیٹہنے کا پس بیٹہا وہ اور کہا اوسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم مجہکو اپنے نبی کی حال اور اونکی حسب و نسب سے خالد نے کہا کہ اللہ تعالے اور بزرگ نے برگزیدہ کیا اولاد آدم سے عرب کو اور برگزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے عبدالمطلب کو اور عبدالمطلب سے عبداللہ کو اور عبداللہ سے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر کہا خالد رض نے کہ

سوال کیے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نبوت سے پس فرمایا آپ نے کنت نبیا وادم بین الماء والطین اور فرمایا آپ نے
لما خلق اللہ تعالیٰ العرش کتب علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما وقع ادم فی الزلۃ و
اخرج من الجنۃ رای مکتوبا علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال ادم یا رب من ھذا محمد
قال ولدک یا ادم الذی لولاہ لما خلقتک قال ادم بحرمۃ ھذا الولد ارحم الوالد قال اللہ عز وجل یا ادم لو
تشفعت الینا بمحمد فی اھل السموات والارضین لشفعناک پھر اللہ غالب اور بزرگ نے کیا اونکے نام کو نزدیک اپنے نام کے اور
ذکر کیا آپکا ساتھ اپنے ذکر کی اور نام رکھا آپکا مثل اپنے نام کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور فرمایا آپکے حق مین
بالمومنین رؤف رحیم اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپکے حق مین یا ایھا
الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور اللہ غالب اور بزرگ نے بلند کیا ذکر آپکا اور بڑائی کی آپکے فخر کی اور بزرگ کیا آپکے کام کو پس فرمایا
اللہ بزرگ اور برتر نے ورفعنا لک ذکرک اور یہ امر انتہای بزرگی اور تعظیم اور تکریم ہے اور فرمایا اللہ بزرگ نے یا محمد لا اذکر او تذکر
ولا اعرف او تعرف ومن سبک فقد سبنی ومن حبک فقد حبنی ومن انکر بنبوتک فما عرفنی وانا اقسم
بنبوتک ان جحدت وخالفوک علیھا اور فرمایا ہے اللہ نے ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی باللہ شھیدا
بینی وبینکم اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے وکفی باللہ شھیدا محمد رسول اللہ **راوی کہتا ہے** کہ جب بطرک نے یہ حال خالد
سے خوش ہوا وہ اور کہا اوسنے قسم ہے اللہ کی تحقیق نجات پائی اوسنے جسنے تبعیت کی اونکی اور زیاں کار ہوا وہ جو جدا ہوا اونسے پھر بعد
کی بطرک نے اپنا اسلام کی خالد کے ہاتھ پر اور بیان کیا اون سے حال اپنا ابتدا سے انتہا تک کہ کیونکر ایمان لایا وہ ساتھ محمد کے اور تصدیق کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس خوش ہوئی خالد اور مسلمان اوسکے اسلام سے اور کہا خالد نے کہ کسواسطے آیا ہے تو ارسطولیس بادشاہ
کے پاس سے پس بیان کیا اوسنے خالد سے کل حال بادشاہ ارسطولیس کا اور یہ کہ ہدیہ اور خط بھیجا تھا اوسنے سردار برقا کو پاس بطلب
کمک کی تمہارے خوف سے اور بھیجا اوسکے واسطے ملک کیلوش نے اپنے بھائی اصطفانوش کو بجمعیت چار ہزار سوار کے بطور کمک کے اور مینے
سبقت کی اوسپر دریا مین بادشاہ ارسطولیس کیطرف تاکہ خبر دون مین اوسکو اسحال سے اور بھیجا مجھکو ارسطولیس نے تمہارے پاس بطور ایلچی کے چاہتا ہے
وہ صلح کرنا تمسے اور نہین خواہش کرتا ہے تمسے لڑنیکی اور کہا ہے اوسنے کہ صلح کرو تم اوس سے اس امر پر کہ دیوے گا وہ تمکو کیسہ اپنے مال سے اور پھیر
دیگا تمہارے ایک قوم کو عرب سے جنکو گرفتار کیا ہے اوسنے ساحل بحر شام سے پس کہا خالد نے کہ ساتھی ہمارے پس چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اونکے قید کو
اور بیجا کر دیا ہمکو اور اونکو اور غالب کیا ہمکو قبط سمر ایہان بادشاہ پر پس مار ڈالا ہمنے اوسکو تین سے سات سو سوار کو اور قید کر لیا ہمنے تیرہ
مرد کو پھر حکم کیا خالد نے سامنے بطرک کے لانیکا اون قیدیونکو پس سامنے اوسکے لائے گئے وہ پھر عرض کیا اوپر خالد نے اسلام کو پس انکار کی
اکثر دون نے اور جسنے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے اوسکو اور نیکی کی ساتھ اوسکے اور جسنے انکار کی اسلام سے حکم کیا خالد نے اوسکی گردن مارنیکا
راوی کہتا ہے کہ بطرک نے سلام کیا خالد اور مسلمانونکو اور پھر اوہ بطرف ارسطولیس بادشاہ کے اور کہا کہ جان تو اے بادشاہ کہ وہ
قوم ہین کہ نہین حملہ کی ہوسکتی ہے برگزیدگی اونکی اور وہ ہوشیار اور احتیاط کرنیوالے ہین مین پھر آگاہ کیا اوسکو حال اوسکے ساتھیون اور بڑائی

اون مسلمان قیدیونسے جنکو بھیجا تھا اوسنے بجانب یرجاح کے پس جب سنا بادشاہ نے یہ حال بطریک سے گر پڑی وہ دیر ہوا اوسکو اپنا ہمہ مین
تنہلی اور یقین ہوگیا اوسکو زوال اپنے ملک کا اور کہا اوسنے اپنے ارباب دولت سے کہ ہوشیار ہوجاو تم اپنے جانون کے واسطے پیش آئی او پھر
ان عرب کے پس گویا لشکر ملک کیماوشی حاکم برقا کا آگیا ہی تمہارے پاس پس لڑو تم ساتھ داون مضبوط اور اسرار پاکی اور لطیف کا اور مسیح
دینگے تمکو راوی کہتا ہی کہ وہ رات کاٹی بادشاہ نے بہ نیت لڑائیکو اور قصد کیا اوسنے لڑائی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن اسحاق نے
روایت کی ہی کہ بادشاہ ارسطولیس نے کاٹی باقی اپنی رات درانحالیکہ وہ غمگین تہا پس جب غرق ہوا وہ دریا خواب مین اور بند ہوئین
آنکھین اوسکی دیکھا اوسنے اپنے خواب مین کہ سامنے آیا اوسکے ایک شخص سرخ وسپید خوبصورت سینے کا چوڑا اور اوسکے ساتھ ایک شخص اور ہے
ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نور والا آنکھین صورت نیک پیدایش نورانی صاحب ہیبت و بزرگی پس کہا اوس مرد سرخ وسپید نے ارسطولیس سے
کہ اے بادشاہ مین مسیح عیسی بیٹا مریم کا ہون اور یہ جو میرے پہلو مین ہین وہی نبی عربی ہین جنکی بشارت دی تھی مینے قبل اونکے مبعوث
ہونیکے محمد عربی سردار پیغمبرون کے اور پورے کرنیوالے انبیا اونکے ہین پس جو ایمان لاویگا اونکا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اونکے
نبوت کی وہ گمراہ ہوگا اور بھٹکتا پھرے گا اور بتحقیق آئے ہین ہم واسطے مدد دہی اونکے اصحاب کی اور مقام ہمارا اوس قبہ مین ہی جو برج
پر ہی راوی کہتا ہی کہ تہا وہ قبہ ایک بلند برج پر قریب دروازہ خضر کے پس اگر ہی تو میری امت سے تو ایمان لا تو اونکا اور اونکے نبوت کا
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بنایا تہا اسکندر نے اسکندریہ کو تو نام اوسکا اپنے نام پر رکہا تہا پس جب بنایا اوسنے اس برج کو
تو رکہا تہا اوسپر اس قبے کو پس رہتے تھے اوسمین خضر اور بنایا تہا اسکندر نے دروازے کو اور نام رکہا تہا اوسکا باب الخضر جیسا
کہ تہا وہ اصل برج مین اور خضر رہتے تھے وہان اور یہ دروازہ مشہور رہیگا قیامت تک راوی کہتا ہی کہ جب کہا عیسی نے بادشاہ سے یہ حال
تو چلے گئے وہ دونون شخص اکہی ساتھ اور جگا بادشاہ اپنے خواب سے درانحالیکہ وہ خوفناک تہا خواب سے پس جب صبح کی بادشاہ نے متوجہ ہوا
وہ اپنے لشکر اور حجاب اور اکابر دولت کیطرف اور بیان کیا اوسنے جو حال دیکہا تہا اوسنے خواب مین پس کہا اون لوگون نے کہ اے بادشاہ
یہ خواب شوریدہ اور پریشان ہین اور نہین ہو سکتے ہین سچ اون لوگون نے جو چلین ساتھ نبی عربی کے حالانکہ وہ نبی دشمن مسیح کے
ہین پس حسن لیا بادشاہ نے اونکی باتون کو اور سوار ہوا وہ اور بجائے گئے نقارے اوسکے اور شور کیا قرناؤن نے اور بلند کیے گئے نشان اوسکے اور
سوار ہوا لشکر اوسکا اور آراستہ ہوے دو صفون مین پس جب دیکہا مسلمانون نے لشکر قبط کو کہ سوار ہوا ہی وہ اور صف بندی کی ہی لیا اونہون نے
اپنے سامان لڑائیکو اور وہ بہی سوار ہوے اور آراستہ ہوئی صفون مین اور خالد پہرتے تھے اونمین اور آراستہ کرتے تھے اونکو اور نصیحت کرتے تھے
اور برانگیختہ کرتے تھے اونکو جہاد پر اور تہین صفین اونکی قریب دروازہ خضر اور دریا کی اور ٹھہرا ارسطولیس بادشاہ نیچی صلیب کے نیچے اور دیکہتا تہا وہ
قبے کو اور نور ظاہر اور روشن تہا قبے پر پس ڈر آیا وہم بادشاہ کے دلمین اوس خواب سے جو اوسنے رات کو دیکہا تہا اور کہا اوسنے کہ قسم ہی اللہ کی
بیشک جو مینے اپنے خواب مین دیکہا ہی وہ سچ ہی اوسمین شک نہین ہی محمد بن اسحاق اوپر اپنے سلسلہ راویون کی خصوصاً کہ سکی سے روایت کی ہی کہ کہا فوج نے
کہ تہا مین خالد بن الولید کے لشکر مین بروز لڑائی اسکندریہ کے پس جب ٹہہری ہم لڑائی کی جگہہ مین اور برابر ہوئین صفین دونون لشکرونکی اور
عزم کیا تہا حملے کا کہ اوسی وقت نکلا ہماری طرف کو لشکر قبط سے ایک بطریق بڑا ڈیل کا اور اوسکے بدن پر اسباب زرہ سونیکی کام کی تہی جسمین طرح طرح کے

جواہر جڑے تھے سوار تھا وہ اچھے عربی گھوڑے پر پورا تھا ہتیاروں میں پس جب ٹھہرا وہ درمیان دونوں صفوں کے پکارا اوسنے ساتھ بانگ
فصیح عربی کے اور کہا اوسنے کہ ای گروہ عرب کی پھر جاؤ تم ہماری طرف سے کسواسطے کہ ہم تمسے لڑنا نہیں چاہتے ہیں پس تحقیق مالک ہو گئے تم
ہمارے ملک سے مصر اور سعید اور اکثر مقامات ریف کے اور باقی رہا ہمارے پاس تھوڑا ہماری ملک سے اور مالک ہو گئے تم اکثر اوسکے اور ہم
نہ جھگڑا کرینگے تمسے اوس چیز مین جو لی ہے تمنے ہمسے اور ہم تبعیت کرینگے تمہارے باقی ملک مین پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو ہے مصالحہ کرینگے
ہم تمسے ایسا مصالحہ کہ رجوع کریگی بہتری اوسکی ہمپر اور تمپر اور عدل کرو تم ہمارے ساتھ اور نہ ظلم کرو تم ہمپر صلح مین پس اگر انکار کروگے تم اس
امر سے تو پیش آوینگے ہم تم سے ساتھ بہیدوں پاک اور دلوں مضبوط کے اور پھیر دیوینگے ہم تمکو تمہاری پشتوں کیطرف درانحالیکہ شکست
اوٹھانیوالے ہوگے تم اور بیچ دامنوں کو اپنی ذلت کی بہاگنے والے ہوگے اسواسطے کہ نہین دشمنی کی کسینے اس دین کی لوگو نسے مگر یہ کہ ذلیل ہوا وہ
اور شکست اوٹھائی اوسنے کیونکہ ہم ایسی قوم ہین جنکے واسطے کنیسے اور صومعے اور قس اور رہبان اور انجیلی اور مذبح اور صلیبان ہین پس کیا
تمہارے پاس اسکا کیا جواب ہے **راوی کہتا ہے** کہ یہ گفتگو کرنیوالا بادشاہ ارسطولیس پسر مقوقس کا تھا پس نہین فارغ ہوا تھا وہ اپنے کلام
سے تا آنکہ نکلے اوسکی طرف شرحبیل رض بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب دیا شرحبیل رض نے اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اظہار
بڑائی کا کیا تونے ساتھ ایسی چیز کی جو پھیریگی تجکو طرف ہلاکی کے اور عذاب مین ڈالیگی تجکو بری گھر مین سختی ہو تجپر آیا بڑائی کرتا ہے تو ہمپر ساتھ کفر
اور نافرمانی اور عبادت صلیبان اور شرک ساتھ رحمان کے اور ہم لوگ صاحب پرہیزگاری اور ایمان اور استکاری اور خوشنودی خدا اور قبلہ قرآن
اور حج اور احرام اور نماز اور روزہ ہین دین ہمارا بہتر اور بزرگ دینوں کا ہے اور نبی ہمارے مبعوث ہوئے ساتھ معجزات اور بیان اور آیات اور
برہان کے ایسے معجزے وہ جنپر قرآن اوترا جسنے تبعیت کی اونکی پہونچا وہ بخشش کو اور جو پھرا اونکی محبت اور دلیل سے پھرا وہ ساتھ غضب کے
ایسی پادشاہ دینیوالے کے کہ ہے وہ اور نہین ہے مکان اوسکیواسطے اور نہ وہ ہے زبان ہے اوسکیواسطے گواہی دی اوسنے اپنی ذات پر اپنی
ربوبیت کی اور ازلیت اپنی صفات کی اور احدیت اپنی ذات کی اور ہمیشگی اپنی ملک کی غلبہ اوسکا ظاہر ہے اور تدبیر اوسکی استوار ہے اور حکم اوسکا
مضبوط ہے عرش اوسکا بلندی صفت اوسکی تا اور ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ کسیکا بیٹا ہے اور نہ اوسکی ذات کیواسطے کوئی حد مقرر ہے اور اوسکی تعالی کیواسطے
کوئی وقت شمار کیا گیا ہے فروتنی کرتی ہین گردنین واسطے اوسکی بزرگی کے اور ذلیل ہین قوی لوگ بمقابلہ اوسکی قوت کے نہین گھیرا جاسکتا ہے کمال اوسکا
اور نہین نیست ہوتی ہے بخشش اور عطا اوسکی اور نہین معدوم ہوتی ہے بزرگی اوسکی سختی ہو تمپر کیونکر خوش اور اچہا معلوم ہوا تمکو کہ تمنے کفر ساتھ
اوسکی معبودیت کی اور شرک ساتھ اوسکی ربوبیت کے اور یہ کہ مقرر کرو تم واسطے اللہ کے بیٹے کو اوسکی وحدانیت مین پھر پڑہی اونہون نے یہ آیت یَوْمَ یُحْشَرُ
اَعْدَاءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ پھر کہا شرحبیل رض بن حسنہ نے کہ اللہ کے ایسی بھی بندے ہین کہ جو قسم دلاوین وہ اوسپر اس امر
کی کہ ریزہ ریزہ کردیوے اللہ اونکے واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایساہی کریگا وہ اور اشارہ کیا شرحبیل رض نے اپنے ہاتھ سے شہر پناہ کی دیوار کیطرف
پس اگر پڑی وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئی اور دکھائی دی گھر اور عمارتین شہر کی **راوی کہتا ہے** کہ کپنے لگی اعضا بادشاہ کے وقت دیکھنے اسحال کے بڑائی قدرت سے
پھر پھیرا اوسنے منہ اپنے گھوڑے کا بجانب اپنے لشکر کے اور اوڑنے لگے دل اونکے اس حال کے دیکھنے سے اور ڈر گئے قبطی یرانی اس معاملہ سے جو دیکھا اونھونے اور متحیر ہوئے
اور پھرے بجانب اپنے خیمونکے اور نہ ارادہ کیا اونھوں نے لڑائی کا اور اسی طرح پر مسلمان بھی پھر گئے اپنے خیمونکیطرف اور گذر گیا دن پس جب رات ہوتی لیا

بادشاہ نے خزانہ اور وہ چیز جو عزیز تھی اوسکو اور اہل و عیال اور لونڈیان اپنی باو رہوار ہوا کشتیون مین اور روانہ ہوا اوسی رات سمبار او جزیرہ اور یطش کے پس جب صبح ہوئی واقع ہوا شور شہر مین بادشاہ کے بھاگجانیکا اور ایکجا ہوئے رئیس لوگ قبطیونکے بعض اونمین سے بعض کے پاس اور کہا اونہونے کہ بادشاہ نے پیٹہ پہیری اور چلا گیا ہمارے بیچ مین سے اور آج ہمارے لیے کوئی ایسا نہین ہے جو مدافعت کرے ہمسے او تحقیق باز رہی ہے قوم مسلمانان ہمسے اور اگر چاہتے وہ داخل ہونیکو ہماری طرف تو داخل ہوجاتے لیکن وہ ایسی قوم ہین کہ ٹہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت اور مہربانی کو اونکے دلونمین پس چلو تم لوگ اب ہمارے ساتھ اونکے پاس تاکہ لیوین ہم اپنے لیے اونسے عہد اور ذمہ داری کو اور مصالحہ کرلین ہم اونسے اپنے شہر کے واسطے اور بچادین ہم اپنے لڑکے بالونکو اور جو چیز ہمارے ہے پس اونکے اتفاق واقع ہوا اور وہی کہتا ہے کہ متفق ہوئے لائے اکابر کی اس امر پر اور نکلے وہ بجانب لشکر مسلمانونکے اور چاہی اونہون نے حضوری سامنے سردار خالدؓ بن الولید کے اور آئے اونکے پاس بعد اجازت کے پس جب ٹہرے اونکے سامنے سلام کیا اونکو جو شخص جانتا تہا زبان عربی کو پس جواب سلام کا دیا اونکو خالدؓ نے اور پوچھا سبب اونکے آنیکا اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو پس آگے بڑہے اکابر سے وہ لوگ جو زبان عربی جانتے تھے اور کہا اونہونے کہ ای سردار اللہ تعالی نے غلبہ دیا تمکو ہمپر بسبب سچائی اور صفائی تمہارے دلون اور نیتون کے اسواسطے کہ تم ایسی قوم ہو کہ ٹہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت کو تمہارے دلونمین اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ معاملہ کرو تم ہمسے ساتھ نصفت کے اور دیکھو ہماریطرف کو مہربانی کی آنکہ سے اور حکم کرو تم ہمین ساتھ عدالت کے اور چلو ہمکو اونکے طریقہ پر جو پیشتر تمہارے تہے ہمارے ساتھ قوم روم سے پس کہا خالدؓ نے ہان ہم وہ قوم ہین کہ ٹہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت کو ہمارے دلونمین اور غلبہ دیا ہمکو ساتھ تلواروں ہمارے دین کے اور مدد دی ہمکو ہمارے دشمنونپر اور ہم کرینگے تمہارے ساتھ وہ معاملہ جیسا کہ جاری ہوئی ہین عادتین ہماری ساتھ تمام اونلوگونکی جنکے شہر ہمنے فتح کیے اور اگر اب ہم چاہتے داخل ہونیکو تمہارے شہر مین بزور تلوار کے تو ایسا کرسکتے ہین ہم اور آسان ہے ہمپر یہ امر ولیکن بہتر آدمیونکا وہ ہے جسنے قدرت پائی اور معاف کردیا اور اب ہم چاہتے ہین تمسے تمہاری صلح پر ایک لاکہ دینار تمہارے اچہے اور بہتر مالونمین سے اوپر صلح کی تمہاری جانو اور اہل و عیال پر اور بعد اسکے بلاوینگے ہم تمکو طرف اسلام اور توحید اللہ تعالی اور تصدیق شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جو کوئی تم مین کا قبول کریگا اس امر کو تو ہمارا اوسکا حال یکسان ہوگا اور جو انکار کریگا اسلام سے تو لیوینگے ہم اوس سے جزیہ سال آیندہ سے فی کس ہم مین سے اور لڑکے بالغ سے چار دینار اور پیش کرینگے ہم تمپر کچہ شرطین کہ قبول کروگے تم اونکو اور وہ شرائط یہ ہونگے کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گہرونکو مسلمانونکی گہرونپر اور نہ بلند کرو تم اپنی آوازونکو مسلمانونپر اور نہ بناؤ تم اسلام مین کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر اور نہ تازہ کرو اوس چیز کو جو پرانی ہوگئی رسومات تمہارے دین اور شریعت سے اور ملاقات رکہو مسلمانونسے ساتھ عاجزی اور فروتنی کے اور جلدی کرو تم واسطے اجرا اونکی حاجتو اور اوس چیز کے جو چاہین وہ اپنے بہتری حال کیواسطے اور تعظیم کرو تم اسلام اور اوسکے لوگونکی اور جو کوئی گناہ کریگا تم مین سے تو حد جاری کرینگے ہم اوسپر اور جو پہر جائیگا ہماری عہد اور قول سے تو مار ڈالینگے ہم اوسکو اور باندہو تم زنار ونکو اپنی کمرونمین واسطے اظہار اپنی دین اور خست اپنی عبادت کے اور نہ بجاؤ تم ناقوس کو اور نہ بلند کرو صلیب کو اور نہ قوت اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانونکے ساتھ کسی چیز کے اپنے دین اور کفر کی باتونسے اور جب نماز پڑہو تم اپنے کنیسونمین تو نہ بلند کرو تم اپنی آوازونکو اپنی انجیل کے پڑہنے مین پس کہا ان لوگون نے کہ ای سردار دشوار ہے ہمپر چہوڑنا اپنے دین اور اوس چیز کا جسپر ہمارے باپ دادا تھے پیشتر سے پس ہنسے خالدؓ اونکی باتونسے اور پڑہی اونہونے یہ آیت واذا قیل

لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اباءنا اولو کان الشیطان یدعوہم الی عذاب السعیر پس کہا اونہون کہ اے سردار
بتحقیق منظور کیا ہمنے جو کچھ تمنے کہا اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ حاکم مقرر کرو تم ہمپر ایکمرد کو اپنی ہمراہیونمین تاکہ یکجا ہو جاوے وہ مال جو تم ہمسے
مانگتے ہو پس کہا خالدؓ نے کہ ہم نہین جانتے ہین حال تمہارے ساتہیون کا اور ہمکو نہین معلوم کہ اونمین سے کتنا بمقدور کون ہے اور ضعیف و غریب
کون ہے پس دیکہو اور تجویز کرو تم اپنے رئیسونمین ایسے شخص کو جسکو تم لوگ یکجا کرنے مال کا مختار کر سکتے ہو پس حاکم مقرر کرو تم اوسکو اون لوگونپر اور اوسکے ساتہ
ایک شخص ہمارے ہمراہیونمیسے بھی رہیگا کہ توت دیگا وہ اوسکو اس کام پر اون لوگون نے کہا کہ اچہا پہر اشارہ کیا اون لوگون نے بجانب ایکمرد
رئیس کے اپنے اکابر سے جسکا نام شعیا بن شماس اور وہ رئیس اور پیشیرو تہا قبطیونمین پس حاکم مقرر کیا اوسکو اون لوگونپر بحکم خالدؓ کے اور مقرر کیا
خالدؓ نے ساتہ اوسکے ایکمرد کو اپنے ساتہیونمیسے جسکا نام قیس بن سعد تہا اور حکم کیا اون دونونکو یکجا کرنے مال کا اور کہا اونسے کہ جو کوئی تنگ حال
اور ضعیف ہو اوسکو چہوڑ دو اور لو تم ہر مرد سے اوسقدر جسکا وہ متحمل ہو اور نیکی کرو تم کہ اللہ تعالیٰ دوست رکہتا ہے نیکی کرنیوالونکو اور نہ ظلم کرو تم کسی محتاج
اور رانڈ اور یتیم پر راوی کہتا ہے کہ داخل ہوئے وہ شہر مین اور متوجہ ہوئے مال کے یکجا کرنے مین اور لیتے تہے وہ ہر مرد سے اوتنا جسکا وہ متحمل ہوتا
تہا اور جو تنگحال اور ضعیف تہا اوسکو چہوڑ دیتے تہے قیس بن سعد بموجب حکم خالدؓ کے راوی نے بسلسلہ راویونکے مازن بن شیث سے
بیان کیا ہے کہا شیث نے کہ موجود تہا مین جبکہ داخل ہوئے شعیا بن شماس اور قیس بن سعد شہر مین تاکہ تحصیل کرین وہ مال کو اور ایک جا ہوئے وہ قصر
مقوقس مین قریب باب الرشید کے اور مقرر کیا اور بہیجا شعیا بن شماس نے اپنے غلامونکو وہ آنحالیکہ یکجا کرتے تہے وہ مال کو اور رہتے اونکے
پاس موجود تہا اور حصے کر دیے تہے اونہون نے مال کے شہر والون پر پس جو بڑا دولتمند اور بہت مالدار اونمین کا تہا اوسکا حصہ برابر دو
قیراط کے ہوتا تہا اور اوسط مالدار کا حصہ و قیراط کہ اوسی وقت آئے وہ ایکمرد کے پاس اپنے ساتہیون سے جسکا نام بولس بن مقوقس تہا
نہین جانتا تہا کوئی کہ وہ کس قدر مال اور نعمتون اور ملک کا مالک ہے اور تہا وہ بڑا بخیل اپنے وقت کے لوگون مین پس کہا اوس سے رئیس قوم
شعیا بن شماس نے جو خراج یکجا کرنے پر مامور تہے کہ بتحقیق واجب ہوا تجہپر اس حصہ سے ایکدینار اوسنے کہا قسم ہے حق مسیح کی کہ مین ہرگز اوسکو
ادا نکرونگا اگرچہ مر جاؤن مین اور صدقہ دینا میرا کمینے پر بہت اچہا ہے میرے دینے سے عرب کو پس کہا اوس سے قیس بن سعد نے کہ برا ہو تیرا کیا تجہکو
نہین معلوم ہے برا ہو تیرا جان تو کہ بتحقیق داخل ہوئے ہین ہم لوگ تمہارے شہر مین بزور تلوار کے آیا نہ مارا جاتا تو اور
لیتے ہین ہم تجہسے حلال ہے نہ حرام ہے برا ہو تیرا جان تو کہ بتحقیق داخل ہوئے ہین ہم لوگ تمہارے شہر مین بزور تلوار کے آیا نہ مارا جاتا تو اور
تیرا مال پہلی لوٹا جاتا پس کہا شعیا بن شماس نے اوس بطریق سے کہ زیان کار کرے تجکو اللہ تعالیٰ اور لعنت کرے تجہپر سب لوگ اسکندریہ
کی جانتے ہین کہ تو ایسا محتاج تہا کہ نہین قدرت رکہتا تہا دنیا کی کسی چیز پر اور دیا تجکو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اور کشایش دیا تجہپر اپنی روزیکو پس کہا ملعون
نے کہ آیا نہین ہے یہ بات کہ وارث ہوا مین مال کا باپ دادا سے مجہپر اللہ تعالیٰ کی کوئی بزرگی اور مہربانی نہین ہے پس برہم ہوئے قیس بن سعد اوسکی کلام
سے اور اوٹہہ کہڑے ہوئے اوسکیطرف اور ماری اوسکو ایک لکڑی جو اونکے ہاتہہ مین تہی اور کہا کہ جہوٹا ہے تو اے دشمن خدا اور دشمن اوسکے
رسول کا بلکہ بزرگی اور احسان خاص ہے واسطے اللہ کے اسواسطے کہ روزی دیتا ہے وہ ہمکو اپنی مہربانی اور احسان سے اور پوری اور فراخ کیا
اوسنے ہمپر اپنی نعمتونکو اور اگر شمار کرو تم سب لوگ اللہ کی نعمتونکو تو نہ گہیر سکوگے اوسکو شمار مین پہر کہا قیس نے اللہم انہ جحد نعمتک وکفر بہا
فانزل بہا عنہ راوی کہتا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین گذرا تہا وہ دن اونکا تا اینکہ آئی خبر کہ املاک اوسکی گر پڑی اور بکریان اوسکی مر گئین اور باغات

اوسکے سوکھ گئے اور سب مال اوسکا جاتا رہا پس کہا قیس بن سعد نے کہ اللہ اکبر یہ بات اوسی طرح کی ہے جو سنی تھی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ابو ہریرہ رضہ میری پہلو مین بیٹھے تھے پس فرمایا تہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنی اسرائیل مین تین شخص تھے ایک کوڑہی جسکا بدن سفید
تہا دوسرا گنجا تیسرا اندہا پس چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے یہ کہ آزمایش کرے اونکی پس بہیجا اونکے پاس ایک فرشتے کو اور آیا وہ فرشتہ
کوڑہی کے پاس اور کہا اوس سے کہ کون چیز بہت پیاری ہے تجکو اوسنے کہا کہ اچہی جلد بدن کی پس مس کیا فرشتے نے اوسکے بدنکو پس جاتا رہا وہ
مرض اوسکا اور اچہی کردی جلد اوسکے بدن کی پہر کہا فرشتے نے کہ کون مال زیادہ دوست ہے تجکو اوسنے کہا کہ اونٹ پس دی اوسکو ایک اونٹنی دس
مہینے کی باردار اور کہا فرشتے نے کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کہ کون چیز زیادہ دوست ہے تجکو اوسنے کہا
کہ اچہے بال پس مس کیا فرشتے نے اوسکو اور جاتا رہا مرض اوسکا اور اچہا کر دیا اوسکے بالونکو پہر کہا کہ کس مال کو تو بہت دوست رکہتا ہے اوسنے کہا کہ گاؤ
گاؤ پس دی اوسکو ایک مادہ گاؤ حاملہ پہر کہا اوس سے کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین اور آیا فرشتہ اندہے کے پاس پس کہا اوس سے کہ کون چیز تجکو
بہت پیاری ہے اوسنے کہا کہ پہیر دیوے اللہ تعالی میری بصارت کو تاکہ دیکہون اوسکے سبب سے لوگونکو پس مس کیا اوسکو فرشتہ نے اور پہیر دی
اللہ تعالی نے بصارت اوسکی پس کہا فرشتے نے کہ کون مال تجکو بہت دوست ہے اوسنے کہا بکری پس دیا فرشتے ایک بکری بچے
دینے والی اور کہا کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعد اسکے پل پل گئے وہ تینون آپس مین اور بچے
دئے کوڑہی کی اونٹنی اور گنجے کی گائے اور اندہے کی بکری نے پس آیا وہ فرشتہ پاس کوڑہی کے بصورت و لباس فقیر کے اور کہا کہ مین اللہ کی راہ پر
تجہسے سوال کرتا ہون ای شخص بواسطہ اوسکے جسنے دیا تجکو اچہی جلد اور اچہا رنگ اور مال ایک اونٹ کا کہ پہونچ جاؤن مین اوسپر اپنے سفر مین
پس کہا اوسنے کہ مجہپر حقوق حقدارونکے بہت ہین فرشتے نے کہا کہ گویا مین تجکو پہچانتا ہون آیا تہا تو کوڑہی کہ پلید اور نجس جانتے تہے
لوگ تجکو اور محتاج تہا تو پس بخشش کی تجہپر اللہ تعالی نے پس کہا اوسنے کہ نہین وارث ہوا ہین اس مال کا مگر اپنے بزرگون اور باپ دادے سے
فرشتے نے کہا کہ اگر تو جہوٹہا ہے تو کر دیگا اللہ تعالی تجکو جیسا کہ تو تہا پس پہیر دیا اللہ تعالی نے اوسکو طرف اوس چیز کی جیسا کہ وہ تہا اور آیا
وہ فرشتہ گنجے کے پاس بلباس فقیری کے پس کہا اوس سے جیسا کہ کوڑہی سے کہا تہا پس ویسا ہی جواب دیا اوسنے جیسا کہ کوڑہی نے دیا تہا پس کہا
فرشتے نے کہ ای پروردگار میرے اگر یہ جہوٹہا ہے تو کر دے اوسکو جیسا کہ وہ تہا پس پہر گیا بطرف اوس چیز کے جسپر وہ تہا اور آیا وہ فرشتہ اندہے
کے پاس بلباس فقیر کے اور کہا کہ مین مرد غریب اور مسافر ہون قطع کیا ہے میرے بہارٹ کو اپنے سفر مین پس نہین ہے اب کوئی چیز میری پہونچانیوالی مگر ساتہ
اللہ کے پہر تجہسے سوال کرتا ہون بواسطہ اوسکے جسنے پہیر دیا تجہپر تیری بینائی کو اور دیا تجکو مال سوال کرتا ہون تجہسے ایک بکری کا کہ پہونچ جاؤن
اوسکے سبب سے اپنے سفر کو اوسنے کہا کہ تہا مین اندہا پس پہیر دی اللہ تعالی نے مجہپر بصارت میری اور عطا کیا مجکو اوسنے مال پس لے تو جو چیز تجکو
منظور ہو قسم ہے خدا کی نہ انکار کرونگا مین تجہسے آج کے دن کسی چیز کو جسکو تو اللہ کی راہ مین لیویگا پس کہا فرشتے نے کہ رکہہ تو اپنے پاس مال اپنا کہ
نہین ہون مین مگر آزمایش کرنیوالا پس تحقیق راضی ہوا اللہ تجہسے اور خشمگین ہوا تیرے دونون ساتہیون پر راوی نے بیان کیا ہے کہ پکہل گیا مال اور
نکلے اور آگئے وہ لوگ ساتہ مال کو پاس خالد بن الولید کے پس لیا خالد رضہ نے مال کو اور داخل ہوے وہ شہر مین اور گرا دیا اونکے بڑے کنیسے کو بنایا اوسکو
جامع مسجد اور چہوڑا اونکے واسطے چار کنیسونکو واسطے ادائے رسوم اونکے دین کے اور لکہا عمرو بن العاص رضہ کو خط مشعر فتح کی پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو

اور پہر بلہو ہونون مے اوسکو بہت خوش ہوے وہ اس حال سے اور حاکم مقرر کیا مصر مین ابا ذر غفاری کو ساتھ ایک جماعت
مسلمانون کے اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوے وہان اور بنائی اوسمین ایک مسجد بیچ مین اوسکے
وہ مسجد ابتک بنام جامع عمرو بن العاص مشہور ہے راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد تہوڑے دنکے آئے لوگ رشید اور فوہ
اور محلہ اور دمیرہ اور سمنود اور بحیرہ کے واسطے صلح کے اور صلح کیا اونسے عمرو بن العاص نے اوس چیز پر کہ اتفاق کیا اونہون نے
اوسپر پہر بہیجا عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی اور ضرار بن الازور اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور شاکر بن مرزوع اور
نوفل بن طاعن اور رائج بن عیاض اور حاشم بن عبد اللہ اور قتادہ بن معمر اور فارس بن مزید اور عروہ بن سالم اور سہیل بن عدی
اور عمیر الجہنی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادہ اور یزید بن خطاب اور عطیہ بن ماجد اور وخیم بن حاطل اور صعصعہ بن ضرحان
اور ہاشم بن سعید اور جبلہ بن الشرید اور مزروع بن ثابت اور یاسر بن الاشرس اور مجمع بن سعید اور بکر بن راشد اور مرہ بن الحکم
اور زاہر بن میتس اور حنظلہ بن کامل اور عبید بن اوس اور رافع بن اسید اور مرداش بن طاعن اور اسود بن یحیی اور غانم بن الاحمر
اور عبد اللہ بن جابر اور حازم بن ناصر اور حامد بن خرام کو پس یہ سب جنکے نام ہمنے ذکر کیا چھتیس ۳ آدمی تھے اور چار شخص اور تھے جنکے
ناموں پر ہمکو واقفیت نہین ہوئی پس یہ سب چالیس مرد تہے بزرگ صحابہ سے اور سردار کیا اونپر عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی
کو اور حکم کیا اونکو روانگی کا بجانب دمیاط کے راوی نے بیان کیا ہی کہ تہا حاکم دمیاط کا ہامرک ماموں مقوقس کا اور وہ سوار ہوتا تہا ساتھ
بارہ بیٹونکے اور تہی ہر بیٹے کے قبضہ اور اختیار مین پانچسو سوار و پیادہ اوسکے اور مضبوط کیا تہا اوسنے دمیاط کو ساتہ لوگون اور حلات وغیرہ کے
پس جب پہونچے وہان مقداد مع اپنے چالیس مردون کے اور دیکہا ہامرک نے بجانب اونکی قلت کے ہنسا وہ اور کہا اونسے کہ قوم نے بہیجا ہی تمکو
طرف چالیس مردونکو تاکہ مالک ہو جاوین وہ ہمارے شہر کے ہر آئینہ وہ لوگ سست رای اور اندکہ ہین عقل مین راوی کہتا ہی کہ بڑا بیٹا ہامرک کا
شہسوار مشہور تہا نیل کے شہرون مین اور اوسکا نام ہربز تہا اور باپ اوسکا اعتماد رکہتا تہا اوسکی شجاعت اور دانشمندی پر اور اوسکی نگاہ مین
کوئی شہسوار نہین جچتا تہا پس جب دیکہا اوسنے صحابہ اور اونکی قلت کو امید کی اوسنے اونکی لڑائی مین اور پہنے ہتہیار اپنے اور پورا ہوا ساتہ
اپنی سامان کے اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنی بیٹون اور لشکر کے اور متوجہ ہوا بجانب میدان لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتہیونکی راوی
کہتا ہی کہ جب دیکہا مسلمانون نے بجانب لشکر دمیاط کے کہ نکلا ہی واسطے لڑائی مسلمانونکے اور صف بندی کی ہی سوار ہوے مسلمان بہی
اور ٹہہرے اونکے مقابلے مین پس نکلا قبطیونکی صف سے ہربز بڑا بیٹا ہامرک کا اور گرداوا دیا اوسنے اپنے گہوڑیکو اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس نکلی اوسکی
طرف ضرار بن الازور اور حملہ کیا اوسپر اور نیزہ مارا اوسکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اوسکی پشت سے پس گر پڑا وہ مردہ ہوکر زمین پر اپنے
گہوڑیکی پشت سے اور لوٹنے لگا اپنی خون مین اور حملہ کیا ضرار نے ہامرک کی لشکر پر اور پہیر دیا اوسکو شہر پناہ تک پس پناہ مانگی ہامرک نے ضرار
اور اونکے حملوں سے اور در آیا خوف اوسکے لشکر اور لوگون کے دلونمین اور تنگی مین پڑا سینہ اوسکا بسبب اپنی بیٹے کی اور افسوس کیا اوسپر اور
رویا اور پہرا بجانب شہر کے مع اپنی اولاد اور لشکر کی اور بند کرلیا شہر کے دروازونکو اور آیا ہامرگ اپنی قصر مین اور ریچا کیا اوسنے اپنے پاس
اکابر دولت کو اور بتحقیق سخت اور دشوار گذرا اوسپر وہ امر جو نازل ہوا اوسپر صحابہ کیطرف سے پس کہا بادشاہ نے اپنی ساتہیونسے کہ کیا رای ہی تم

لوگون کی اس قوم کی بارہ مین جو آئے ہین ہماریطرف اور اوترے ہین ہمارے شہر پر بارادہ ہماری لڑائی اور لینے ہمارے شہر کے پس
کہا اونہون نے کہ ای بادشاہ رای وہی درست ہے جو تجکو مناسب معلوم ہو بادشاہ نے کہا ضرور ہے ہمکو رای اور تدبیر سے راوی کہتا ہے کہ تہا
واسطے قوم کے شہر مین ایک حکیم کہ اعتماد رکہتے تھے وہ لوگ اوسپر رای اور مشورہ مین اور وہ حکیم صاحب عقل اور مشورہ اور شناسا امور کا تہا
پس حکم کیا بادشاہ نے اوسکے حاضر لانیکا اور حاضر ہوا وہ سامنے بادشاہ کے پس دیکہا بادشاہ نے اوسکی طرف اور کہا کہ ای حکیم دانا کیا مشورہ
دیتا ہے تو ہمکو اون عرب کے مقدمہ مین حکیم نے کہا کہ جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ جوہر عقل کی قیمت نہین ہے اور جسنے روشنی حاصل کی اوس سے
پہونچائی اوسکو بچاؤ اوسکی نجات کی اور کہینچتی ہے اوسکو طرف نشانیون اوسکی بہتری کی اور اس قوم کو کوئی رای ذلیل نہین کرتی ہے
اور نہین پہونچتا ہے اونسے کوئی مطلب کو اور بتحقیق فتح کیا ہے اونہون نے شہرونکو اور ذلیل کیا ہے بندونکو اور مشہور ہو گیا ہے کام اونکا
اور بلند ہو گیا ہے ذکر اونکا اور پہیل گئی ہے خبر اونکی اور بلند ہوا ہے کلمہ اونکا اور بہر لیا ہے اونکی طلب اور دعوت نے زمین کو پس کوئی
اونپر قادر نہین ہو سکتا ہے اور اون تک نہین پہونچ سکتا ہے اور نہین زیادہ سخت ہین ہم شام کی فوجون سے مضبوطی مین اور نہ بہت شمار مین
اور نہ مضبوطی شہر مین اور یہ قوم تائید کی گئی ہے ساتہ فتح اور غلبے کے اور غالب ہوے ہین ساتہ دبدبے کے اور مہربانی اونکی دلون مین
ہے اور نہین کوئی ایسا عہد کیا اونہون نے جسمین خیانت کی ہو اور نہین کوئی قسم کہائی اونہون نے جسکے خلاف کیا ہو اور بتحقیق
معلوم ہو چکا ہے تجکو وہ امر جسپر وہ ہین دین اور نگہبانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری رای تو یہ ہے کہ صلح کرے تو
اونسے واسطے ہم لوگون کے پس پہونچیگا تو اوسکے سبب سے بیخوفی اور رہائی خونریزی اور حفاظت لڑکے بالون کو اور صلح
کرینگے ہم قوم سے اور دیوینگے ہم اونکو کسی قدر اپنے مالون سے کہ باز رکہینگے ہم اونکو بسبب اوسکے اپنی سے راوی کہتا
ہے کہ جب سنا ہامرگ نے یہ کلام حکیم کا کہا اوسنے کہ برا ہو تیرا اے پیر ابیٹا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہے مجکو سپرد کرنے میرے شہر کا
پہر حکم کیا اوسنے حکیم کی گردن مارنیکا پس جب دیکہا حکیم نے موت کو کہ ڈہانپ لیا ہے اوسکو کہا اوسنے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِمَّا
یُشْرِکُوْنَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَلَا صَاحِبَةَ لَکَ وَلَا وَلَدَ لَکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ راوی کہتا ہے کہ جب سنا ہامرگ نے یہ کلام اوس سے جست کر کے کہڑا ہو گیا اور کہینچ لیا اپنی تلوار کو اور مارا اوسکی
گردن پر اور کاٹ کر پہینک دیا اوسکے سرکو اوسکی بدن سے پس جب دیکہا اوسکے ساتہیون اور ارباب دولت نے اوسکے کام کو ساتہ حکیم کے نہین
جرأت کی کسی نے اونمین سے کوئی مشورہ دینے کی اور باز رہے وہ لوگ گفتگو سے پس اوسیوقت متوجہ ہوا ہامرگ اونکی طرف اور حکم کیا اونکو
درستی سامان لڑائی اور سوار ہونیکا پس لیا قوم نے اپنے سامان کو اور سوار ہوے وہ اور نکلے باہر شہر کے اور کہڑے کیے خیمے اپنے اور
قصد کیا لڑائی کا صحابہ سے راوی نے بیان کیا ہے کہ گذر گیا وہ دن اور ملتوی لڑائی اور سوئے وہ لوگ رات کو اور تہا حکیم وزیر خان کا
ایک بیٹا عاقل اور دانا اور وارث ہوا تہا وہ اپنے باپ کی نظر کینیکا اور صاحب عقل اور تدبیر تہا پس جب مار ڈالا بادشاہ ہامرگ نے
اوسکے باپ کو ظاہر کیا اوسنے خوشی اور دعا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دی مجکو بادشاہ نے اوس سے اور اوسکی برائی سے
اسواسطے کہ ذلیل کرتا تہا اور مارتا تہا وہ مجکو راوی کہتا ہے کہ پہونچی خبر کلام پسر حکیم کی بادشاہ کو پس بلایا اوسکو اور خوش کیا

اوسکے دل کو اور خلعت دیا اوسکو پس جب رات ہوئی کہا حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہے خدا کی ہر آئینہ لون گا مین عوض
اپنے باپ کا اور تہا گہر حکیم کا ملا ہوا شہر پناہ سے پس کہودا حکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سوراخ اور نکلا اوسمین سے
اور نہین آگاہ ہوا اس حال سے کوئی شخص اور قصد کیا اوسنے بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اوسکی لوگون نے آئے
اوسکے پاس اور کہا اوس سے کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ باپ میرا مار ڈالا گیا تم لوگونکے سبب سے اور
ایک کشادہ سوراخ کہودا مینے شہر پناہ مین اور نکلا مین اوسمین سے اور آیا تمہارے پاس تاکہ آؤ تم شہر مین پس اوٹھو کہ شہر ہو
تم اللہ کی برکت اور مدد پر تاکہ داخل اور مالک ہو جاؤ تم شہر کے پس کہا اوس سے ضرار نے کہ برا ہو تیرا جسنے کہ تجکو اس کام پر بہیجا ہے
اوسنے تیرا مار ڈالنا چاہا ہے آیا نہین جانا تو نے کہ احتیاط عادت ہماری ہی اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہے راوی کہتا
ہے کہ قصد کیا اوسکا ضرار نے پس کہا اون سے مقداد نے کہ ای ضرار جلدی نکرو تم کہ دیکہا ہے مینے اس رات مین جبکہ
میری آنکہہ لگ گئی تہی خواب مین یہ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین میرے پاس اور آپ مجکو
بشارت دیتے ہین اور یہ لڑکا ہمارے سامنے کہڑا ہوا ہی کلام کر رہا ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے
اشارہ فرماتے ہین اوسکی طرف پس تامل دیکہا مینے اوسکو ای ضرار پس پایا تہا مینے اوسکو خواب مین اسی حالت پر جو اسوقت ہے
اور دیکہا تہا مینے اوسکی کمر مین ایک کمربند چمڑیکا جسمین کڑیان چاندی کی ہین پہر کہا مقداد نے کہ ای لڑکے کہول تو اپنی کمر کو پس اوسے کہولا
اوسنے اپنے کپڑے کو تو کمربند اوسکی کمر مین تہا پہر کہا لڑکے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پس
سامنے آئے مقداد اور ضرار اوس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اوس سے اور بہت خوش ہوے صحابہ اس حال سے اور سوار ہوے مقداد اور ضرار
اور چالیسون مرد اپنے گہوڑون پر بدون جلدی اور گہبراہٹ کے اور چلے وہ تاریکی مین اور لڑکا اونکو آگے تہا تا اینکہ آئی وہ اوس شہر پناہ
تک جسمین لڑکے نے سوراخ کیا تہا پس کشادہ کیا اوس سوراخ کو صحابہ نے اور داخل ہوے اوسمین مع اپنے گہوڑونکے
پہر بند کر دیا اونہون نے سوراخ کو پتہرون اور مٹی سے پس تحقیق لیا تہا اللہ تعالی نے اونکے دشمنون کی بینائی کو پس نہین دیکہا
اونکو کسی نے شہر والون سے اور داخل ہوے صحابہ حکیم کے گہر مین اور چپ رہے اوسمین ابن اسحاق نے روایت کی
ہے کہ خبر پہونچی ہے مجکو اس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچازاد بہائی اور یگانے اوسکے باپ کے اسی مرد تہے پس گیا لڑکا اون
لوگونکے پاس رات کو اور آگاہ کیا انکو اپنے کام سے اور وہ لوگ بہی خشم آگین تہے بسبب مارے جانے حکیم کے پس آئے وہ لوگ
اوسکے ساتہہ گہر کیطرف اور داخل ہوے صحابہ کے پاس اور سلام کیا اونکو اور رات کاٹی اونکے نزدیک پس جب صبح ہوئی کہولا گیا
دروازہ شہر کا اور نکلے لوگ دمیاط کے واسطے قوت دہی اور کمک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہین ٹہرا شہر مین کوئی
سواے عورتون اور لڑکون کے اور سوار ہوا ہامرک مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا اون لوگون نے صحابہ کو پس نہ پایا اون کو
اور نہ معلوم ہوئی اونکو خبر اونکی پس واقع ہوا شور اس امر کا کہ عرب بہاگ گئے پس اوسی وقت جا گیا بیٹا حکیم کا اور اسی مرد
یگانے اوسکے بجانب دروازہ دمیاط کے پس بند کر لیا اونہون نے دروازے کو اور ٹہری اون مین سے ایک جماعت واسطے

نگہبانی دروازونکی اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مین ساتھہ تہلیل اور تکبیر کے اور مالک ہو گئے وہ
شہر کے اور سپرد کیا اوسکو حکیم کے بیٹے اور اوسکے یگانون کے اور نکلے صحابہ اوس دروازہ سے جسکو باب الترابیم یعنی باب الجہاد
کہتے تہے اور اسی نام سے وہ ابتک مشہور ہے **راوی کہتا ہے** کہ جب دیکھا ہامرک نے صحابہ کو کہ نکلے ہین وہ شہر سے
جانا اوسنے کہ شہر قبضے مین آگیا اونکے اور نہین باقی رہا اوسکو پہونچنا شہر مین اور نکل گیا شہر اوسکے ہاتھہ سے دشوار گذرا
اوسپر یہ امر اور تہرے لوگ ہمراہی اوسکے اپنے لڑکے بالون پر اور حیران ہوئے وہ اپنے کام مین **راوی کہتا ہی** کہ جب
نکلے صحابہ دروازے سے آراستہ ہوکے وہ واسطے لڑائیکو اور ارادہ کیا اونہون نے لڑائی کا ہامرک اور اوسکے ساتھیون سے اور ہامرک
نے لپنے ہمراہیونکو لڑائی کے واسطے مرتب کیا پس جب فارغ ہوا وہ ترتیب سے ٹہر اآگے اپنے لشکر کے نیچے اپنی صلیب کے
اور ٹہرا اشطا بیٹا اوسکا داہنی جانب اوسکے اسواسطیکہ ہامرک اوسکو بہت دوست رکہتا تہا سوا اسے اور بہایونکے بسبب اوسکی
عقل اور اوسکے اجتہاد کے اپنے دین مین کہ تہا وہ عالم اور عاقل بہت ہوشیار بڑا ادب والا تبعیت کرتا تہا راہبون کی اور محبت
رکہتا تہا اپنے دین کے عالمون سے اور پیدایش اور ایام طفولیت سے نہین کہایا تہا اوسنے گوشت سور کا اور نہین
پی تہی شراب اور نہین سجدہ کیا تہا کسی تصویر کا اور نہین بوسہ دیا تہا کسی صلیب کو اور نہین مرتکب ہوا تہا حرام کا اور چاہا
تہا اوسنے یہ کہ بناوے اپنے لیے ایک صومعہ اور اکیلا ہوکر رہے اوسمین پس نہین چہوڑا اوسکے باپ نے اور باز رکہا اوسکو
اس ارادہ سے بسبب زیادتی محبت کر اوسکے ساتھہ **راوی کہتا ہی** کہ یہ لڑکا شطا گفتگو کرتا تہا حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے پس جب پہونچے صحابہ اونکے شہر مین اور ہوا معاملہ اونکا جیسا کہ بیان کیا ہمنے اور نکلے صحابہ شہر سے بعد اوسکے کہ مالک ہو گئے
اوسکے اور ٹہرے ایک صف مین اور مرتب کیا ہامرک نے اپنے لشکر کو قبطیون مین اور ٹہرا اشطا بیٹا اوسکا داہنی جانب اوسکی
اور دیکہتا تہا شطا صحابہ کیطرف پس کہولدیا اللہ تعالی نے اوسکی بینائی کو بسبب اسکے کہ چاہا اوسکی راہنمائی کو پس دیکہا اوسنے
نور ایمان کو کہ چمکتا ہے اونپر پس اوسی وقت اوٹہایا اوسنے اپنی نگاہ کو آسمان کیطرف پس کہولدیا گیا معاملہ اوسپر اور دیکہا اوسنے جو دیکہا
پس چلایا وہ شور کرکے اور جہکا اپنے گہوڑے پر سے اور رکہا اپنے منہ کو اوپر زمین پر بحالت غشی کے پس میل کیا ساتھہ شوق
اور حرص کے باپ اوسکے نے اس حال سے اور آیا اوسکے پاس اور روکا اوسکو بخوف اوسکے گر پڑنیکے زمین پر پس جب ہوش مین آیا
وہ کہا اوسکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کیا ہوا اور کس چیز نے صدمہ پہونچایا تجکو اوسنے کہا کہ اے باپ ظاہر ہوا مجکو قسم ہے خدا کی امر حق
اور جان لیا مینے حقیقت ایمان کو اور دیکہا مینے ان عرب پر ایک بڑے نور کو اور دیکہا مینے اونکے ساتھہ کچہہ لوگون کو سبز کپڑے
پہنے ہوئے اور اونکے ہاتہون مین زرد نشان جو چمکتے تہے ساتھ نور کے اور وہ لوگ ابلق گہوڑونپر سوار تہے پہر دیکہا مینے زمین آسمان کے
بیچ مین پس دیکہی مینے گنبد لٹکتے ہوئے بدون کسی لگاؤ کے اونکے اوپر سے اور بدون ستونون کے اونکے نیچے سے اور اوسمین
کچہہ سرو مین کہ نہین دیکہی مینے بہت اچہا کسی کو اون سے اور نور چمکتا تہا اونکے چہرونسے پس کہا مینے کہ یہ لوگ کون ہین پس اوسیوقت
کہا ایک کہنے والے نے کہ یہ وہ شہید لوگ ہین جو مارے گئے اللہ کی راہ مین پہر دیکہا مینے ایک بڑے گنبد چمکنے والے کو پس دیکہتا تہا

مین اوسکی طرف اور دیکھا مینے اوسمین ایک نور کو جو بہت نور والی تھی کہ اگر ظاہر ہو جاوے سو وکسی اہل دنیا پر تو مر جاوین وہ اوسکے
شوق مین اور جان تو اے باپ میرے کہ بتحقیق اللہ غالب و بزرگ نے نہین کہولدیا میری آنکہ کو اور دیکھا مینے جو دیکھا مگر واسطے میری
ہدایت کے اور چاہا اوسنے میری بہتری کو اور نہین ہو سکتا ہی بعد اس خواب کو کہ رہون مین گمراہی پر اور تبعیت کرون اوسکی جسنے کفر
کیا ساتھ اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمّد رّسول اللہ پہر جنبش دی اوسنے اپنے گہوڑے کو اور کہا اپنے
غلامون اور لوگون سے کہ جو کوئی دوست رکہتا ہی مجکو تبعیت کرے میری پس تبعیت کی اوسکی قوم نے ایکہزار مردون نے اور جا ملی صحابہ مین
راوی کہتا ہی کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اوسکے بجانب صحابہ کے پہینکدیا اونہون نے اپنے ہتہیارونکو اور ظاہر کیا کلمہ توحید کو
اور توحید بیان کی اللہ غالب و بزرگ کی پس متوجہ ہوے صحابہ اونکی طرف اور بہت خوش ہوے اور مبارکباد دی اونکو ساتھ سلامتی
کے اور خوشخبری دی اونکو اللہ غالب و بزرگ کیطرف سے ساتھ بزرگی اور قبولیت کے پس جب دیکھا ہامرک نے اپنے بیٹے شطا اور اوسکے ایمان لانیکو ساتھ اللہ
غالب و بزرگ کے اور اوسکے جاملنے کو صحابہ مین کہا اوسنے کہ نہین ایمان لایا بیٹا میرا مگر یہ کہ دیکہہ لیا اوسنے حق کو اور مین نہین شک کرتا ہون اوسکی عقل اور
اچہائی رائے مین پس ظاہر کیا ہامرک نے کلمہ شہادت کو اور جاملا ساتھ اپنے بیٹے شطا کے راوی کہتا ہی کہ جب دیکہا اوسکی اولاد اور
سرداران اور اکابر دولت نے بادشاہ کو کہ مسلمان ہو گیا وہ اور مل گیا اپنے بیٹے شطا کے ساتھ کہا اونہون نے کہ اگر نہ ظاہر ہوتا اونکو حق تو
نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہو گئے وہ سب اور جاملے اپنے بادشاہ ہامرک سے پس خوش ہوئے صحابہ اس معاملہ سے اور متوجہ ہوئے اور آئے
ہامرک کے پاس اور بلند کیا اوسکا اور اوسکی اولاد اور اوسکی امراکے مرتبون کو اور شکریہ ادا کیا اونکے کامونکا اور تجدید کی اونسے ہونون نے
اپنے اسلام کی صحابہ کے ہاتہون پر اور کہولدیے گئے دروازے شہر کے اور داخل ہوے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اوسکے
شہر مین پس جو ایمان لایا پو بارہا اپنے اسلام پر اور جسنے انکار کی اسلام سے اور ارادہ کیا ٹہرنیکا اپنے دین پر چہوڑ دیا صحابہ نے اوسکو
اور نہین جبر کیا اوسپر اور نکالدیا اوسکو دیہات اور جزائر کی طرف راوی کہتا ہی کہ کہولا مقداد نے اوس گہر کو جسمین سے داخل
ہوے تہے شہر مین اور حکم کیا اوسکے بنانیکا پس بنایا گیا ایک دروازہ اور نام اوسکا باب الیتیم کہا اور وہ بیٹا حکیم کا تہا راوی
کہتا ہی کہ چہوڑا اونکے پاس مقداد نے ایکمرد کو صحابہ سے جنکا نام یزید بن عامر تہا تاکہ سکہاوین وہ اونکو مسائل دین اسلام کے اور
روانہ ہوے مقداد دمیاط سے بجانب اسکندریہ کے اور بیان کیا عمرو بن العاص سے کیفیت فتح دمیاط اور مسلمان ہونے
ہامرک اور اوسکے اولاد اور اوسکے لشکر اور شہر والون کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس حال سے اور لکہا اونہون نے ایک خط
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشتمل بر بشارت فتح اسکندریہ اور رشید اور فوہ اور منوف اور بحیرہ اور دمیاط کے اور بہیجا خط کو
مع عامر بن لوی راوی نے بسلسلہ اوپر ہے کے نضر بن مسروق سے روایت کی ہی کہا نضر نے کہ جب فتح کیا دمیاط اور ہوا معاملہ اوسکا
جو ہوا کہا ہامرک نے اپنے بیٹے شطا سے کہ اے میرے بیٹے بتحقیق اللہ پاک اور برتر نے چہڑایا ہمکو دوزخ کی آگ سے اور ہدایت کی ہمکو بجانب
راہ راست اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور بخشش اللہ کی ہی کہ پیشتر لکہہ گئی تہی ہمارے واسطے اور یہ مقام تنیس تو نزدیک ہی ہمسے اور
وہ جزیرہ ہی کہ نہین پہونچ سکتا ہی کوئی وہان مگر کشتیون مین اور بہتر یہ ہے کہ ہم لکہین وہان کے حاکم ابا ثوب کو اور بلاوین اوسکو

بجانب اللہ تعالی اور دین ہمارے نبی کے پس اگر قبول کیا اوسنے تو بہتر ہے ورنہ چلین ہم اوسکی طرف اور لڑین اوس سے
اور اللہ تعالی مدد دیگا پس کہا شطانی کہ یہ اچھی تجویز ہے اور مین بذات خود ایلچی ہوکر جاونگا اوسکی طرف پس کہا بادشاہ نے
کہ اے میرے بیٹے قصد کر تو اللہ کی برکت اور اوسکی مدد پر **راوی کہتا ہے** کہ سوار ہوا شطا اور چار مرد اوسکے غلامون سے
پس کہا یزید بن عامر نے شطا سے کہ مین تمہارے ساتھ چلونگا بجانب حاکم تنیس کے اسواسطیکہ اگر وہ پوچھیگا تمسے کوئی بات
ہمارے دین کی تو تم سوال کے جواب سے آگاہ نہوگے اور ہم خدا کے فضل سے مسائل اپنے دین کے جانتے ہین اور جواب سوال کا
دے سکتے ہین اور ہم مین کوئی شخص ایسا نہین ہے جو غرور اور بڑائی ظاہر کرے کسواسطیکہ خواہش ہماری عالم آخرت اور کام ہمارا
وہ ہے جو نزدیک کردیوے ہمکو اللہ غالب و بزرگ سے شطا نے کہا چلو تم میرے ساتھ **راوی کہتا ہے** کہ روانہ ہوا شطا اور چار
غلام اوسکے اور یزید بن عامر اور برابر وہ چلتے رہے تا اینکہ آئے وہ دریائے تنیس پر تو وہان کشتیان وہان کے حاکم کیطرف سے مقرر تہین
پس جب دیکھا کشتی کے لوگون نے شطا اور اوسکے چارون غلام اور اونکے ساتھ ایک مرد کو عرب سے کہا اونہون نے کہ تم کون ہو
شطا نے کہا کہ مین شطا بیٹا بادشاہ ہامرگ سردار دمیاط کا ہون اور میرے ساتھ یہ مرد اصحاب رسول اللہ سے ہین صلی اللہ علیہ والہ
وسلم اور ایلچی ہوکر ہم تمہارے پاس آئے ہین پس بہیجا قوم نے ایک مرد کو ابی ثوب حاکم جزیرہ تنیس کے نزدیک واسطے خبر رسانی اور
طلب اجازت عبور دریا اور اوسکو پاس آئیکے پس اجازت دی ابی ثوب نے اونکے واسطے پس پہر آیا وہ مرد اونکے پاس ساتھ اجازت
کے اور پیش کیا اون لوگون نے واسطے شطا اور اوسکے غلامون اور یزید بن عامر کے ایک چہوٹی کشتی کو پس سوار ہوے وہ لوگ اوسمین
اور لیکر چلے وہ لوگ اونکو تا اینکہ آئے جزیرہ کے گہاٹ پر اور اوسی وقت بادشاہ ابو ثوب نے بہیجے تہے گہوڑے برسم سواری کے
پس اوترے وہ کشتی سے اور چاہا شطا نے یہ کہ سوار ہون یزید اونکے ساتھ گہوڑون پر پس انکار کیا یزید نے سوار ہونے سے پس موافقت کی اونکی شطا
اور اوسکے غلامون نے اسمین اور پاپیادہ چلے وہ تا اینکہ پہونچے قریب محل ابی ثوب کے اور اجازت طلب کی اوس سے پس اجازت
دی اوسنے اونکو داخل ہونیکی پس جب بیچ محل مین آئے وہ پایا اونہون نے ابا ثوب کو بڑے دبدبے اور دولت اور زینت مین اور حجاب اوسکے
تہے اور وہ اپنے رہنے کی جگہ مین تہا اور غلام اوسکے سامنے خدمت گذاری مین کہڑے تہے پس جب داخل ہوے یہ لوگ اور پہرے
سامنے اوسکے تو جلدی کی ابو ثوب نے اوپر سلام کرنے مین پس کہا یزید بن عامر نے اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ
اِلَیْنَا اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی **راوی نے بیان کیا ہے** کہ یہ ابو ثوب اون عرب سے تہا جو زمین
عریش مین رہتے تہے اور تہا وہ عرب متنصرہ غسان اور جبلہ بن الایہم کے یگانون سے اور تہا وہ صاحب مال اور جال کا
اور جب مالک ہوگئے مسلمان ملک شام کے اور ذلیل کیا اونہون نے رومیون کو اور شکست اوٹھا کر بہاگا ہرقل بجانب
قسطنطنیہ کے اور بہاگا جبلہ بن ایہم بہی مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اکابر قوم کے اور سوار ہوے وہ دریا مین اور طلب کیا
اونہون نے جزائر کو بہاگا یہ ابو ثوب مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اپنے بہائی بندون کے بجانب زمین ضفار کے اور اوترا
وہ خشکی مین درمیان عریش اور رفح کے اور قابو مین کیا اوس زمین کو اور اقامت کی وہان **راوی کہتا ہے** کہ بادشاہ مقوقس

نکلا تھا ایکدن مع اپنے امرا اور اکابر دولت کی بقصد شکار کے پس پہونچا وہ اپنے شکار مین زمین عریش تک پس بھاگی
اوسکے سامنے ہوکر ایک ہرنی اور پیچھا کیا اوسکا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر تا اینکہ تھکایا اوسکو فرود گاہ ابی ثوب بن
کامل بن صعصعہ تک پس ماندہ ہوگیا گھوڑا بادشاہ کا اور بچ گئی ہرنی اور ابی ثوب بیٹھا تھا اپنے خیمے مین پس جب دیکھا
اوسنے مقوقس بادشاہ کو کہ متوجہ ہوا ہے اوسکے خیمے کیطرف جلد اوٹھ کر چلا بادشاہ کیطرف اور نہین پہچانا اوسکو لیکن
دیکھا اوسکی حشمت اور لباس شاہانہ کو پس جانا اوسنے کہ یہ بادشاہ ہے پس جب پہونچا اوس تک بزرگداشت کی اوسکی
اور تعظیم کی اوسکے مرتبے کی اور پکڑا اوسکی رکاب کو اور اوتارا اوسکو اور حکم کیا اپنے غلامون کو بادشاہ کے گھوڑے کے
لینے اور اوسکے ٹہلانے اور آرام دینے کا اور داخل ہوا بادشاہ کو لیکر خیمے مین اور بٹھایا اوسکو اور حکم دیا غلامون اور لونڈیونکو
بکریاں ذبح کرنے اور کھانا پکانے کا ۔ **راوی کہتا ہی** کہ اوسی وقت لشکر اور غلام بادشاہ کے بھی اوسکے پیچھے آپہونچے
پس اوتارا اونکو ابو ثوب نے اور جب طیار ہوا کھانا تو لائے بڑے بڑے کاسنے بھرے ہوے گوشت اور ہر طرح کے کھانونسے
راوی کہتا ہی کہ بادشاہ اور اوسکے لوگون نے تین دن ابو ثوب کے نزدیک توقف کیا پس جب چوتھا دن ہوا سوار ہوا
بادشاہ مع اپنے ہمراہیونکے بارادہ مصر کے پس سوار ہوا ابو ثوب بھی اوسکے ساتھ اور برابر بادشاہ کے ساتھ تھا تا اینکہ
قسم دلائی اور پھیر دیا اوسکو بادشاہ نے بعد اوسکے کہ اچھی تعریف کی اوسکی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اوسکے ساتھ اور
چلا مقوقس بادشاہ تا اینکہ داخل ہوا مصر مین اور بیٹھا تخت سلطنت پر پس اوسی وقت حکم کیا اوسنے اپنے وزیر کو کہ لکھدے واسطے
ابی ثوب کو ولایت تنیس اور اوسکے متعلقات کی اور روانہ کیا اوسکے واسطے ساتھ فرمان کے خلعتون اور غلامونکو پس جب
پہونچا فرمان بادشاہ کا اور خلعتین اور غلام ابی ثوب کو خوش ہوا اور قبول کیا اوسنے اوس زمین کو اور روانہ ہوا مع اپنے
لڑکے بالون اور یگانون کے بجانب قرمہ کے اور سوار ہوا وہان سے کشتیون مین اور گیا تنیس کو پس جب قرار پکڑا اوسنے
اپنی ولایت مین بھیجا اوسنے لوگون کو واسطے لانے اپنے بھائیون اور باقی قوم کے اور آئے وہ لوگ اوسکے پاس پس
حاکم کیا اوسنے اپنے بھائی ابا معینا کو جزیرہ صدف پر اور حاکم کیا اوپنے دوسرے بھائی ابو شفا کو جزیرہ طیر پر اور حاکم
کیا اپنے بیٹے مصاض کو زبو پر اور حاکم کیا اپنے غلام فینا کو ابالاج پر ۔ **راوی کہتا ہے** کہ قرار پکڑا حکومت پر ابو ثوب
نے اور بہٹک گیا اور مغرور ہوگیا وہ اور گذری مدت اس حال مین تا اینکہ آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصر مین اور ہوا حال بادشاہ کا اوس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہمنے مارا جانا اوسکا اوسکے بیٹے ارسطولیس کے ہاتھ سے اور
کیفیت اوسکے ہلاک ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابو ثوب کو روکا اوسنے اوس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے ارسطولیس
کے پاس بھیجتا تھا اور دیکھا اوسنے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ مین کہ باز رکھتا تھا اوسکو جو پہونچے اوس تک آدمیون سے اور پناہ
مین رکھا اپنے تئین اسی جزیرہ مین پس جب مالک ہوگئے مسلمان مصر اور اسکندریہ اور اوسکے اطراف کے شہرون اور دیہاتون
کے اور مسلمان ہوگیا مرگ اور اولاد اور فوج اوسکی روانہ ہوے شطا اور غلام اوسکے اور یزید بن عامر ایلچی کر بجانب ابو ثوب

کے پس جب فارغ ہوئے وہ لوگ وہان اور شہر سے اوسکے سامنے اور دیکھا اونکو ابو ثوب نے تو ظاہر کیا اوسنے غرور اور تکبر
کو اور نہین اوٹھایا اوسنے اپنے سر کو اونکی طرف اور کسی کو اوسکے حجاب سے جرأت اس امر کی نہوئی کہ اون لوگون کو اجازت
بیٹھنے کی دیوے پس جب دیکھا یزید بن عامر نے یہ حال پڑہا اونہون نے یہ کلام اللہ تعالی کا اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ
یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ پھر بیٹھ گئے وہ اور بیٹھے اونکے پہلو مین شطا اور دیکھا یزید رضہ تحت ابی ثوب کو تو وہ
سونیکا تھا اور اوسمین تصویر ایک درخت خرمے کی اور اوس درخت کے نیچے تصویر مریم کی تھی اور مسیح عیسی اونکی گود مین تھے
پس پڑہا یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالی کا فَنَادٰىھَا مِنْ تَحْتِھَآ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا
وَھُزِّیْٓ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْنًا اور برابر پڑہتے رہے یزید
ان آیات کو اس آیت تک اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ
اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا پس جب سنا ابو ثوب نے یزید بن عامر کو یہ آیات پڑہتے ہوے بدل گیا رنگ اوسکا اور بہت برہم ہوا پس جب
فارغ ہوے یزید پڑہنے آیات سے متوجہ ہوا ابو ثوب اونکی طرف اور کہا اونسے غضب اور غصے سے کہ یہ کیا کلام ہے جو تمنے کہا یزید رضہ نے کہا کہ یہ کلام
اللہ غالب اور بزرگ کا ہے کہ اوتارا ہے اوسنے اوپر نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ نہین مٹتین عجائبات اوسکی اور نہ بدلین گی کلمات اوسکی
اور نہ شل ہوگا اوسکی آیات کا ابو ثوب نے کہا کہ جو تمنے ذکر کیا اوسکے کیا معنے ہین یزید رضہ نے کہا کہ معنے اوسکے یہ ہین کہ جو خبر دی ہے اللہ غالب اور بزرگ نے
اپنے نبی عیسی کی حال سے وہ یہ ہے کہ معلوم کیا عیسے نے حق کو اور حق کلام کیا اونہون نے اپنی ذات پر اس طرح سے کہ وہ بندہ اللہ کے
ہین نہین ہین بیٹے اللہ واحد اور پاک کے اور جو اونہون نے یہ کہا کہ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ تو اوسکا مطلب یہ ہے کہ مین حکم کیا گیا
ہون ساتھ بندگی اللہ اور اوسکی فرمانبرداری کے مثل تم لوگون کے اور نماز پڑہتا ہون مین واسطے اپنے پروردگار کے اور یہ کہ ہے میرے
مال مین حق اللہ تعالی کا اور معنے اونکے اس کلام کے وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا یہ مین
کہ عیسی نے آگاہ کیا لوگون کو اس امر سے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین نہین استحقاق رکھتے ہین معبود ہونے کا اور جو کوئی مر گیا اوسکے واسطے
کوئی بزرگی اور بڑائی نہین ہے اور معنے اس قول کے اُبْعَثُ حَیًّا یہ ہین کہ آگاہ کرتے ہین عیسی لوگون کو اس امر سے کہ عیسی
اور وہ سب اوٹھائے جائینگے روز قیامت کے جو دن افسوس اور پشیمانی کا ہوگا اور اگر ہوتے وہ دونون معبود تو ہوتین اون دونون
کے واسطے خواہشین اور پڑجاتا خلاف دونون کے بیچ مین ولیکن دیکھ اور فکر کر تو اے مرد اس امر مین کہ دیکھتا ہے تو حکمت کو کہ نہین
بگڑتی ہے اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہے پس جب سنا ابو ثوب نے کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اونکی طرف اور کہا کہ تحقیق
تمنے چنگل مارا اور بھروسا کیا ساتھ جھوٹھی باتون کے اور ڈوبے ہو تم لوگ دریاے گمراہی مین پس کہا یزید بن عامر رضہ نے کہ اللہ خوب
جانتا ہے اوسکو جو سرگردان ہے چنگل مارا اور برائی مین شرک کرنیوالا ہے ساتھ بادشاہ برتر کے اللہ ایسا قدرت رکھنے والا ہے
کہ نہ آسمان اوسپر سایہ کر سکتا ہے اور نہ زمین اوسکا بوجھ اوٹھا سکتی ہے اور نہ رات اوسکو تاریک کر سکتی ہے اور نہ دن اوسکو

چہپا سکتا ہے اور کوئی روشنی اوسپر غالب ہوسکتی ہے اور کوئی تاریکی اوسکو چہپا سکتی ہے اور کوئی بادشاہ اوسکو مغلوب نہین کر سکتا ہے اور کوئی زمانہ اوسکو بدل نہین سکتا ہے اور ہر ساعت اوسکو ایک و تہنہ ا ہر آیا نہین ہے تمکو سوجہہ آیا نہین ہے تم مین کوئی ایسا جو دیکہے اور عبرت حاصل کرے اور فکر کرے بادشاہ قہار کی قدرت مین آیا نہین ہو کوئی تم مین ایسا کہ نصیحت کرے اپنے نفس کو سبب جانے دن روشن اور آنے رات تاریک کی آیا نہین ہوسکتا ہے تمسے کہ واحد جانو تم اللہ کو اور عبادت کرو اوسکی اور پاک جانو اوسکو شرکت سے اور اقرار کرو اوسکی یکتائی کا آیا نہین سنا تمنے کلام اوس شخص کا جسکی تم لوگ عبادت کرتے ہو اور اشارہ کرتے ہو اوسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اوسکی یعنی کلام عیسی بن مریم کا کہ اقرار کیا اونہون نے اللہ کی وحدانیت اور معبودیت کا اور کہا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور بشارت دی عیسیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبل آپ کی مبعوث ہونے کے اور آگاہ کیا لوگون کو ساتہہ بزرگی ہمارے نبیؐ اور نزدیکی اونکی اللہ برتر سے آیا نہین سنا تمنے آپ کے معجزات کو اور وہ جو کچہ ظاہر کیا اپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانیون اور دلیلون سے آیا نہین دو ٹکڑے ہوا چاند اونکو واسطے آیا نہین بات کی اونسے سوسمار اور تہپر نے آیا نہین مخاطب ہوا اونسے اونٹ اور درخت آیا نہین ہین وہ اپنے گہروالے قبیلہ مصر مین راوی کہتا ہی کہ چپ ہوگیا ابو ثوب جواب دینے سے اور نہ رہی اوسکے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے وہ حجت اور دلیل کو اوٹہادے مگر یہ کہ کہا اونسے یزید بن عامرؓ سے کہ بہوپنچے ہین ہمکو وہ سب کام جو تمہارے نبی نے کہا تہا لیکن تہا وہ جادو قدیم سے چلا آتا اور اگر یہ گفتگو تمہاری سچ ہی پس دعا کرو تم اللہ سے اور وسیلہ کرو الو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات پر کہ برساوے اللہ پانی پس اگر برسیگا پانی تو جانینگے ہم کہ کلام تمہارا حق ہی اوسمین کوئی شک نہین ہی اور ایمان لاوینگے ہم ساتہہ اللہ برتر کے اور تصدیق کرینگے ہم رسالت محمدؐ کی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید بن عامرؓ نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ قادر ہے اس بات پر جو تو نے کہی وَأَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور بندہ نیک خالص جب دعا کرتا ہے اللہ تعالی سے تو اللہ قبول کرتا ہی اوسکی دعا کو اور اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہے پہر اوٹھ کہڑے ہوئے یزید بن عامرؓ اور نکلے ابی ثوب کی مجلس سے پس کہا اونسے ابو ثوب نے کہ کہان تک جاوگے ای یزید اونہون نے کہا کہ دعا کرونگا مین اللہ سے ایسا اللہ کہ اگر چاہی تو اوتارے تمہارے اوپر عذاب کو آسمان سے پہر پڑہا اونہون نے کلام اللہ تعالی کا بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَن يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ راوی نے بسلسلہ راویون کے وقاص بن جبیر سے روایت کی ہی کہ نہین طلب کیا ابو ثوب نے پانی کو اور اسی قدر پر کفایت کی مگر اس وجہ سے کہ اوسکی ایک زراعت تہی فاصلے پر دریای نیل سے پس نہین قدرت رکہتا تہا وہ اوسکے سینچنے کی اور نہین پہونچ سکتا تہا وہان تک پانی اور نہین سینچی جاتی تہی وہ مگر آسمان کے پانی سے اس واسطے کہ ابو ثوب نے اوس کہیتی کیواسطے گڈہے اور تالاب بنائے تہے کہ یکجا ہوتا تہا اون مین پانی باران کا اوس قدر کہ کفایت کرتا تہا اوس زراعت کو ایکسال سے دوسرے سال تک پس جب موقوف ہوجاتا تہا برسنا پانی کا گرمیون کے دنون مین تو سینچتا تہا وہ اوس زراعت کو اون تالابون سے اور اوس ہی کہیتی کو

توت ہوتی تھی اور لگائے تھے اوسنے اوسمین درخت سب پہلو نکے اور اس سال مین کہ آئے تھے یزید بن عامر ابو ثوب کے
پاس روکا تھا اللہ تعالی نے پانی کو جاڑون کے دنون مین اور خشک گیا تھا وہ پانی جو تالابون مین کیجا تھا اور پیاسی ہوئی تھی
کھیتی اور قریب بہ خشکی پہونچی تھی گرمیون مین اور ابو ثوب بہت محتاج تھا پانی کا اوس وقت مین کہ یزید بن عامر اوسکے پاس آئے تھے
اور گذرا حال اون دونون کا وہ جو بیان کیا ہمنے اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا
تھا پس کہا یزید نے کہ اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے پھر نکلے یزید اور قصد کیا دریا کا اور وضو کیا
اور دو رکعت نماز پڑہی پھر بلند کیا اپنے سر کو آسمان کی طرف اور کشادہ کردیا دونون ہتھیلیون کو اور دعا مانگی ان الفاظ سے
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قَدْ اَمَرْتَنَا بِالدُّعَاءِ وَ وَعَدْتَنَا بِالْاِجَابَةِ وَاَنْتَ اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ اِذْ تَقُوْلُ وَاِذَا سَاَلَکَ
عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ وَقَدْ دَعَوْتُکَ کَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ -
کَمَا وَعَدْتَ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَلَا یُحْصِیْهِ غَیْرُکَ اَحَدًا اَسْقِنَا
غَیْثَکَ بِحَقِّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِهِ الشُّھَدَاءِ وَاَصْحَابِهِ اَھْلِ الْوَفَاءِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ **وقاص**
بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ مجکو ثقات سے یہ حال معلوم ہوا ہے کہ یزید بن عامر دعا کرتے تھے کہ اوسی وقت اونچی
ہوئی بدلی زمین آسمان کے بیچ مین اور ٹہری وہ مثل ٹہرنے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والیکے اور بلند ہوئی مثل بازو
چلنے والے تیز کے اور پہیل گئی اور اوسمین بجلی اور رعد حملہ کرتا تھا اوپر مثل حملے شخص غضبناک کے اور رعد اوسکو ساتھ آواز
برق کے مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے غضبناک کے اور وہ اوسکو ساتھ آواز برق کے مارتا اور چلاتا تھا اور طرح
طرح کی آواز کرتا تھا اوپر اور بدلی اللہ کی آسمان قدرت پر بحالت فرمانبرداری کے چلتی تھی اور اللہ قادر نے مقرر کیا تھا
بدلی پر فرشتگان رحمت کو ڈرانا ایکہ باندہے تھے وہ کمرون مین پٹکے خدمتگذاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ
خزانون رحمت اللہ کے کھینچتے تھے اوسکو مہار قدرت سے ساتھ ہاتھون اوسکے دبدبے اور حملے کے اور بدلی رکھی ہوئی تھی
بازو اطاعت کی موافق منطوق یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ اور بدلی چلتی تھی مثل چلنے
تیز رو کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرنیوالے کے اور رعد تسبیح کرتا تھا مثل تسبیح اوس شخص کی جو سجدہ کرتا ہی واسطے
بزرگی اللہ کے فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ پس جب سیراب اور پوری ہوئی وہ اور باردار ہوئی ساتھ پانی کی
اور کشادہ ہوئی زمین آسمان کے بیچ مین اور پہیل گئی اور رعد چلاتا تھا اوسکو اور برق مارتی تھی اوسکو ساتھ آواز اپنی چمک
کے اور چمکتی تھی اوسکے درمیان سے چلی بدلی پر ہوا سے قدرت اللہ کی ڈرانا ایکہ پہیلی تھی وہ ہوا درمیان ہاتھون
اوسکی رحمت کے تو اوس وقت کہل گئے پٹ اوسکے دروازونکے اور اوٹھ گیا پردہ اوسکے پانی کا پس روئی وہ ساتھ
آنسو اپنے پانے کے جدائی اپنی خزانہ پر اور پے درپے روان کیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسوؤن کا پس خوش ہوئی زمین وقت
اوترنے اوسکے پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے لڑی پہولون کی بیچ گردن اوسکے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی پونجی

جمع کی ہوئی سبزی کی از روے خوشی اور بشارت کے ساتھ رحمت اپنے پروردگار کے اور پکار پکار نیوالی قدرت نے یہ فَانْظُرْ اِلٰى اٰثٰرِ رَحْمَةِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا راوی نے بیان کیا ہے کہ برسا پانی درانحالیکہ برستا رہا وہ باقی دن اور تمام رات تک تا اینکہ سیراب ہوگئی زمین اونکی اور بھر گئے تالاب اونکے پس جب ہوا دوسرا دن آئے یزید بن عامر ابی ثوب کی مجلس مین اور کہا اوس سے کہ کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو ذمہ دار ہے ہماری روزی کا پس ہنسا ابو ثوب اور کہا اوسنے کہ یہ جادو تمہارا عظیم ہے اور مکر تمہارا بڑا ہے اور جادو کی جس زیادہ کام کرتا ہے پس کہا اوس سے یزید رضؓ نے کہ رحمت نہین ہوتی ہے مگر اللہ تعالے کی طرف سے کہ وہ نیکوکار اور قبول کرنے والا توبہ کا ہے اور قسم دانائی سے جنے اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس قبول کی اوسنے دعا میری پس جب دیکھا ابو ثوب پھر نے جواب سے جبکہ دیکھی اوسنے قدرت اللہ غالب اور بزرگ کی برسنے پانی اور ظاہر ہونے برکت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اوسنے کہ اب ظاہر ہوا مجکو حق اور ثابت ہوگئی مجکو یہ بات کہ دین تمہارا حق اور کلام تمہارا راست ہے اور مین ایمان لاتا ہون ساتھ اللہ کے تصدیق کرتا ہون رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر کہا ابو ثوب نے کہ مین چاہتا ہون کہ عرض کرون مین اسلام کو اپنے جزیرے کی لوگون اور اپنے اہل و عیال اور اپنے ساتھیون پر اور کھود ڈالون مین کنیسون کو اور بناؤن مین مسجدون کو اور حکم کرون مین نیک کامون کا اور منع کرون مین بد کامون سے پس کہا یزید بن عامر رضؓ نے کہ اگر تو ایسا کریگا تو راہ نیک پر ہوگا اور اگر نفاق اور خلاف کریگا تو اللہ تیری گھات مین ہے پھر نکلے یزید رضؓ اور شطا اور غلام اوسکے ابو ثوب کے پاس سے اور پھر آئے ہامرک حاکم دمیاط کے پاس اور بیان کیا حال ابو ثوب کا پس کہا ہامرک نے کہ قسم ہے خدا کی مکر اور فریب کیا اوسنے تمہارے ساتھ اور چلایا تم پر تیر اپنے مکر کا پس کہا یزید رضؓ نے وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ راوی نے بیان کیا ہے کہ تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ پہونچی مسلمانون کو یہ خبر کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہے لشکر دن کو تمام جزیرون تنیسہ اور ابی مینا اور ابی سلوہ سے اور وہ بعد چند روز کے مسلمانون کے پاس ہوگا پس جب سنا ہامرک نے یہ حال کہا اوسنے یزید بن عامر سے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور بھروسا کرتے ہین ہم اوسپر اور جو کوئی لڑیگا ہمسے لڑینگے ہم اوس سے اور بھیجا ہامرک نے اپنے بیٹے شطا کو بجانب برلس اور دمیرہ اور اشمون اور اون شہرون کے جو اوسکے قبضے مین تھے درانحالیکہ بلاتا تھا اونکو طرف جہاد کے پس آئی قوم اوسکے پاس ہر جگہہ سے مع اپنے لوگون اور سامان کے اور کھڑے کیے اونہون نے خیمے اپنے قریب پورب اور قبلہ رخ دمیاط کے اور کہا مسلمانون نے کل حال عمرو بن العاص رضؓ کو اور یہ کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہے جماعتون کو اور وہ ارادہ ہماری طرف کا رکھتا ہے پس کمک کرو تم ہماری ساتھ لوگون کے دلیران مسلمین سے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص رضؓ کو اور پڑھا اوسکو روانہ کیا اونہون نے بلال بن اوس اور صفوان بن رضؓ بیعہ کو مع ایکہزار سوار کے بادیہ اعراب اور وادی القری سے اور حکم کیا اونکو روانگی دمیاط کا راوی نے بیان کیا ہے کہ حال ابو ثوب کا یہ ہوا کہ جب یکجا ہوئین اوسکے پاس جماعتین تو جائزہ لیا اونکا باہر تنیس کے اور وہ بیس ہزار پیدل اور پانچسو سوار قبطا اور عرب متنصرہ سے تھے اور نکلا اونکو ساتھ لیکر کشتیون مین اور چلے وہ تا اینکہ نزدیک دمیاط کے پہونچے اور اترے

مسلمانون کے مقابلے مین اور صف بندی کر کے ارادہ کیا لڑائیکا اور مقابل ہوے دونون لشکر پس پہلے جو نکلا مسلمانونکے
لشکر سے وہ شطا ابن ہامرک تھے پس نکلے وہ اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنون پر پس مار ڈالا لوگون کو اور زمین پر گرا دیا
دلیرونکو اسواسطیکہ اونہون نے مول لیا تہا ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کہل گیا تہا واسطے اسلام کے سینہ اونکا اور
مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور یہ امراوس وقت تہا کہ ظاہر ہوے اونکو یہ انوار اور کہولے گئے اونکے واسطے
دروازے اونکے دل کے ساتھہ معرفت کے اور برابر لڑتے رہے وہ باقی دن تک تا اینکہ آئی تاریکی رات کی اور پھرے وہ
قبطیون کی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھہ کھڑے رہنے کے پس بہت رات تک کھڑے رہے قدمون کے
بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پوشیدگیون کے بحالت خوف اور شرمندگی کے سر جھکائے ہوے خجالت مین
پروردگار غالب اور بزرگ سے پس جب آدھی رات ہوئی اور سہیل ستارے نے طلوع کیا سو گئے وہ پہلو کے بل پس جب
ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پراگندہ ہوئی روشنی صبح کی بیدار ہوے شطا در حالیکہ وہ روتے تھے پس
کہا اون سے اونکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کس چیز نے رولایا ہے تمکو اونہون نے کہا کہ دیکھی مینے خواب مین وہ
چیز جو کبھی نہین دیکھی اور سنی مینے وہ چیز جو کبھی نہین سنی تھی اور دنیا مجھسے چھوٹتی ہے پس کہا اون سے اونکے باپ نے
کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہے پس کہا شطا نے کہ قسم ہے خدا کی یہ خواب
پریشان نہین ہے ولیکن یہ قرب اور نزدیکی ہے بادشاہ علام الغیوب سے جسنے کہ جاری کیا قلمونکو اور لپیٹ لیا روشنی
اور تاریکی کو اور بھیجا محمد سید الانام کو بجانب خلائق کے ساتھ راہ و روش اسلام کے اور مینے دیکھا ہے خواب مین کہ گویا دروازے
آسمان کے کہولے گئے اور روشنی ہدایت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہے پس دیکھا مینے فرشتگان آسمان دنیا کو اس حال مین
کہ بعض اونمین کے سجدہ مین ہین کہ نہین کھڑے ہوتے اور بعض رکوع مین ہین کہ نہین سیدھے ہوتے اور بعض اونمین کے کھڑے
ہین کہ نہین بیٹھتے اور وہ سب اللہ کے خوف سے روتے ہین کہ نہین خشک ہوتی ہین آنکھین اونکی اور اسی طرح پر دیکھا مینے ایک
آسمان کو بعد ایک کے ساتوین آسمان تک پھر دیکھا مینے ساتوین آسمان مین ایک گنبد زمرد سبز کا جسمین قندیلین سفید موتی کی
ہین کہ وہ چمکتی ہین ساتھ روشنی کے اور روشن ہین بدون آگ کے اور اوس گنبد مین چالیس حورین ہین جو ایسی پوشاک پہنے
ہین کہ نہین دیکھا مینے مثل اوسکے اور نہ مثل اونکی شکلونکے اور چہرے اونکے مثل انسان کے چہرونکی ہین لیکن نور اونکا مانند کرتا ہے
سورج کے نور کو اور اونکی پاؤن مین یاقوت سرخ کی نعلین ہین کہ بیٹھتی اور چلتی ہین وہ اوسکو پہنے ہوے فرش ریشمین اور نگارین اور نگین ع
اور پھرتی ہین سرور کے تختون پر پس پکار اٹھی ایک اون مین سے اور وہ یہ کہتی تھی یا مفتون بدار الغرور اما
لك ان تذكرنا و ترغب في قربنا اما علمت ان من اجلك خلقنا ربنا
وجعل مهرنا منك الجهاد فما هذا الهجر والبعاد الفت الجفان
فما هكذا اصنع اهل الوفاء والان فقد نفذت الميقات وانقضت الساعات فيستيقظ

مِنَ الْمَنَامِ وَبَادِرْ اِلَى الرَّحِيْلِ وَاقْصُدْ دَارَ السَّلَامِ وَارْفَعْ رَاْسَكَ تَرٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰى لِقَوَّامِ اللَّيْلِ وَصِيَامِ النَّهَارِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ الْاَبْرَارِ ۔ پس بلند کیا مینے اپنے سر کو تو دیکھا مینے بہت گنبدون کو لٹکتے ہوے جنکی نہایت نہین موافق شمار تارون اور قطرات باران کے ہر گنبد مین حورین ہین مثل اونکے جو مینے پہلے گنبد مین دیکھا تہا اور اچھی پوشاک اور زیور پہنے ہین اور نور اونکا چمکتا ہے پس ظاہر اور سامنے میرے ہوئی ایک حور اون مین سے کہ اگر ظاہر ہو وہ اہل دنیا پر تو بے نیاز ہو جاوین اہل دنیا بسبب اوسکی روشنی سورج اور چاند سے اور وہ یہ اشعار پڑہتی تہی **اشعار**

اَنْتَ يَا مَفْتُوْنُ مَا تَبْرَحُ فِيْ بَحْرِ الْمَنَامِ

تو اے مبتلا و فریفتہ کب تک کوشش کریگا دریاے خواب غفلت مین

وَابْلُ وَلَا تَلْوِ عَلٰى عَذْلِ الْمَلَامِ

اور ہو اشترزدہ ہو جیسے شتر لدا ہوا اور ملامت سے

فِيْ جِنَانِ الْخُلْدِ وَالْفِرْدَوْسِ فِيْ دَارِ السَّلَامِ

وہ ملک ہے جیسے باغ بہشت کے اور خواہش رکہتا ہون مین بہت اونکی

وَلَهَا صُدْغٌ عَلٰى خَدٍّ كَنُوْنٍ تَحْتَ لَامِ

اور وہ جوان ہین اونکی رخساری پر مثل انگے حرف نون کے نیچے حرف لام کے

يَا اَمَانِيْ وَرَجَائِيْ وَعِمَادِيْ وَمَرَامِ

اے آرزو میری اور امید میری اور ستون میرا اور مقصد میرے

فَانْتَبِهْ يَا سَيِّدِيْ تَجِدْنِيْ بَعْدَ تَوَحُّلِ الظَّلَامِ

بس تو اے سردار میرے بیدار ہو مجکو بعد دور ہونے تاریکی کی

فَدَعِ السَّهْوَ وَبَادِرْ مِثْلَ فِعْلِ الْمُسْتَهَامِ

پس چھوڑ تو آرام اور اختیار کر اور جلدی کر تو کام مین جیسے کام کرتا ہے عاشق

اَيُّهَا اللَّائِمُ دَعْنِيْ لَسْتُ اُصْغِيْ لِلْمَلَامِ

اور کہہ تو کہ اے ملامت کنندہ چھوڑ مجکو نہین سنونگا مین ملامت کو

وَعَرُوْسًا فَاقَتِ الشَّمْسَ مَعَ بَدْرِ التَّمَامِ

اور خواہش رکہتا ہون مین خوبصورت دلہن کی جو بہتر ہے سورج اور چاند سے

اَحْسَنُ الْاَتْرَابِ قَدًّا فِيْ اعْتِدَالٍ وَقَوَامِ

بہت اچھی ہے ہمسنون مین از روے قد کے اعتدال اور راستی مین

فَاسْتَمِعْ مِنِّيْ كَلَامِيْ وَفَكِّرْ فِي النِّظَامِ

سن تو میری بات کو اور سوچ اور اندیشہ کر تو

وَاسْتَنِحِ الدَّمْعَ عَلٰى مَا اَسْفَلْتَا

اور بہا تو آنسو اوسپر جو گذارا تونے پہلے

اِنَّنِيْ اَطْلُبُ مُلْكًا نَيْلُهُ صَعْبُ الْمَرَامِ

اس واسطے کہ مین خواہش رکہتا ہون ایسے ملک کی کہ پہونچنا اوسکا مشکل ہے

طُرَّتُهَا يُشْرِقُ بِالْخَطِّ مُضِيًّا بِالسِّهَامِ

اور اوسکی روشن ہے ساتھ خط شعاعون کے روشن اور بہتر کرتا ہے

مَهْرُهَا مَنْ قَامَ لَيْلًا وَهُوَ يَبْكِيْ فِي الظَّلَامِ

مہر اوسکا وہ ہے جو شب بیداری کرے اور روے تاریکی مین خوف خدا سے

وَغَدًا بَادِرْ اِلَى الْحَرْبِ وَاضْرِبْ بِالْحُسَامِ

اور کل جلدی کر تو طرف لڑائی کی اور شمشیر زنی کر تو

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مرگ نے وہ جو بیان کیا اوس حور نے اوسکے بیٹے شطاط نے کیفیت خواب سے کہا اوسنے کہ اے میرے بیٹے جان تو کہ بعض خواب سچ ہوتے ہین اور بعض خواب پریشان ہوتے ہین پس نہ مشغول کر تو اپنے دل کو اوس چیز مین جو دیکھا تونے خواب سے شطاط نے کہا کہ نہ قسم ہے خدا کی اے باپ میرے یہ خواب پریشان نہین ہین بلکہ یہ بزرگیان ہین بادشاہ غیب دان کی اور نہین باقی رہی مجکو اے میرے باپ کوئی امید دنیا مین غرضکہ اسی طرح برابر روتے رہے شطاط بات پہر اور عاجزی کرتے رہے اور کہڑے رہے نرمی اور فروتنی کے قدمون کے بل اور آنسو اونکے جاری تہے پروردگار کے خوف سے تا اینکہ صبح ہوئی اور ظاہر ہوئی روشنی صبح کی اور سوار ہوے لوگ واسطے لڑائی کے اور چہوڑا شطاط نے اپنے باپ اور گہر والون کو اور پہنا اونہون نے اپنا سامان لڑائی کا اور پہنا اپنے ہتہیارونکو اور سوار ہوئے اپنے گہوڑے پر پس لپٹ گئے اونسے باپ اونکے اور کہا کہ اے میرے بیٹے قسم ہے تمکو میرے حق کی کہ نہ مبتلا کر تو مجکو اپنی جدائی مین پس کہا شطاط نے کہ چہوڑ دو تم غصے کو کہ نزدیک گیا زمانہ ملاقات

دوستونکا پس اوسی وقت برپا ہوا ماتم اور جاری ہوے آنسو اور روان ہوا ایک چشمہ ہر آنکھ سے اور رخصت کیا مالک نے اپنے بیٹے کو اور کہا
کہ اے میرے بیٹے اگر ٹھیک ہو خواب تیرا اور کہڑا کرے تو اپنے خیمے کو بہشت مین پس یاد کر تو ہمکو اچھے طریقہ وفا سے اور عرض کر
سلام میرا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راوی کہتا ہی کہ نکلے شطا بجانب میدان لڑائی اور جا رے نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے
اور گرد اوڑا دیا اپنے گہوڑیکو اور طلب کیا لڑنیوالونکو پس نکلا اونکیطرف ایک سوار ابی ثوب کے لشکر سے پس مارڈالا اوسکو شطا نے اور
نکلا دوسرا اور تیسرا پس مارڈالا اون دونون کو اور چوتہے اور پانچوین کو بہی قتل کیا او برابر وہ جہاد اور کوشش کرتے رہے تا اینکہ مارڈالا
اونہون نے بارہ سوارون کو ابی ثوب کے لشکر سے پس جب دیکہا ابی ثوب نے اوس معاملے کو جو شطا نے اوسکے سوارون کے
ساتہ کیا نہ طاقت رہی اوسکو صبر کی بغیر اسکے نکلا وہ بذات خود اور تنہا وہ جوانمردان مشہور اور دلیران نامی سے پس جب برابر ہوا
شطا کی لڑائیکے میدان مین کہا اوسنے کہ اے لڑکے کیونکر چہوڑ دیا تو نے دین راست کو اور تبعیت کی تو نے ان عرب کی اور داخل ہوا تو
اونکے ساتہ دین اسلام مین بتحقیق کام کر گیا تجہمین جادو قوم کا اور سزاوار خشم اور ملامت کا ہوا پہر تو بجانب دین صحیح ہمارے سے مسیح کے
پس جب سنا شطا نے کلام ابی ثوب کا خشمناک ہوے وہ اوسپر اور کہا کہ اے مردود حکم کرتا ہے تو مجکو چہوڑ دینے ایسے دین راست کا
جس دین پر ابراہیم اور موسیٰ تہے اور بتحقیق ظاہر ہوئی مجکو وہ چیز جو مہیا کی ہے اللہ تعالی نے میرے واسطے بڑی نیکی اور بہتری سے
پس جب سنا ابی ثوب نے کلام اونکا غصے مین آیا وہ اور حملہ کیا اونپر اور بڑہایا اپنے نیزے کو اونکیطرف پس پیش آئے شطا اوسکے
سامنے ساتہ دل مضبوط اور قصد روشن اور تلوار چمکنی والی کے اور سخت لڑائی لڑے وہ دونو اور مقابلہ کیا آپسمین دونو نے اپنے
گہوڑونپر اور برابر مشغول رہے مار دہاڑ سخت مین تین گہڑی تک تا اینکہ بلند ہوا دن اور اوپر آگیا اون دونو کے غبار اور تیزی پر ہوا
آفتاب اور رنج دیا شطا کو پیاس نے اور جان لیا پروردگار نے یہ حال اونکا پس چاہا اللہ تعالی نے کہ خوش کرے دل اپنے بندے
شطا کا اور دیکہاوے اونکو وہ چیزین کہ جو مہیا کین تہین اونکی واسطے بزرگی سے پس کہول دیا اونکی بینائی کو پس دیکہا شطا نے اوس
گنبد کو جسکو خواب مین دیکہا تہا اور اوس حور کو جو پڑہتی تہی اشعار پڑہتے تہے اور اوسکے ہاتہ مین ایک کاسہ جواہر کا بہرا آب کوثر سے تہا اور
وہ یہ کہتی تہی یا شطا هٰذا الشَّرَابُ مَنْ شَرِبَهٗ مَا يَشْقٰى وَلَا يَهِمُّ وَلَا يُسْقَمُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَبْلٰى وَالسَّاعَةَ تَصِلُ اِلَيْنَا
پس جب دیکہا شطا نے اس حال کو چلائی وہ اور کہا اللہ اکبر یہ وہی چیز ہے جسکا وعدہ کیا تہا مجہسے میرے پروردگار نے اور دکہلایا
تہا مجکو میرے خواب مین اور روی شطا اور جاری ہوئے آنسو اونکے اللہ غالب و بزرگ کے خوف سے پس کہا ابی ثوب نے کہ
کس سبب سے ہے رونا تمہارا شطا نے کہا کہ مینے ایسا ایسا کچہہ دیکہا ہے پس منسا ابو ثوب اونکی کلام سے اور حملہ کیا اونپر اور
لڑے وہ دونو بڑی لڑائی پہلے مرتبے سے مگر یہ کہ ابو ثوب نے سبقت کی شطا پر اور حملہ کیا اونپر اور مارا اوسنے اپنے چہوٹے
نیزیکو اونکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اونکی پشت سے پس گر پڑے وہ زمین پر مردہ ہوکر اور جلد لیگیا اللہ اونکی روح کو طرف بہشت کے
راوی کہتا ہے کہ جب دیکہا مالک نے اپنے بیٹے کو مردہ نہ رہا اون کو صبر سوا ے اسکے کہ حملہ کیا اونہون نے
اور اونکے ہمراہیون نے ابو ثوب پر اور انکا لیکہ لڑنے لگین دونون جماعتین آپسمین اور بلند ہوا شور تا اینکہ ہوگیا دن مثل

تاریکی کے کثرت گرد و غبار سے اور واقع ہوئی ہزیمت ہامرگ کے لشکر پر پس چلے وہ بجانب شہرپناہ دمیاط کے اور امید
کی اونہین دشمن خدا ابو ثوب نے اور گمان کیا اوسنے کہ مسلمان اوسکے قبضے مین ہین کہ اوسی وقت آئی مسلمانون کی واسطے
کشایش اور آئے اونکی طرف نشان سلیبین کے اور اونکے نیچے دلیران موحدین اور پیشرو اونکے ہلال بن اوس اور صفوان
بن ربیعہ تھے اور بلند کیا تہا اونہون نے اپنی آوازون کو ساتھہ تہلیل اور تکبیر اور پڑہنے درود کے بشیر اور نذیر پر
راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا ہامرگ نے کہ آتے مسلمان قوی ہوگیا دل اونکا اور اونکے ساتھیون کا اور زیادہ ہوئی
خوشی اونکی اور بڑا حملہ کیا اونہون نے ابو ثوب اور اوسکے ہمراہیو نپر اور کہا اونہون نے کہ ای دشمنان خدا کے آپہونچے
تمہارے لیے راستی اور ایمان کے لوگ وروائی ہلاکی تم مین اے بندگان صلیبون کے راوی کہتا ہی کہ حملہ کیا ہلال
بن اوس اور صفوان بن ربیعہ نے مع اپنے ہمراہیون کے کافرون پر اور مارا اون مین شمشیر ہاے بُران کو پس جب دیکھا
ابو ثوب نے کہ ناگہان در آئے اوسپر عرب نیک متحیر ہوگیا وہ پس اوسی حال مین کہ وہ اپنی حیرانی اور گمراہی مین تہا کہ ملے
اوسکو یزید بن عامر پس کہا یزید نے اوس سے کہ ای دشمن خدا اور دشمن اپنی جان کے آیا نہین نصیحت کی تہی مینے تجکو ساتھ
آیات اللہ کے آیا نہین ظاہر ہوئی تہی تجکو حقیقت اللہ کے دین کی اور دیکہین تہین تونے نشانیان اوسکی اور سنی
تہی تونے وہ چیز جو لائے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق سے اور یہ معجزات اونکے ہین پہر جا پڑے یزید رضہ
اوسپر ساتھہ اپنے حملے کے اور قبضہ کرلیا اوسکے زرہ کی گردن بند پر اور کہینچا اور جدا کرلیا اوسکو گہوڑے سے اور
گرفتار کرلیا اور لیچلے اوسکو حالت ذلت مین اور پڑگیا شور اس امر کا کہ ابا ثوب گرفتار ہوگیا پس گردن رکہی اوسکی قوم نے
واسطے قضا و قدر کے پس بعض اونمین سے لڑتے تا اینکہ مارے گئے اور بعض اونمین سے گرفتار ہوگئے اور کچہ بہاگ گئی
شکست اوٹھاکر اور گرفتار ہوگیا حاکم ابو مینا اور ابو شفا اور حاکم ورتا اور سمینہ کا اور ثعلبہ اور مدد دیا اللہ غالب اور بزرگ نے
مسلمانون کو اور خوار کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہامرک کے پاس اور سلام کیا اونکو اور مبارکباد دی بسبب سلامتی اور
فتح کے اور تعزیت کی اونکے بیٹے سطا کی پس کہا ہامرگ نے کہ امید مزدوری اور ثواب کی رکہتا ہون مین اوسکے واسطے نزدیک
اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا مینے ساتھہ حکم اللہ برتر کے پس کہا اوسنے یزید بن عامر رضہ نے کہ بتحقیق بہشت مین کچہہ
ایسے درجے ہین کہ نہین پہونچ سکتے ہین اون تک مگر صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ برتر کا اوسکی کتاب بزرگ مین ہی وبشر
الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ٭ اولئک علیہم صلوات
من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون ٭ راوی نے بیان کیا ہے کہ دفن کیا لوگون نے سطا کو
اونہین کپڑون مین جنکو وہ پہنے تہے اور اون مسلمانون کو بہی دفن کیا جو شہید ہوے تہے اور اوترے مسلمان اپنے
خیمون مین باقی دن تک اور رات کاٹی اونہون نے پس جب صبح ہوئی آئے ہامرک یزید بن عامر رضہ کے خیمے مین اور کہا کہ
ای صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکہا مینے رات کے وقت اپنے بیٹے کو خواب مین کہ وہ اوس گنبد مین ہی جسکو اونہون نے

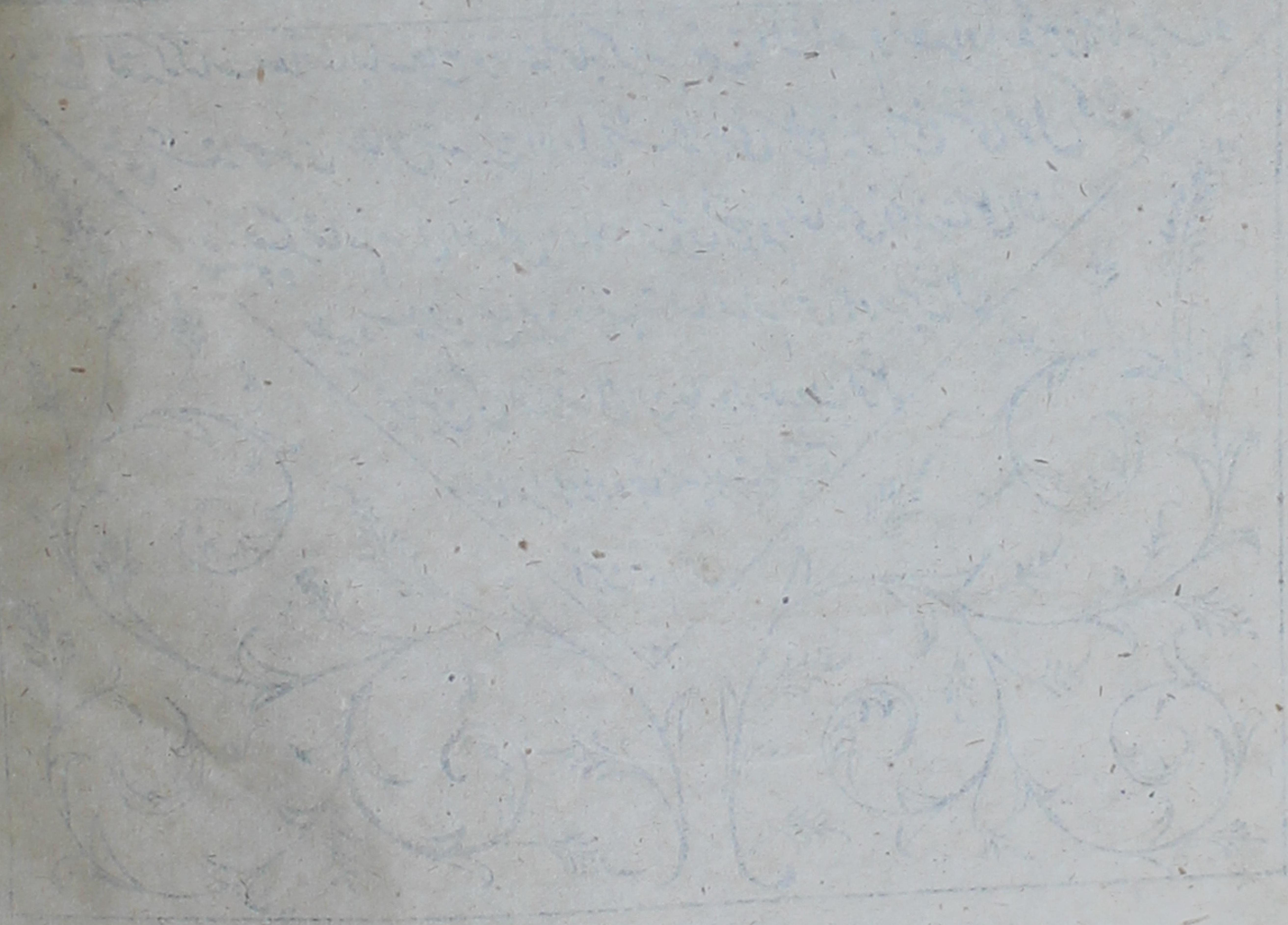
خواب مین دیکھا تھا اور ایک حور اونکے سامنے ہے پس کہا مینے کہ اے میرے بیٹے اللہ تعالی نے تمہارے ساتھہ کیا معاملہ کیا اونھونے کہا کہ قبول کیا مجکو اللہ تعالے نے اچھی طرح سے اور بخشش کی مجہپر ساتھ بشارت اور عطیہ ہمیشہ کے اور اوتارا مجکو جوار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین راوی نے بیان کیا ہے کہ شہید ہوئے تنطا شب نصف شعبان کو پس کیا اللہ تعالے نے اوس رات کو بطور موسم کے پس نہین باقی رہا کوئی مسلمان اوس رات مین مگر یہ کہ زیارت کی اونکے قبر کی راوی کہتا ہے کہ سامنے اپنے بلایا بلال رضی بن اوس نے اباثوب کو اور عرض کیا اوسپر اسلام کو پس مسلمان ہو گیا وہ اور اسیطرح سب قیدیونکو بلاکر اسلام عرض کیا اونپر پس جسنے اسلام قبول کیا درگذاشت کی اوسکی اور رہا دی اوسکو اور جسنے انکار کی مسلمان ہونے سے ٹھہرایا اوسکو اداے جزیہ پر سال آئندہ سے پس داخل ہوئے سب لوگ بسوری کشتیون کے تنیس مین اور جامع مسجد بنایا اونکے کنیسون کی اور سب جزیرونمین ایسا ہے کچھہ کیا اور نکالا ابوثوب نے اپنے اور اپنے قوم کے مال سے خمس کو اور بہیجا اوسکو بجانب سردار مسلمین عمرو رضی بن العاص کے معہ مال اون لوگونکی جو مارے گئے حالت کفر مین راوی کہتا ہے کہ اوترے ہلال رضی بن اوس ایک سرخ ٹیلے پر جو باہر جزیرہ تنیس کے تھا بعد اوسکے کہ فراغت پائی اونھونے ورجزیرون اور وہان کے لوگونسے پس جب اوترے ہلال رضی بن اوس مع اپنے لشکر کے سرخ ٹیلے پر ہامرک نے کہا کہ اے سردار بیٹھ رہے گئے ہم ہر طرف سے لیکن ایک جگہہ سے ہمکو خوف باقی رہا ہے پس کہا ہلال رضی بن اوس نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ باقی رہا ہو تمہارے واسطے کوئی دشمن جسکی طرف سے تم لوگ ڈرتے ہو لوگون نے کہا سچ ہے وہ لوگ قلعہ مدنیہ کے ہین راوی رضی نے بیان کیا ہے کہ تھا اونکے قریب مین گذرگاہ تنیس پر قریب پورب اوسکی ایک قلعہ اور حاکم وہانکا صامت بن مرہ تھا آل مرداس سے پس جب ہلال رضی بن اوس نے یہ حال سنا روانہ ہوئے اوسکیطرف بجمعیت تمام عرب ہمراہی اپنے اور لوگ اوس سرزمین کے اور قصد کیا قلعہ کے محاصرہ کا پس قریب اور سامنے آگئے دیکھا صامت بن مرہ نے مسلمانونکو کہ اوترے ہین وہ قلعہ پر اور ارادہ اوسکے محاصرہ کا رکھتے ہین پس متوجہہ ہوا وہ اپنے ساتھیونکی طرف اور حکم کیا اونکو تیر چلانیکا مسلمانونپر اور اوس قلعہ مین ایک ہزار تیرانداز تھے پس چلایا اونھونے ایکہزار تیر ایک ہی ساتھ پس نام رکہا عرب نے اوس قلعہ کا الف رمی اور ٹھہرے رہے ہلال رضی بن اوس اوسپر بحالت محاصرہ کے بیس دن تک مگر نہ قادر ہو سکے اوسپر پس کہلا بھیجا اونھونے عمرو بن العاص کے پاس اور کمک طلب کی اونھونے پس روانہ کیا عمرو بن العاص رضی نے اونکیطرف مقداد رضی بن اسود الکندی کو بجمعیت پانچسو سوار عرب اور تین ہزار اون قبطیونکے جو مسلمان ہوئے تھے پس جب آئی کمک ساتھ مقداد رضی کے اور اوترے وہ قلعہ پر اور ارادہ کیا اونھون نے محاصرہ قلعہ اور لڑائی کا وہان کے لوگون سے اور دیکھا صامت بن مرہ نے اون لوگونکا اوترنا اور اونکی کوشش کرجانا اونسنے کہ اب کوئی مددگار اور کمک کرنیوالا اوسکا باقی نہین ہے پس اوس حال مین مصالحہ کیا اونسنے مقداد رضی سے چار ہزار دینار اور چارسو وثنی اور ایکہزار بکری اور اسباب پر کہ مہلت دیوین اوسکو سال کے پورے ہونے تک پس اگر چاہے وہ تو اسلام قبول کرے ورنہ کوچ کر جاوے مع اپنے لڑکے بالون اور مال کے اور سپرد کردیوے قلعہ کو پس منظور کیا اوسکو مقداد رضی نے اور مصالحہ کیا اوس اوپر لیا اوس سے وہ چیز جسپر مصالحہ کیا اوسنے اور بھیجا مقداد رضی نے مال کو پاس عمرو رضی بن العاص کے اور کوچ کیا مقداد رضی اور ہلال بن اوس نے ساتھ لشکر کے اور اوترے وہ بلقارہ پر اور تھا وہان ایک شخص عرب تنصرہ سے جسکا نام باقر مین تھا پس مسلمان ہوا وہ مع اون لوگون کے

جو اوسکے نزدیک تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا مسلمانون نے بجانب قصر شید کے اور اوسکو بھی صلح سے فتح کیا اور کوچ کیا اونہون نے طرف وارده کے اور اوترے اوسپر پس مصالحہ کیا وہان کے لوگون نے جس چیز پر کہ متفق ہوے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانون نے بجانب عریش کے پس اوسکو بھی صلح سے فتح کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے بلاد شام کو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح اور خالد رضہ بن الولید اور تمام صحابہ کے ہاتھونپر اور فتح کیا اللہ تعالے نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور دمیاط اور اون دونون کے شہرون اور جزائر کو عمرو رضہ بن العاص اور خالد رضہ بن الولید اور عبد اللہ یوقنا اور اونکے یگانون اور ہمراہیون کے ہاتھونپر اور یہ معاملہ آخر سن سولہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقع ہوا اور خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ساڑھے چار برس گذرے تھے تو لکھا عمرو رضہ بن العاص نے امیر المومنین عمر بن الخطاب کو ایک خط مشتمل بر خوش خبری فتح اور اوس چیز کی جو پوری کی اللہ تعالی نے مسلمانون پر مدد اور مال اور فتح سے اور روانہ کیا خط کو پس جب پہونچا خط خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور پڑہا اونہون نے اوسکو بہت حمد اور ثنا کی اللہ برتر کی اور شکر کیا اوسکا غالب ہونے مسلمانون اور ہلاک ہونے مشرکین پر پہر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کو حکم بہیجنے فوجونکا بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ رضہ کو کہولا اور پڑہا اونہون نے خط کو اور جب سمجہے وہ اوسکے مطلب کو فرمانبرداری کی اونہون نے حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا لشکرونکو بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے

خاتمہ

المنۃ للہ کہ کتاب صداقت قباب جامع غزوات صحابہ کرام فتوح الشام و مصر دوبارہ بحسن اہتمام بماہ مئی سنہ [illegible] عیسوی مطابق شہر ربیع الاول سنہ [illegible] ہجری مطبع فیض منبع منشی نول کشور مین چہپکر تمام ہوئی اور بہی دو جلدین یعنی فتوح عجم و مغازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیر طبع ہین قریب تر بعد اتمام اسی مجموعہ مین شامل کیجائینگی اللہ تعالی ان چارون جلدون کو شامل عام اہل اسلام ده بقای سیر حضرت سید المرسلین فرمائے

آمین ثم آمین



فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمۂ فتوح عجم



Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date

